https://ataunnabi.blogspot.com/

انوارِ رسالت

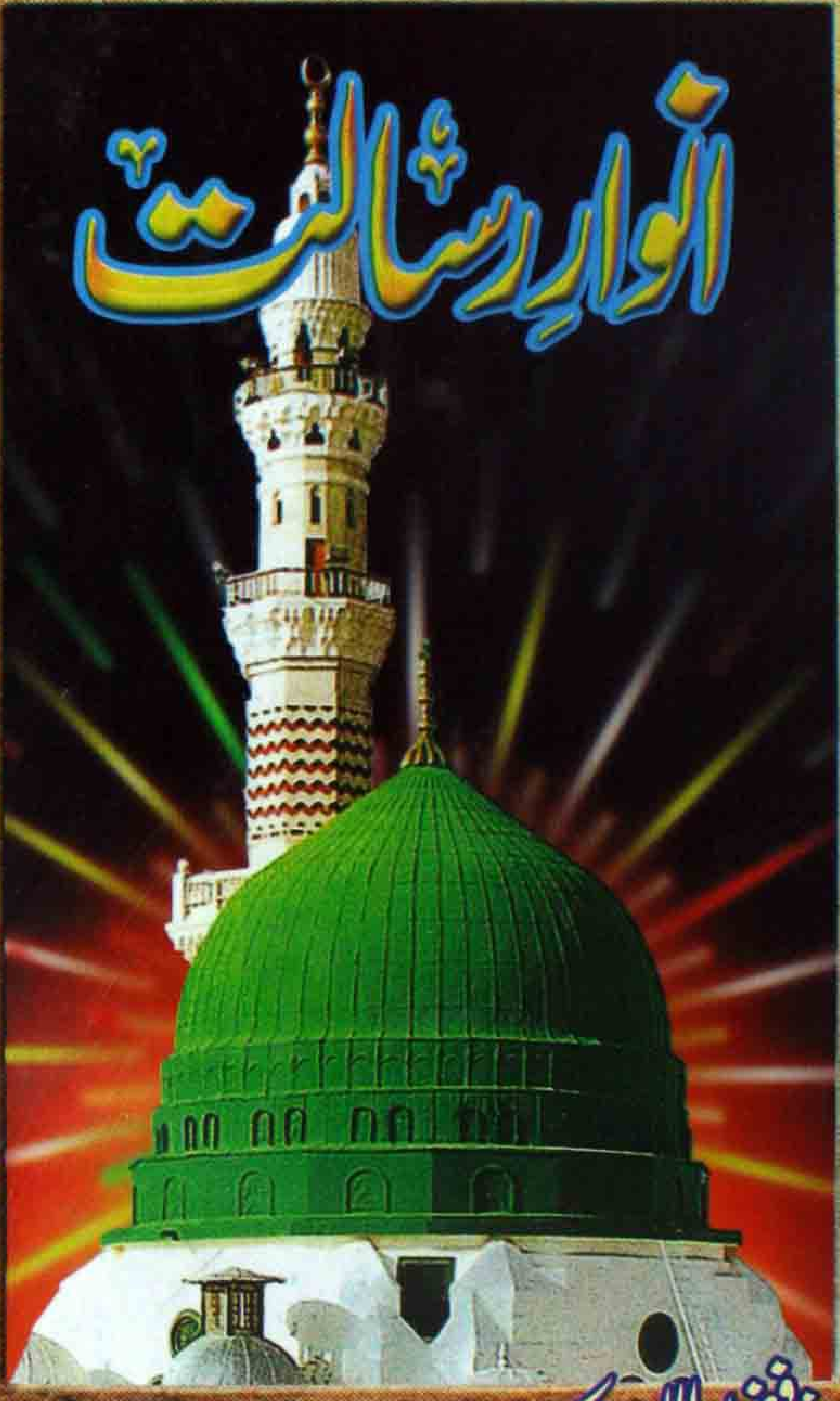

پروفیسر فضل الٰہی رشک

مکتبہ جمالِ کرم لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوارِ رسالت

مُصنّف

پروفیسر فضل الٰہی رشک

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب.................... انوارِ رسالت

مصنف.................... پروفیسر فضل الٰہی رشک

تعداد.................... گیارہ سو

سنِ اشاعت.................... اکتوبر 2002ء

زیرِ اہتمام.................... ایم احسان الحق صدیقی

ناشر.................... مکتبہ جمال کرم لاہور

قیمت.................... 70 روپے

ملنے کے پتے

1- ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

2- ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال سنٹر اردو بازار لاہور

3- فرید بکسٹال اردو بازار لاہور

4- احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

5- مکتبہ المجاہد دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئینہ

باب اول (ولادت باسعادت سے قبل)	10
انبیاء کا سلسلہ	11
ولادت سے قبل مذاہب عالم	13
ادیان عالم کا جائزہ (ایرن، یونان، روم، مصر، ہندوستان جزیرہ عرب)	13
اقوام عالم کا ربط	20
سرزمین عرب کا انتخاب	21
حضور ﷺ کی بعثت کا انتظار	23
معروف قبائل قریش	23
حضور ﷺ کا سلسلہ نسب	24
اصحاب فیل کا واقعہ	25
باب دوم (ولادت سے بعثت تک)	27
ولادت باسعادت	28
تاریخ ولادت	28
اسم مبارک	29
رضاعت	29
واقعہ شق الصدر	30
حضرت آمنہ کی وفات	31
حضرت عبدالمطلب کی وفات	32
حضرت ابوطالب کی شفقت	32
کسب معاش	32
بحیرہ راہب سے ملاقات	33
حرب فجار	33
حلف الفضول	33
تجارت	34

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خدیجہؓ سے عقد	35
کعبہ کی از سرِ نو تعمیر	36
باب سوم (بعثت سے ہجرت تک)	38
بعثت مبارکہ	39
خفیہ تبلیغ	40
اسلام کی قبولیت کے بظاہر اسباب	40
ابتدائے اسلام میں قریش کی عدم توجہی	41
اعلانیہ تبلیغ	42
اقارب کو دعوت اسلام	43
صحابہ پر تشدد اور اس کا ردِ عمل	43
حضرت ابو طالبؓ کے پاس قریش کا وفد	44
حضور ﷺ کا جواب	45
حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام	45
حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	46
ہجرت حبشہ	47
قریش کا وفد حبشہ میں	48
کفارِ مکہ کی انتہائی پیشکش	49
شعب ابی طالب	50
سال اندوہ	51
حضور ﷺ طائف میں	51
معراج النبی ﷺ	54
یثرب	55
اہل یثرب کا قبول اسلام	57
بیعت عقبیٰ اولیٰ	57
بیعت عقبیٰ ثانی	58

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاہدۂ انصار 58
بارہ نقیب 59
باب چہارم (ہجرت مدینہ سے غزوہ بدر تک) 60
ہجرت مدینہ 61
قبا میں ورود مسعود 63
مسجد اور مدرسہ کی تعمیر 63
مواخات کا فقید المثال مظاہرہ 64
حضور ﷺ کے اہل خانہ کی مدینہ منورہ میں آمد اور تعمیر حجرات 65
اصحاب صفہ 66
اذان کی ابتداء 66
یہود مدینہ سے معاہدہ 66
تحویل قبلہ 67
مسلمان تین دشمنوں کے گھیرے میں 68
گشتی نمائشیں 69
غزوہ بدر سے پہلے 70
باب پنجم (جنگ بدر سے حضور ﷺ کے وصال تک 71
جنگ بدر 72
غزوہ سویق 72
خاتون جنت کا نکاح 73
روزہ کی فرضیت 73
کعب بن اشرف کا قتل 73
حادثہ رجیع 74
حادثہ بیر معونہ 74
غزوہ احد 75
غزوہ بنو قینقاع 76

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غزوہ بنونضیر	77
غزوہ خندق	79
بنوقریظہ کا خاتمہ	79
صلح حدیبیہ	80
خالد بن ولیدؓ اور عمرو بن العاصؓ کا قبول اسلام	81
غزوہ خیبر	81
عمرہ	82
جنگ موتہ	82
فتح مکہ و تطہیر کعبہ	83
ہوازن اور ثقیف سے مقابلہ	84
غزوہ تبوک	85
اعلان برأت	86
آخری حج	86
حضور ﷺ کا وصال	89
باب ششم (امہات المومنین)	90
حضرت خدیجہؓ سے عقد	91
حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ سے عقد	93
حضرت زینبؓ بنت خذیمہؓ	93
حضرت ام سلمہؓ	94
حضرت جویریہؓ بنت حارث	95
حضرت زینبؓ بنت جحش	95
حضرت ام حبیبہؓ	96
حضرت صفیہؓ بنت حیی	97
حضرت میمونہؓ بنت حارث	97
حضرت سودہؓ بنت زمعہ	98

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عائشہؓ صدیقہ	99
اولاد رسول ﷺ	100
باب ہفتم (حضور ﷺ کی اصلاحات)	103
جانی اصلاحات	104
مالی اصلاحات	105
اخلاقی اصلاحات	106
روحانی اصلاحات	107
نسوانی اصلاحات	107
تمدنی اصلاحات	108
معاشرتی اصلاحات	108
عسکری اصلاحات	109
باب ہشتم (حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ)	111
اپنوں اور بیگانوں سے سلوک	112
سخاوت وفیاضی	112
عدل وانصاف	113
توکل	113
صبر وشکر	114
حسن خلق	114
امانت ودیانت	114
مساوات	115
شجاعت وبسالت	115
مہمان نوازی	116
استقلال	116
عفوودرگزر	117

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب نہم (معجزات النبیؐ)	118
معجزہ کیا ہے؟	119
عالم بالا کے معجزات	120
ولادت اور بچپن کے معجزات	122
معجزات دست شفقت	123
معجزات لعاب دہن	124
معجزات قبولیت دعا	125
طعام کی قلت، کثرت میں تبدیل کرنے کے معجزات	126
حیوانات سے گفتگو کے معجزات	129
نباتات سے کلام کے معجزات	131
جمادات کا سلام وتسبیح	132
مردہ کو زندہ کردینے کے معجزات	133
باب دہم (متفرقات)	136
خلافت الٰہیہ کا قیام واستحکام	137
حضور ﷺ کا سراپا غذا اور معمولات	139
خلافت الٰہیہ کے مداخل ومخارج	145
صحابہ کرامؓ	149
حضور کے سوانحی خاکے قرآن کی روشنی میں	158
امتیازات رسول ﷺ	161
حیات طیبہ کے معروف واقعات سن عیسوی کے آئینے میں	164
اسلام میں اولین حیثیت کے حامل	166
شاہان عصر کے نام دعوتی خطوط	168
حضور ﷺ غیروں کی نظر میں	171
خفیہ تبلیغ کے دوران دولت ایمان سے سرفراز ہونیوالے خوش نصیب افراد کا خاکہ	174
کتابیات	176

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور سرورِ کونینؐ کے حضور نذرانۂ عقیدت

اے حبیبِ خدا - - - - - - - - - - محسن کاکوروی

والفجر تیرے عارض گلگوں کا قصیدہ
والعصر تیری نیم نگاہی کی ادا ہے
یٰسین تیری زلف کے سائے کا تراشا
والشمس خدو خال کو آئینہ نما ہے
خورشید تیری راہ میں بھٹکا ہوا جگنو
مہتاب تیرا ریزۂ نقشِ کف پا ہے
افلاک کی جنبش تیرے ابرو کا اشارہ
عالم کا مقدر تیرے ہاتھوں میں لکھا ہے
ہونٹوں پہ مہکتی میں مناجات کی کلیاں
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام سجا ہے
بخشش تیری آنکھوں کی طرف دیکھ رہی ہے
محسن تیرے دربار میں چپ چاپ کھڑا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب اول)

ولادت مصطفیٰ سے قبل

چار سو دنیا میں چھائی تھی جہالت کی گھٹا
ہر طرف پھیلی تھی شرک و بت پرستی کی وبا
ہر سمت خود ساختہ ایمان کی بھر مار تھی
مانتا تھا ہر کوئی مخلوق کو حاجت روا

اس باب کے مندرجات یہ ہیں:۔

1- حضرت عیسیٰؑ کی امت کی گمراہی
2- مذہبی کتابوں کی غیر معمولی تحریف
3- شرک و بت پرستی کی وبا
4- خود ساختہ عقائد کی بھرمار
5- مناظر فطرت کی پوجا
6- عالم انسانیت میں مذہبی، سیاسی، سماجی، اخلاقی، معاشرتی اور معاشی اقدار کا فقدان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابتدائے آفرینش :۔

کیا تقدیس کا اظہار آدم اور حوا نے
زمیں کو کر دیا گلزار آدم اور حوا نے
زمینیں جوت کر دنیا میں جنت کی بنا ڈالی
بڑی خوبی سے انسانی خلافت کی بنا ڈالی

خالق کائنات نے سب سے پہلے ایک انسان (حضرت آدم) کو تخلیق فرمایا اور پھر ان ہی میں سے ان کا جوڑا پیدا کیا پھر اس جوڑے کی نسل چلائی جو بے شمار صدیوں میں پھیلتے پھیلتے تمام روئے زمین پر چھا گئی۔ حضرت آدمؑ کی نسبت سے ہی آپ کی اولاد آدمی کہلائی۔ یہ لفظ انسان کا ہم معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا پیغمبر انہی کو بنایا اور انہیں حکم دیا کہ اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیم دیں یعنی اس پر واضع کریں کہ اس تمام کائنات کا خالق صرف اللہ ہے تمام اس کی عبادت کرو اسی کے سامنے سر جھکاؤ اور اسی سے مدد مانگو اگر تم ایسا کرو گے تو انعام پاؤ گے اگر انحراف کرو گے تو سزا کے مستحق قرار دیئے جاؤ گے۔ حضرت آدم کی اولاد میں سے جو اچھے لوگ تھے وہ اپنے باپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہے مگر جو برے لوگ تھے انہوں نے اس راستہ کو چھوڑ دیا۔ کسی نے سورج چاند اور ستاروں کو پوجنا شروع کر دیا اور کسی نے درختوں، جانوروں اور دریاؤں کی پرستش شروع کر دی غرضیکہ ابن آدم کئی اقوام، مذاہب اور فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور جہالت کی وجہ سے شرک اور بت پرستی کی بہت سی صورتیں معرض وجود میں آ گئیں جن سے متعدد مذاہب نے جنم لیا جس سے اچھے اور برے کی تمیز جاتی رہی۔

انبیاء کا سلسلہ

ابن آدم کو گمراہی کی دلدل میں پھنسے ہوئے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاس انبیاء بھیجنے شروع کر دیئے جو لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیتے اور انہیں اپنا بھولا ہوا سبق یاد دلاتے ہوئے ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تبلیغ فرماتے تھے۔ انہوں نے انہیں شرک اور بت پرستی سے روکا۔ جاہلانہ رسموں کو توڑا، خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کے آداب سکھائے۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں تھا جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی مبعوث نہ فرمایا ہو ان تمام انبیائے کرام کی تعلیمات ایک ہی تھیں۔ مذہب ایک ہی تھا جسے کہ انبیائے کرام نے اسلام کے نام سے موسوم کیا۔ البتہ ہر نبی کی تعلیم کا طریقہ اور ہر قوم کے قوانین حیات مختلف تھے جس قوم کو جس قسم کی تعلیم کی ضرورت تھی اسی کا اہتمام کیا گیا اور جس قسم کی اصلاح مقصود تھی اسی نوعیت کے اسباب مہیا کئے گئے۔ یہ تمام قومیں چونکہ ابتدائی درجہ میں تھیں اس کے انہیں سادہ تعلیم اور سادہ شریعت دی گئی۔ معاشرہ کی گوناں گوں ترقی کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام کی شریعت اور تعلیمات میں بھی تبدیلی کر دی جاتی رہی۔ یہ اختلافات صرف ظاہری شکل کے تھے۔ روح سب کی ایک ہی تھی۔ اعتقاد میں توحید اور رسالت اعمال میں نیکی، سلامت روی اور آخرت کی جزا و سزا پر یقین شامل تھا۔ ابتدائی زمانے میں مبعوث ہونے والے انبیاء کرام سے بنی نوع انسان نے عجیب سلوک کیا انہیں ہر قسم کی تکالیف پہنچائی گئیں قید و بند کی صعوبتیں دی گئیں بعض کو قتل کر دیا گیا بعض کو عمر بھر کی تعلیم و تبلیغ کے باوجود مشکل سے پانچ دس پیروکار میسر آ سکے مگر خدا کے یہ برگزیدہ بندے حالات اور نتائج سے بے نیاز اپنے مشن میں مصروف رہے۔ پھر ایک ایسا وقت آیا کہ انبیاء کرام کی تعلیم نے اثر کرنا شروع کر دیا اور قوموں کی قومیں ان کی پیروکار بن گئیں اس کے بعد گمراہی نے ایک دوسری صورت اختیار کر لی۔ انبیاء کی وفات کے بعد ان کی امتوں نے ان کی تعلیمات کو بدل ڈالا ان کی کتابوں میں حسب ضرورت تحریف کر دی۔ ان میں جاہلانہ رسمیں شامل کرائی گئیں۔ جھوٹی روایتوں کی آمیزش کر دی گئی۔ بعضوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغمبروں کی پرستش شروع کر دی۔ کسی نے اپنے پیغمبروں کی تعلیمات اسقدر مسخ کر دیں کہ چند صدیوں کے بعد یہ فرق کرنا ممکن ہی نہ رہا کہ پیغمبر کی اصل تعلیم اور اصل شریعت کیا تھی اور بعد والوں نے اس میں کیا کیا ملا دیا۔

ولادت سے قبل مذاہبِ عالم

آئندہ چند صفحات میں حضور کی ولادت باسعادت سے قبل چند ایک ممالک میں مذہبی میلانات ور حجانات کی صورت حال سے ناظرین کو آگاہ کیا جاتا ہے تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ حضور کی ولادت باسعادت سے قبل لوگوں کے مذہبی رحجانات کیا تھے اور حضور کی تشریف آوری کی ضرورت قادر مطلق نے کیوں محسوس کی اور اسلام کن رویوں اور اعتقادات کو جھٹلانے کیلئے آیا۔

ے اپنے خالق کے لئے مخلوق کے کیا زمانے بھر میں رحجانات تھے

آمدِ صلی علی . سے ماقبل دین کے بارے میں کیا حالات تھے

ادیان عالم کا جائزہ

حضور کی بعثت سے قبل دنیا کے چند اہم ممالک کے مذاہب کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے تا کہ اسلام سے قبل عقائد کے آئینے میں دنیا کی ایک جھلک دیکھی جا سکے اور خالق ومخلوق کے رشتہ میں مخلوق کی گمراہی اور بے راہ روی کے مناظر ملاحظہ ہوں۔

ایران •

اس ملک کا مذہبی نظام مشرکانہ تھا۔ مناظر فطرت، سورج، چاند، آگ، ہوا، انسان، ستارے ان سب کو مقدس معبود سمجھ کران کی پوجا کی جاتی تھی۔ سورج کو آسمان کی آنکھ اور روشنی کو آسمان کا فرزند شمار کیا جاتا۔ زرتشت ایران کے قدیم مذہب کا بانی ہے۔ یہ شخص صوبہ آذربائیجان کا باشندہ تھا اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغمبر ظاہر کیا اور لوگوں کو خدائے وحدہٗ لاشریک پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ یہ خدا کو اھورا مزدا کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ زرتشت کے بعد اس کے پیروکاروں نے خالص توحید کے عقیدہ کو ترک کر دیا اور خدا کے ساتھ مناظر فطرت کی پوجا بھی شروع کر دی اور آہستہ البتہ اپنی عبادت گاہوں میں پرانے بتوں کو بھی لا سجایا تھا۔ زرتشتی جب ترک وطن کر کے بحیرہ قزوین کے مغرب میں آباد ہوئے تو یہاں کی آبادی کو آگ کی پوجا کرتے ہوئے پایا بجائے اس کے کہ یہ لوگ ان آگ کے پجاریوں کو خدائے واحد کی عبادت کا درس دیتے انہوں نے خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر آگ کی پرستش شروع کر دی اس طرح سے زرتشتیوں کو آگ کا پجاری کہا جانے لگا اور یہ آج تک اسی نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

ایران میں عیسائیت کے پیروکار بھی موجود تھے لیکن زمانہ کے دستبرد نے انہیں پھلنے پھولنے نہ دیا ایران کے بعض حکمرانوں مثلاً شاپور دوم اور خسرو پرویز وغیرہ ان بادشاہوں نے ہزاروں عیسائی تہس نہس کیئے۔ ان کے بشپ، راہب مرد اور راہبہ عورتیں اور پادریوں کو ذبح کر دیا اور ان کی عبادت گاہیں جلا دیں۔ شاہ پور سوم اور یزد جرد اول نے عیسائیوں کو آزادی سے عبادت کرنے اور اپنے گرجوں کو از سر نو تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ ایران کے ان ناہموار حالات میں عیسائیت اس ملک میں پنپ نہ سکی اور اس کے پرستار مشق ستم کا نشانہ ہی بنتے رہے۔

یونان

یونان میں دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی تھی ہر کام کیلئے ایک الگ دیوتا تھا اور اسے الگ نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ دیوتے نہایت شاندار اور پر تکلف مندروں میں سجائے گئے تھے، مندروں کے دیوتا کا نام پوسیڈن تھا، ہیفاسٹاس اسلحہ سازی کا دیوتا تھا سورج کے لئے اپولو دیوتا کا نام لیا جاتا تھا۔ حکمت کی دیوی اے تھینیا تھی۔ جنگ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیوتا اریز تھا۔ محبت کی دیوی کے لئے ایفروڈائٹ کا نام تھا۔ دیوتاؤں کے اس وسیع تر خاندان کی باگ ڈور ڈیوس اور اس کی بیوی ہیرا کے ہاتھ میں تھی۔

اہل یونان دیوتاؤں کے مندروں میں بڑے قیمتی نذرانے پیش کرتے تھے ہر قسم کی جائیدادیں ان مندروں کے نام وقف کی جاتیں۔ یہ کوئی منصوبہ اس وقت تک شروع نہ کرتے جب تک اپولو سے شگون نہ لے لیتے۔ اپولو کا مرکز ڈلفی میں تھا کسی کام کے لئے شگون لینے کا ان کا طریق کار یہ تھا کہ ڈلفی میں ایک پجارن ایک شگاف کے اوپر تپائی رکھ کر بیٹھ جاتی تھی اس شگاف کے اندر سے عجیب وغریب قسم کے بخارات اٹھتے تھے ان بخارات کے اثر سے اس پجارن پر مدہوشی سی طاری ہو جاتی اور اس عالم میں وہ بڑبڑانا شروع کر دیتی اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ مبہم اور ناقابل فہم سے ہوتے اس کیفیت میں ایک شخص اس کے پاس موجود ہوتا جو اس کی بات کا ترجمہ نظم میں کر دیتا اس نظم کی تحریر سے کام کے بارے میں شگون لیا جاتا تھا۔

اس سرزمین نے سقراط، افلاطون، ارسطو جیسے نابغہ روزگار فلاسفر پیدا کئے۔ فلسفہ اسی سرزمین کی پیداوار ہے۔ اگر ان نابغہ روزگار فلاسفروں کے نظریات کا بغائر جائزہ لیا جائے تو بے شک ان میں اچھی اور مفید باتیں بھی ہیں لیکن ان کے دوش بدوش ایسی باتیں بھی موجود ہیں جو انتہائی غیر معیاری ہیں اور جن کا ذکر تک انسانیت کے منہ پر ایک تھپڑ سے کم نہیں شائد یہ ان کی مذہبی بے راہروی کا پرتو تھیں۔

روم

روم کے قدیمی باشندے یونان کی طرح دیوتاؤں کے ایک وسیع خاندان کے پجاری تھے البتہ انہوں نے دیوتاؤں کے نام مقامی طور پر یونانیوں سے مختلف رکھ لئے تھے انہوں نے بھی ہر کام کے لئے ایک دیوتا بنا رکھا تھا یہ بھی ان دیوتاؤں کو نہایت شاندار مندروں میں سجاتے اور قیمتی نذرانے ان کی خدمت میں پیش کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے ۔انہوں نے بھی دیوتاؤں کے اس وسیع خاندان کے لئے ان کا ایک حکمران اور اس کی بیوی مقرر کر رکھی تھی ۔یونانی اس حکمران کو زیوس کہتے تھے جسے کہ رومیوں نے جو پیٹر کہنا شروع کر دیا اس طرح اس کی بیوی کو یونانی ہیرا پکارتے تھے جبکہ رومیوں نے اس کا نام جوتو رکھ دیا تھا۔

رومیوں کے حکمران سیزر نے اپنی رعایا کو اپنی پرستش کا حکم دے رکھا تھا اس طرح سے ان کے باطل معبودوں میں ایک معبود کا اضافہ ہو گیا تھا یہ لوگ حیات بعد از ممات کے قائل نہ تھے ان کا نظریہ تھا کہ انسانی جسم اور انسانی روح مختلف عناصر کے وقتی اجتماع کا نتیجہ ہیں جب موت آئیگی تو یہ ذرات الگ الگ ہو کر بکھر جائینگے اور پھر کبھی اکٹھے نہیں ہونگے ان کے خیال میں موت ایک ایسی نیند ہے جو نہ کبھی ختم ہو گی اور نہ اس میں کوئی خواب نظر آئیگا۔

یہ عقیدہ صدیوں جاری رہا یہاں تک کہ حضرت عیسٰیؑ کی بعثت ہوئی ۔لیکن یہودیوں کی طوفانی مخالفت کے باعث لوگ حضرت عیسٰی سے فیض یاب نہ ہو سکے صرف بارہ خوش نصیب آپ پر ایمان لے آئے جنہیں آپ کے حواری گردانا جاتا ہے ان لوگوں نے آپ کے دین کی تبلیغ کا فریضہ بڑی سرگرمی اور جانفشانی سے ادا کرنا شروع رکھا لیکن جو لوگ مسیحیت اختیار کرتے عوام اور حکومت کی شدید نفرت کا شکار بن جاتے انہیں دردناک سزائیں دی جاتی ۔ان پر درندے چھوڑے جاتے انہیں کتوں سے پھڑوایا جاتا اور زندہ جلا دیا جاتا مسیحیت اختیار کرنے والوں پر اس کربناک جوروستم کا سلسلہ صدیوں تک جاری رہا لیکن یہ مذہب ختم نہ ہو سکا اور اس کے پرستار بڑھتے گئے یہاں تک کہ پورے روم میں مسیحت کا پرچم لہرانے لگا اور چوتھی صدی کی ابتداء میں عیسائیت نے سلطنت کے آئینی مذہب کی صورت اختیار کر لی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصر

مصر میں قبل از تاریخ ہر قبیلہ کا ایک الگ خدا ہوتا تھا اور ہر قبیلہ صرف اپنے خدا ہی کی پوجا کرتا تھا۔ آگے چل کر جب متفرق قبائل کا آپس میں رشتہ ازدواج کے ذریعہ امتزاج شروع ہوا تو ایک کی بجائے دو خداؤں کی پوجا گھر میں ہونے لگی ان میں خاوند کے خاندان کا خدا اور بیوی کے خاندان کا خدا شامل ہوتا۔ اگر بیوی خاوند کے خاندان کے علاوہ کسی دوسرے خاندان سے ہوتی تو ان دونوں کی اولاد کا ایک تیسرا اور نیا خدا مقرر کیا جاتا اس طرح بڑھتے بڑھتے ان کی تعداد درجنوں تک پہنچ گئی۔ ان کے اس دور کے خداؤں کی چار قسمیں تھیں۔

1- ایسے خدا جن کا تعلق حیوانات سے ہے مثلاً سانڈ، مگرمچھ، شاہین، ناگ اور کئی قسم کی مچھلیاں۔

2- ایسے خدا جن کا تعلق انسانوں سے تھا مثلاً اوسیرس، آئسس، نبھاتھ، سورس۔

3- ایسے خدا جن کا تعلق نظام شمسی سے تھا مثلاً آسمان، سورج، ستارے، روشنی زمین وغیرہ۔

4- ایسے خدا موجود تھے مثلاً خالق کائنات، باپ، ماں، سچائی وغیرہ۔

مصریوں کے یہ عقائد اخناتون کے دور میں تبدیل ہوئے اور اس کی ہدایت پر صرف آفتاب کی پرستش کی جانے لگی لیکن یہ تبدیلی اس کی زندگی تک ہی رہی اور اس کی موت پر یہ بھی دم توڑ گئی اور مصریوں نے پھر وہی اپنے لاتعداد خداؤں کی پرستش شروع کر دی۔

چوتھی صدی عیسوی میں جب روم میں عیسائیت کا پرچار شروع ہوا تو مصر بھی اس کی زد میں آگیا کیونکہ اس وقت مصر رومیوں کا مقبوضہ خطہ تھا۔ مصر میں چونکہ رومی اور قبطی حکمرانوں میں اختلاف رہتا تھا اس لئے عیسائیت قبول کر لینے کے باوجود ان دونوں مکتبہ فکر میں عقائد اور نظریات میں اختلاف برپا رہا اور بعض اوقات ان کا یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اختلاف باہمی خونریز جنگ کا باعث بھی بن جاتا تھا۔ ہر گروہ نے موقع ملنے پر دوسرے گروہ کو مشق ستم کا نشانہ بنایا اور دردناک مظالم توڑے قبطیوں پر مظالم ڈھانے میں مرکزی کردار سائرس کا تھا جو ہرقل کی شہ پر قبطیوں کو کچلتا رہا۔

ہندوستان

آرین ہندوستان کی قدیمی قوم ہیں ان کی مذہبی کتاب وید تھی۔ ان کا عقیدہ تھا کہ وید دیوتاؤں کا کام ہے۔ ان کا مذہب بت پرستی تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو ساری کائنات کا سربراہ تو مانتے لیکن اس بات پر بھی عقیدہ رکھتے کہ خدا اپنے بہت سے چھوٹے چھوٹے خداؤں کی مدد سے دنیا کا نظام چلا رہا ہے اس عقیدہ کے تحت اس قوم نے ہر کام کے لئے ایک خدا بنا رکھا تھا اور ان لاتعداد خداؤں کی پوجا کی جاتی تھی۔

ان کی عبادت کا طریقہ یہ تھا کہ یہ اپنے دیوتاؤں کے سامنے قربانیاں پیش کرتے۔ شروع شروع میں تو قربانی پیش کرنے کا عمل یہ خود کرتے لیکن بعد میں برہمن کے منصوبہ کے تحت انہیں ڈرایا گیا کہ اگر قربانی پیش کرتے ہوئے دیوتاؤں کے آداب کے خلاف تم سے کوئی عمل ہوا تو دیوتا ناراض ہو کر تمہیں برباد کر دینگے۔ اب احتیاطاً انہوں نے اپنی قربانیاں برہموں کے ذریعے پیش کرنا شروع کر دیں ان کا عقیدہ تھا کہ برہمن دیوتاؤں کے آداب و شرائط سے آگاہ ہیں۔ ان کے ذریعے سے پیش کی ہوئی قربانی فوراً قبول ہو جائیگی۔ اس طریقہ سے برہموں کو جہاں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہوئی وہاں مالی طور پر بھی یہ طبقہ بہت خوشحال اور متمول ہو گیا۔

برہموں کے اقتدار اور ان کے نامناسب رویہ سے ایک عام ہندوان سے دل برداشتہ ہو گیا اور ان کے خلاف تحریکیں زور پکڑنے لگیں جن میں سے بدھ مت اور جین مت نے خاصی اہمیت حاصل کر لی۔ جین مت تو کچھ مدت کے بعد ہندو مت میں ضم ہو کر ختم ہو گئی لیکن بدھ مت نے ایک مذہب کی صورت اختیار کر کے خوب ترقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی اس کی مقبولیت کی ایک اور وجہ یہ بھی بنی کہ بدھ مت کی تعلیمات تقریباً تمام تر ہندو کلچر کے منافی اور برہمنوں کے خلاف تھیں۔ برہمنوں سے متنفر لوگوں نے اسے غنیمت سمجھا اور جوق در جوق یہ مذہب اختیار کرنے لگے۔ بدھ مت کی تعلیمات یہ تھیں۔

1- اس نے ویدک دیوتاؤں کی نفی کر دی

2- قربانی کو ممنوع قرار دیا

3- ذات پات کی تمیز کو مسلمانوں پر ایک بھرپور وار قرار دیکر ختم کر دیا۔

4- مساوات کا پرچار کیا اور برہمنوں کی بالادستی کو خاک میں ملا دیا۔

5- سنسکرت کی جائے، مادری زبانوں میں تعلیم کو رواج دیا۔ ہندوستان میں تقریباً تمام تر آبادی ان ہی دو قسم کے عقائد پر مشتمل تھی۔

جزیرہ عرب

حضرت ابراہیم کی اولاد تمام تر جزیرہ عرب میں پھیلی ہوئی تھی شروع شروع میں یہ لوگ دین ابراہیمی کے پیروکار تھے ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ ایک ہے۔ اس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں وہ قادر مطلق ہے۔ روز قیامت پر ان کا محکم یقین تھا۔ دین ابراہیمی کی ہدایات کے مطابق وہ نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، حج کرتے اور زکوۃ دیتے تھے۔ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، غریبوں، مسکینوں کی امداد ان کا شیوہ تھا۔ عہد نبوت جوں جوں دور ہوتا گیا۔ یہ لوگ نفسیاتی خواہشات کے بندے بنتے گئے اور باطل عقائد کی طرف راغب ہوتے گئے اس موقع پر ایک قریشی سردار عمرو بن الحی الخزاعی نے مکہ پر قبضہ کرلیا لیکن اس کے جلد ہی بعد وہ بیمار ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ لوگ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں اس کے استفسار پر اس جگہ کے مقامی لوگوں نے اسے بتایا کہ ہم اپنی تمام حاجات کے لئے ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور ہماری تمام حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ عمرو نے اصرار کیا کہ کچھ بت مجھے بھی دیئے جائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ عمرو وہاں سے کچھ بت لایا اور کعبہ کے باہر وہ بت نصب کر دیئے اور خود ان کی پوجا کرنے لگا۔ اس دن سے عرب میں بت پرستی کا آغاز ہو گیا۔

اہل عرب میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بتوں کی پوجا نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے اپنے معبود الگ بنا رکھے تھے بت پرستوں کے علاوہ من خرفات اور دوسری چیزوں کی پوجا کرنے والے مندرجہ ذیل لوگ عرب میں موجود تھے۔

1- سورج کی پوجا کرنے والے
2- چاند کی پوجا کرنے والے
3- خدا کی ذات ہی کے منکر دہریں
4- صابئین
5- زنادقہ
6- فرشتوں کے پجاری
7- جنات کے پجاری
8- آتش پرست
9- ستاروں کے پجاری
10- یہودیت کے پرستار
11- عیسائیت کے پیروکار
12- اہل حق

اقوام عالم کا ربط

تجارت، صنعت و حرفت نے ہر دوری مٹا ڈالی
ملاقاتیں بڑھیں اور ربط عالم کی بنا ڈالی
دلوں سے اب من و تو کے مٹانے کی ضرورت تھی
نبوت اور شریعت ایک لانے کی ضرورت تھی

وقت کے ساتھ قوموں کی منفرد حیثیت ختم ہوئی اور اقوام عالم کا آپس میں میل ملاپ ہونے لگا۔ تجارت اور صنعت و حرفت نے ترقی کی۔ جہاز رانی اور خشکی کے سفروں کا سلسلہ قائم ہو گیا اکثر قوموں میں تحریر کا رواج چل نکلا۔ علوم و فنون پھیلے اور قوموں کے مابین خیالات اور علمی مضامین کا تبادلہ ہونے لگا۔ بڑے بڑے فاتح پیدا ہوئے اور انہوں نے بڑی بڑی سلطنتیں قائم کیں۔ کئی کئی ملکوں اور کئی کئی قوموں کو ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیاسی نظام میں ملا دیا گیا اس طرح سے ابن آدم میں باہمی دوری ختم ہوئی اور دنیا کا ماحول اس موڑ پر آ گیا کہ اسلام کی ایک ہی شریعت اور ایک ہی تعلیم پوری دنیا کے لئے بھیجی جائے۔

عین اس ضرورت کے تحت خالق کائنات نے اپنے پیارے محبوب کو پورے زمانے کے لئے پیغمبر بنا کر اور اسلام کی مکمل تعلیم اور مکمل قانون دے کر معبوث فرمایا۔

سرزمین عرب کا انتخاب

یہ ارض پاک جس کے گرد پہرے ہیں چٹانوں کے
ازل سے جس کے آگے سر جھکے ہیں آسمانوں کے
یہی ناف زمیں ہے اور یہی مرکز ہے عالم کا
مقدر ہے یہیں پر اجتماع اولاد ..... آدم کا

اگر دنیا کے جغرافیہ کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ واقعی پوری کائنات کی پیغمبری کے لئے سرزمین عرب سے زیادہ اور کوئی موزوں علاقہ نہ تھا اس علاقہ کی موزونیت کی چند ایک دلائل ملاحظہ فرماویں۔

1- یہ ملک ایشیا اور افریقہ کے عین وسط میں واقع ہے اور زمین کا مرکز شمار کیا جاتا ہے۔ مشرق و مغرب کے تجارتی قافلے یہیں سے آ کر گزرتے تھے۔

2- اس زمانے میں یورپ کی متمدن قومیں اس براعظم کے جنوبی حصہ میں آباد تھیں اور یہ علاقہ سرزمین عرب کے قریب تھا۔

3- عرب مختلف قبائل میں بٹا ہوا تھا اور یہاں کوئی منظم حکومت موجود نہ تھی۔ مکہ مکرمہ میں قریش کا اقتدار ضرور تھا مگر انہیں بھی کوئی بڑا تسلط حاصل نہ تھا۔

4- چونکہ دوسرے علاقوں میں انبیاء معبوث ہو چکے تھے اور وہ قومیں اپنا اپنا زور دکھا کر ایک اعتبار سے بے دم ہو چکی تھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

5- عرب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی اولاد تھے اور اپنے آپ کو دین ابراہیمی کا پیروکار سمجھتے تھے اس لئے اسلام ان کے مذہبی میلانات کے بالکل قریب تھا۔

6- تمدن کی ترقی کے باعث دوسری اقوام کی عادات بگڑ چکی تھیں لیکن عربی قوم میں اس وقت تک ایسا تمدن ابھی معرض وجود میں نہ آیا تھا جو اسے آرام طلب، عیش پسند اور ذلیل بنا دیتا۔

7- عرب قوم متمدن اقوام کے برے اثرات سے محفوظ تھی اور اس میں تمام انسانی خوبیاں موجود تھیں۔ وہ بہادر تھے، بے خوف تھے، فیاض تھے، عہد کے پابند تھے غیور تھے، آزاد خیال تھے اور آزادی کو پسند کرنے والے تھے، کسی قوم کے غلام نہ تھے اپنی عزت پر جان دے دینا ان کا معمول تھا، سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور عیش و عشرت سے بیگانہ تھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قوم میں کچھ برائیاں بھی تھیں لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ ہزاروں برس سے ان کے پاس کوئی پیغمبر نہ آیا تھا اور نہ ہی کوئی ایسا رہنما پیدا ہوا تھا جو ان کے اخلاق درست کرتا اور انہیں تہذیب سکھاتا۔ صدیوں تک اس خدائی تعلیم سے محروم رہنے کے باعث ان میں جہالت پھیل چکی تھی اور وہ جہالت میں اس قدر سخت ہو گئے تھے کہ ان کو آدمی بنانا کسی معمولی انسان کے بس کا کام نہ تھا ان تمام حقائق کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ ان میں یہ قابلیت ضرور موجود تھی کہ اگر کوئی زبردست انسان ان کی اصلاح کر دے اور اس کی تعلیم کے اثر سے وہ کسی اعلیٰ درجہ کے مقصد کو لے کر کھڑے ہوں تو دنیا کو زیر و زبر کر دیں۔ پیغمبر عالم کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے ایسی ہی پر عزم اور بہادر قوم کی ضرورت تھی۔

8- یہ حقیقت ہے کہ بلند خیالات کو ادا کرنے خدائی علم کی نہایت نازک اور باریک باتیں بیان کرنے اور دلوں پر اثر انداز ہونے کے لئے عربی سے بہتر اور کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زبان نہیں۔ اس زبان سے مختصر جملوں میں بڑے بڑے طویل مضامین ادا ہو جاتے ہیں اور پھر ان میں ایسا زور ہوتا ہے کہ دلوں پر تیر و نشتر کی طرح اثر کرتے ہیں۔ ایسی شیرینی ہوتی ہے کہ کانوں میں رس گھلتا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا نغمہ ہوتا ہے کہ آدمی بے اختیار جھولنے لگتا ہے۔ واللہ قرآن جیسی عظیم کتاب کے لئے ایسی ہی عظیم زبان کی ضرورت تھی۔ پس خالق کائنات نے اپنی عین حکمتوں کے تحت تمام جہاں کی پیغمبری کے لئے عرب کی سرزمین کو منتخب فرمایا۔

حضور کی بعثت کا انتظار

اسی ہی زعم میں تھے مبتلا اہل کتب سارے
کہ ہم میں سے ہی پیدا ہونگے حق کے وہ نبی پیارے
کسے معلوم تھا کعبہ کو یہ ہمراز...... ملنا ہے
قریش مکہ کو یہ دائمی اعزاز ملنا ہے

اہل کتاب کو کتب سماوی کی تحریروں کے حوالے سے ایک نبی کی بعثت کا انتظار تھا۔ چونکہ یہ لوگ مشرکین عرب سے تعداد میں کم تھے اس لئے جب کبھی کسی معرکہ یا مقابلہ میں انہیں شکست ہوتی تو یہ اکثر کہا کرتے تھے کہ عنقریب نئے نبی کا ظہور ہونے والا ہے ہم تم سے ان زیادتیوں کا حساب چکالینگے انہیں یقین واثق تھا کہ نئے نبی مکرم کا انتخاب ان میں سے ہوگا۔

معروف قبائل قریش

حضرت اسماعیل کے گھرانے کے لوگ بہت سے قبائل میں بٹ گئے تھے جن میں سے ایک مشہور قبیلہ کا نام قریش تھا اس وقت مکہ پاک میں قریش کے دس قبائل موجود تھے جن میں سے مندرجہ ذیل سات قبائل غیر معمولی شہرت اور اہمیت کے حامل تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

1-بنو ہاشم، حضور کے دادا اس قبیلہ کے سردار تھے	2-بنو امیہ، حضرت عثمان اور حضرت امیر معاویہ اس خاندان سے تھے
3-بنو تیم، حضرت ابوبکر صدیق اس قبیلہ کے مقتدر فرد ہے	4-بنو عدی حضرت عمر فاروق اس قبیلہ سے تھے۔
5-بنو زہرہ حضور کی والدہ ماجدہ اس قبیلہ سے تھیں	6-بنو مخزوم حضرت خالد بن ولید اس خاندان سے تھے
	7-بنو اسد

حضور ﷺ کا سلسلہ نسب

حضور کا سلسلہ بہ اتفاق مورخین و سیر نگاران درج ذیل ہے۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم، بن عبد مناف، بن قصی، بن کعب، بن لوئی، بن غالب، بن کنانہ، بن نضر، بن کنانہ، بن خزیمہ، بن لاوکہ، بن الیاس، بن مضر، بن مزار، بن معد، بن عدنان۔

عدنان سے اوپر حضرت اسماعیل تک چالیس پشتیں شمار کی جاتی ہیں۔

قبیلہ قریش کعبہ کا متولی تھا اور باہر سے آنے والے حاجیوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ خود قریش کے قبیلہ میں کئی بڑے بڑے خاندان تھے ایک خاندان بنو ہاشم کا تھا یہ لوگ ایک طرح سے مکہ مکرمہ کے امیر تھے۔ یہ قبیلہ تجارت کرتا تھا۔ ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب تھے جن کا اصل نام تو شیبہ تھا لیکن عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ انہوں نے جوان ہو کر بڑا نام پیدا کیا۔ کعبہ کا تمام تر انتظام ان کے سپرد تھا۔

انہوں نے ہی چاہِ زمزم کو صاف کرا کے از سر نو رواں کیا۔ آپ کے دس بیٹے تھے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔ یہ اپنے باپ کے سب سے چہیتے بیٹے تھے۔ نہایت خوبصورت اور شرم و حیا کے پتلے ان کی شادی قریش کے ایک قبیلہ بنو زہرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر 17 سال کی تھی بیوی کا نام بی بی آمنہ تھا۔ شادی کے بعد زندگی نے وفا نہ کی اور آپ جلد ہی وفات پا گئے۔

اصحاب فیل کا واقعہ

آپ کی ولادت باسعادت سے تقریباً پچاس یوم قبل ایک واقعہ پیش آیا جسے اصحاب فیل کا واقعہ کہتے ہیں اس کی تفصیل یوں ہے کہ:

یمن پر شاہ حبشہ کا گورنر ابرہہ نامی مقرر تھا اس نے شہر صنعا میں ایک کلیسا تعمیر کیا اور شاہ حبشہ کو لکھا کہ میں نے ایک نہایت شاندار کلیسا تعمیر کرایا ہے اور میری دلی تمنا ہے کہ عرب کے لوگ خانہ کعبہ کو چھوڑ کر آئندہ یہیں حج و طواف کیا کریں۔ اہل عرب نے یہ خبر سنی تو انتقامی کاروائی کے طور پر بنی کنانہ کے ایک شخص نے اس کلیسا میں آکر بول براز کر دیا۔ یہ دیکھ کر ابرہہ آگ بگولہ ہو گیا اس نے قسم کھائی کہ اگر میں خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ نہ بجادوں تو میرا نام ابرہہ نہیں چنانچہ اس نے ہاتھیوں کی فوج لیکر خانہ کعبہ پر حملہ کر دیا۔ جب مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر پہنچا تو ایک سردار کو حکم دیا کہ مکہ والوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کی جائے چنانچہ اس نے فوجی بھیجے جو مکہ والوں کے مال مویشی ہانک کر لے آئے جن میں دو سو اونٹ حضرت عبدالمطلب کے بھی تھے۔ حضرت عبدالمطلب اونٹ تلاش کرتے کرتے ابرہہ کی فوج میں پہنچ گئے اور ابرہہ سے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ ابرہہ نے تعجب سے پوچھا کہ تمہیں اونٹوں کا تو خیال ہے مگر خانہ کعبہ جسے میں گرانے آیا ہوں اس کا کوئی خیال نہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ خانہ کعبہ کا مالک اور ہے وہ اپنے گھر کو خود بچائیگا۔ حضرت عبدالمطلب اپنے اونٹ لیکر واپس آ گئے اور خانہ کعبہ میں حاضر ہو کر یہ دعا کی۔

"اے اللہ بندہ اپنے گھر کو بچایا کرتا ہے تو بھی اپنا گھر بچا ایسا نہ ہو کہ کل کو ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی صلیب اور ان کی تدبیر تیری تقدیر پر غالب آجائے"۔

صبح ہوئی تو ابرہہ نے اپنے پروگرام کے مطابق ہاتھیوں کا منہ مکہ مکرمہ کی طرف کر دیا لیکن یہ دیکھ کر اسے تعجب ہوا کہ ہاتھیوں کا منہ جب مکہ مکرمہ کی طرف کیا جائے تو وہ بیٹھ جاتے ہیں لیکن جب ان کا رخ تبدیل کیا جائے تو اٹھ کر اس سمت کو دوڑ پڑتے ہیں اسی تگ و دو کے دوران اللہ تعالیٰ نے سمندر کی طرف سے ابابیلوں کے غول کے غول بھیجے جن کی چونچ میں ایک ایک کنکری اور پنجوں میں دو دو کنکریاں تھیں انہوں نے کنکریوں کا مینہ برسانا شروع کر دیا جس پر کنکری گرتی وہ کھائے ہوئے چارہ کی مانند ہو جاتا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ابرہہ سے اپنا گھر بچالیا۔ سورہ فیل میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ مؤرخین نے اس واقعہ کو حضورؐ کا ایک معجزہ قرار دیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب دوم)

ولادت مصطفیٰ سے بعثت مبارکہ تک

ولادت آپؐ کی ہر سو بہار جانفزا لائی
غلاموں بے نواؤں کے لئے آبِ بقا لائی
جہالت کے اندھیرے چھٹ گئے سب نور ایماں سے
وہ سب باطل پرستوں کے لئے دین بدی لائی

اس باب کے مندرجات یہ ہیں:۔

1- ولادت مبارکہ کے روح پرور مناظر
2- یہودی اور عیسائی علماء حضور کی آمد سے باخبر تھے
3- عالم شباب میں آپ کی ترجیحات
4- بت پرستی اور جہالت کے دیگر تمام مروجہ مشاغل سے نفرت
5- فلاحی امور پر آپ کی بھرپور توجہ
6- تجارت میں آپ کی غیر معمولی دلچسپی
7- ازدواجی زندگی کا آغاز
8- تعمیر کعبہ میں عملی شمولیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولادت باسعادت

مبارک ٹھوکریں کھا کھا کے یتیم کرنے والوں کو
مبارک دشتِ غربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو
مبارک ہو کہ دورِ راحت و آرام ...... آ پہنچا
نجات دائمی کی شکل میں اسلام ...... آ پہنچا
بصد انداز یکتائی بغائیت شانِ زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

12 ربیع الاول کی سہانی صبح تھی۔ دوشنبہ کا دن تھا جبکہ حضرت آمنہ کے گھر حضور نے تولد فرمایا اور ظلم وستم کی ماری ہوئی انسانیت کو ہر قسم کی ذہنی، معاشی اور سیاسی غلامی سے نجات کا مژدۂ جانفزا ملا۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ "آپ کی ولادت سے قبل میں نے ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے شام کے محلات جگمگا اٹھے یہاں تک کہ میں ان کو دیکھ رہی تھی"۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ الشفاء آپ کی دایہ تھیں ان کا کہنا ہے کہ "حضور کی ولادت کے وقت میرے مشرق و مغرب میں روشنی پھیل گئی یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھے"۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ "حضورؐ جب پیدا ہوئے تو آپ مختون تھے اور آپ کی ناف کٹی ہوئی تھی۔

تاریخ ولادت

ربیع اول بہاروں کی یہ دنیا ساتھ سے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ سے آیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا نے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارھویں شب اس مہینے کی

تمام علمائے امت اس پر متفق ہیں کہ حضور کی ولادت باسعادت ربیع الاول کے مہینے میں دوشنبہ کے روز ہوئی تاریخ میں قدرے اختلاف ہے امام بن جریر طبری، علامہ ابن خلدون، علامہ ابن ہشام، علامہ ابوالحسن علی بن محمد جو فن تاریخ کے جلیل القدر علماء ہیں انہوں نے یوم میلادِ مصطفیٰ 12 ربیع الاول ہی کو قرار دیا ہے۔

ان کے علاوہ دور حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون، علامہ محمد رضا، علامہ ابن جوزی، امام الحافظ ابوالفتح محمد، علامہ بن کثیر، مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی بھی اس امر پر متفق ہیں کہ حضور کی ولادت 12 ربیع الاول ہی کو ہوئی۔

اسم مبارک

بشارت کے مطابق آمنہ نے نام بتلایا
فرشتوں نے بتایا تھا یہ احمد ہے تیرا جایا
کہا دادا نے اے بیٹی میرا پوتا محمد ہے
کہ دنیا بھر کے انسانوں سے اعلیٰ اور امجد ہے

آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا اسم گرامی محمد رکھا۔ محمد کے معنی ایک ایسی عظیم ہستی ہے جو تمام صفات خیر کی جامع ہو۔ جس کی تعریف آسمانوں پر خالق اور زمین پر مخلوق کرتی ہو۔ جس کی تعریف اس قدر تکرار سے کی جائے کہ یہ ہر لمحہ اور ہر گھڑی پر حاوی ہو۔

رضاعت

حلیمہ نے اٹھایا آ کے بچہ دست الفت پر
برستا تھا تبسم سادگی بن بن کے صورت پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی نے بھی نہ پائی تھی جو دولت مل گئی اس کو
جو تھی معنی ہی معنی اب وہ صورت مل گئی اس کو

سب سے پہلے حضورؐ نے سیدہ آمنہ کا دودھ پیا۔ پھر یہ شرف ابولہب کی کنیز ثوبیہ کو حاصل ہوا۔ ان کے علاوہ متعدد خواتین کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی جن میں خولہ بنت خندر۔ ام ایمن۔ حلیمہ سعدیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عرب میں رواج تھا کہ مختلف قبائل کی خواتین خاص خاص موسموں میں مکہ آیا کرتیں اور رضاعت کے لئے بچوں کو ساتھ لے جاتی تھیں۔ حضور کی ولادت کے بعد قبیلہ بنی سعد کی کچھ خواتین اس مقصد سے مکہ تشریف لائیں ان میں حلیمہ سعدیہ بھی تھیں ان کے پاس ایک کمزوری بوڑھی اونٹنی تھی۔ مکہ میں پہنچتے ہی تمام خواتین نے بڑے بڑے گھرانوں کے بچے سنبھال لئے اور حضورؐ کا قرعہ فال حلیمہ سعدیہ کے نام پڑا۔ خوش نصیب حلیمہ سعدیہ نے اس گنجِ گراں مایہ اور دولت سرمدی کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ دو سال کی مدت رضاعت پوری ہو جانے کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ نے حضور کو کچھ عرصہ مزید اپنے پاس رکھنے پر اصرار کیا جسے کہ سیدہ آمنہ نے منظور فرمالیا اور حلیمہ سعدیہ اس بختِ بیدار کو اپنی آغوش میں لئے شاداں وفرماں اپنے قبیلہ میں واپس آ گئی۔

واقعہ شق الصدر

صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ چار سال کی عمر میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ جبریل امین آپ کے پاس آئے آپ کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا پھر سینہ چاک کیا اور دل کو باہر نکالا دل میں موجود ایک سیاہ لوتھڑا کاٹ کر الگ کر دیا اور فرمایا یہ شیطان کا حصہ ہے پھر حضورؐ کے دل مبارک کو سونے کے ایک طشت میں رکھ کر آب زمزم سے دھویا اور جسد اطہر میں اپنی جگہ پر رکھ کر سینہ سی دیا۔ جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لڑکے آپ کے ساتھ کھیل رہے تھے بھاگے بھاگے حلیمہ سعدیہ کے پاس آئے اور اسے بتایا کہ محمد کو قتل کر دیا گیا ہے وہ سارے بھاگتے ہوئے پہنچے تو دیکھا کہ حضورؐ کھڑے ہیں اور چہرے کا رنگ زردی مائل ہے۔

حضرت آمنہؓ کی وفات

باپ کی قبل از ولادت ہی تیاری ہوگئی
چھ برس کے تھے کہ ماں اللہ کو پیاری ہوگئی

حضورؐ کی ولادت سے چھ ماہ قبل آپؐ کے والد عبداللہ خدا کو پیارے ہو گئے تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی جہاں آپ شام کے ایک تجارتی سفر سے واپسی پر قیام پذیر تھے۔ حضرت آمنہؓ کے معصوم دل پر اس جانکاہ صدمہ سے سخت چوٹ لگی وہ چاہتی تھیں کہ اڑ کر یثرب پہنچ جاؤں اور اس مٹی کے تودے کو جس میں ان کا قرار جان استراحت فرما ہے دیکھوں اور اس خاک کو سرمہ بناؤں لیکن حالات اس وقت اس امر کی اجازت نہ دیتے تھے۔ حضورؐ کی عمر جب پانچ سال کی ہوگئی آپ حلیمہ سعدیہؓ سے واپس آ گئے تو سیدہ آمنہؓ نے اپنی دیرینہ خواہش کا حضرت عبدالمطلب سے ذکر کیا اور یثرب کے سفر کی اجازت چاہی۔ اجازت مل گئی تو سفر یثرب کی تیاری شروع ہوئی۔ سیدہ آمنہؓ نے اپنے فرزند دلبند کو ساتھ لیا اور یثرب روانہ ہوئیں۔ آپ کی کنیز ام ایمن آپ کے ہمراہ تھیں۔ طویل مسافت کے بعد یہ مختصر سا قافلہ یثرب میں بنوعدی بن نجار کے ہاں جا اترا اور ایک ماہ تک وہاں مقیم رہا پھر عازم مکہ مکرمہ ہوا۔ ابواء کے مقام پر سیدہ آمنہؓ کی طبیعت ناساز ہوگئی اس بے کسی اور بے بسی کے عالم میں اپنے نور نظر کو خالق کریم کے سپرد کر کے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ام ایمن نے سیدہ آمنہؓ کو ابواء کے مقام پر سپرد خاک کیا اور اپنی مہربان مالکہ کے در یتیم کو اپنی آغوش شفقت میں لے لیا۔ حضورؐ جب اپنی ماں کے مرقد سے الگ ہونے لگے تو آنکھوں سے موسلا دھار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارش کے قطروں کی طرح آنسو ٹپک رہے تھے ام ایمن نے آپ کے آنسو پونچھے اور ان کے دردمند دل کو تسلی دی۔ اب صرف دو افراد پر مشتمل یہ قافلہ عازم مکہ ہوا۔

حضرت عبدالمطلب کی وفات

سیدہ آمنہ کی وفات کے بعد حضرت عبدالمطلب نے حضور کی مشفقانہ پرورش کی انتہا کر دی۔ زندگی کے تمام تر معمولات میں آپ حضور کو اپنے ساتھ رکھتے۔ بے حد شفقت کرتے۔ حضور کی معصوم ادائیں دیکھتے تو خوشی سے پھولا نہ ساتے۔ اپنے عظیم دادا کی ان عظیم شفقتوں اور محبتوں کے گھنے اور خنک سائے میں حضور کے دو سال بیت گئے اور آپ کی عمر آٹھ سال ہو گئی تو قدرت خداوندی نے اپنی دور رس حکمتوں کے پیش نظر حضرت عبدالمطلب کو بھی اس دنیا سے اٹھا لیا۔ وفات سے قبل آپ نے اپنے بیٹے ابو طالب کو بلایا اور حضور کی نگہداشت ان کے سپرد کی۔

حضرت ابو طالب کی شفقت

حضرت عبدالمطلب کے بعد جو شفقت، محبت اور پیار حضرت ابو طالب نے آپ کو دیا شاید کوئی انسان اپنی حقیقی اولاد کو بھی نہ دے سکے آپ حضور کی فیوض و برکات سے خوب آگاہ تھے اس لئے زندگی کے کسی بھی موڑ پر آپ نے حضور کو تنہائی کا کبھی احساس نہیں ہونے دیا ہر موقع پر ایک شفیق باپ کی طرح آپ حضور کے ساتھ رہے۔

کسب معاش

حضرت ابو طالب کثیر العیال تھے اور مالی حالت بھی غیر تسلی بخش تھی آپ نے اپنے شفیق چچا کا ہاتھ بٹانے کے لئے اجرت پر لوگوں کی بکریاں چرانی شروع کر دیں۔ بکریوں کے دودھ کا جو حصہ آپ کو بطور اجرت ملتا تھا آپ حضرت ابو طالب کے اہل و عیال کے ساتھ بطور غذا استعمال کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بحیرہ راہب سے ملاقات

حضورؐ کی عمر 12 سال کی تھی کہ حضرت ابو طالب کو تجارتی سفر پر ملک شام جانا پڑا۔حضورؐ نے بھی ساتھ جانے پر اصرار کیا۔حضرت ابو طالب نے آپ کو اپنی اونٹنی پر اپنے ساتھ سوار کرلیا۔کئی دنوں کی مسافت کے بعد جب یہ لوگ بصریٰ کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک عیسائی راہب بحیرہ نے حضورؐ کو اپنی کتاب انجیل کے حوالے سے پہچان لیا اور حضرت ابو طالب کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے ان بھتیجا کو لیکر واپس وطن چلے جائیں۔اگر یہودیوں نے ان کو پہچان لیا تو وہ انہیں ضرر پہنچانے سے باز نہیں رہینگے۔حضرت ابو طالب فوری طور پر شام پہنچے اور اپنا کام ختم کر کے آپ کو لیکر مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔

حربِ فجار

اس جنگ کا آغاز اس طرح ہوا کہ نعمان بن منذر نے جو حیرہ کا رئیس تھا عکاظ کے میلے میں فروخت کے لئے کچھ سامان بھیجا اور یہ سامان عروہ بن عتبہ نے اپنی نگہداشت میں لے لیا۔قبیلہ بنی بکر کے ایک فرد نے سامان مذکورہ بالا پر قبضہ کرنے کے لئے عروہ کو قتل کر دیا اور خود بھاگ کر خیبر چلا گیا۔اب ان دونوں قبائل میں ٹھن گئی اور صورت حال انتہائی خطرناک موڑ پر پہنچ گئی۔اسی تلخ ماحول کے باعث اس سال عکاظ کا میلہ بھی نہ لگ سکا۔اس جنگ کے فریقین قریش اور بنو قیس تھے اور یہ جنگ زمانہ جاہلیت کی تمام جنگوں سے زیادہ خونخوار اور شدید تھی۔حضورؐ کی عمر اس وقت 20 سال تھی آپ عملی طور پر اس جنگ میں شامل ہوئے اور اپنے چچا عباس کو ترکش سے تیر نکال کر دیتے رہے اس لڑائی میں اسقدر کشت وخون ہوا اور اتنے لوگ مارے گئے کہ دیکھنے والوں کے دل دہل گئے۔

حلف الفضول

مکہ مکرمہ میں قریش کے 10 قبائل آباد تھے اور یہ باہمی اختلافات کے باوجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی بیرونی دشمن کے مقابلہ میں یکجا ہو جاتے تھے شاید اسی وجہ سے کوئی دیگر قبیلہ ان سے مقابلہ کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ میں ان قبائل کا کوئی آدمی جب بھی کسی بیرونی تاجر یا مسافر پر ظلم کرتا تو کوئی اس کا پرسان حال نہ ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی فرد اس کی امداد کرتا حضورؐ کی کاوش سے ایک موقع پر مکہ کے قریش نوجوانوں میں ایک معاہدہ طے ہوا کہ ہم ظالم کے مقابلہ میں مظلوم کی امداد کرینگے اور مظلوم کا حق اسے واپس دلا کر سانس لینگے۔ چنانچہ اس تنظیم نے مکہ مکرمہ کی کایا پلٹ دی اور سینکڑوں مظلوموں کی امداد کر کے ظالموں سے انہیں ان کا حق دلایا۔ اس تنظیم کے مرکزی کردار حضورؐ تھے۔

تجارت

مکہ مکرمہ کے بے آب وگیاہ سرزمین کھیتی باڑی کے لئے موزوں نہ تھی اس لئے عام لوگوں کا پیشہ تجارت تھا یہ لوگ مشرق بعید کے ممالک سے درآمد کی ہوئی اجناس یمن کی بندرگاہوں تک پہنچاتے اور یہاں سے مکہ کے تاجر انہیں خرید کر اپنے اونٹوں کے ذریعے شام کے شہروں تک لے جاتے اور انہیں فروخت کر دیتے ان شہروں سے درآمد کیا ہوا سامان یمن کی بندرگاہ اور شہروں تک لے جاتے۔ ان تاجروں میں سرفہرست حضرت خدیجہ تھیں آپ جہاں تجارت کی تمام تر موشگافیوں سے آگاہ تھیں وہاں مکارم اخلاق میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ عفت و پاکدامنی کے حوالے سے اس عہد جاہلیت میں بھی آپ کا لقب طاہرہ تھا۔ چونکہ آپ کی تمام تر تجارت آپ کے ملازمین یا آپ کے نمائندگان کے ذریعے سے ہوتی تھی۔ اس لئے آپؓ کو اچھے لوگوں کا تجسس رہتا۔ حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ کے صادق اور امین ہونے کا سن رکھا تھا اور وہ آپؐ کے اخلاق عالیہ سے بے حد متاثر تھیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ حضورؐ آپ کا مال تجارت کے لئے شام لے جائیں لیکن انہیں یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ حضورؐ کو اس ضمن میں کہہ سکیں۔ حضرت خدیجہؓ کے تجارتی سامان کا ایک قافلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شام کے لئے تیار ہوا تو آپ نے حضور کو پیغام بھیج کر بلایا اور کہا کہ میں اپنے تجارتی سامان کی مکمل نگرانی آپ کے سپرد کرنا چاہتی ہوں جو معاوضہ میں دوسرے لوگوں کو دیتی ہوں اس سے دگنا آپ کو دونگی۔ حضورؐ نے اپنے چچا ابو طالب کی اجازت کے بعد یہ پیشکش قبول فرمالی اور سامان تجارت لیکر قافلہ کے ساتھ ملک شام کو روانہ ہو گئے۔ حضرت خدیجہ کا قابل اعتماد غلام میسرہ حضورؐ کے ساتھ تھا۔ چند روز کی کٹھن مسافت طے کر کے یہ قافلہ شام کے شہر بصریٰ میں جا اترا۔ حضور کی امانت و دیانت اور کاروباری مہارت کے دوش بدوش اللہ کے لطف و کرم سے اس سفر میں دگنا نفع ہوا۔ حضورؐ نے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حضرت خدیجہ کو جب تفصیلات سے آگاہ کیا تو انہیں بے حد خوشی ہوئی۔ میسرہ نے اس طویل سفر میں حضورؐ کی عفت و دیانت سیرت کی پختگی، کردار کی بلندی، اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حسن سلوک، معاملہ فہمی اور کاروباری مہارت کے جو مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے ان کا تذکرہ بڑی تفصیل سے کیا۔ حضرت خدیجہ نے اپنے دل میں طے کر لیا کہ اگر ان کی رفیقۂ حیات بننے کا شرف حاصل ہو جائے تو میری بڑی خوش قسمتی ہو گی۔

حضرت خدیجہ سے عقد

حضورؐ سفر شام سے واپس آئے تو حضرت خدیجہ نے اپنی ایک معتمد کنیز نفیسہ کو اس کام پر مامور کیا کہ وہ حضورؐ سے شادی کے بارے میں رائے دریافت کرے۔ نفیسہ کا بیان ہے کہ میں حضورؐ کے پاس گئی اور پوچھا کہ آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس سرمایہ نہیں جس سے شادی کا فریضہ ادا کرسکوں میں نے کہا آپ اس کی پرواہ نہ کریں اس کی میں ذمہ دار ہوں اگر آپ کو جمال، شرف اور خوشحالی کی طرف دعوت دی جائے تو آپ قبول نہیں فرمائینگے۔ پوچھا کون۔ میں نے کہا خدیجہ! حضور نے فرمایا میرے لئے یہ کیونکر ممکن ہے۔ میں نے اس صورت حال سے حضرت خدیجہؓ کو آگاہ کیا۔ انہوں نے حضور کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضورؐ تشریف لے گئے تو حضرت خدیجہؓ نے نہایت ادب واحترام سے اپنی خواہش کا اظہار کیا جسے کہ حضورؐ نے قبول فرمالیا۔ پھر فریقین کے بزرگوں کی منظوری سے منگنی کی رسم ادا کی گئی اور نکاح کی تاریخ مقرر ہوئی۔ نکاح کے دن حضورؐ کی طرف سے آپ کے چچا ابوطالب اور حضرت خدیجہ کی طرف سے ان کے چچا عمرو بن اسد وکیل مقرر ہوئے اور رسم نکاح بڑی شان وشوکت سے ادا کی گئی۔ حضورؐ کی عمر اس وقت 25 سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی اس طیبہ طاہرہ رفیقہ حیات کی آمد سے حضورؐ کی حیات طیبہ میں ایک خوش آئند اور مسرت آگئیں انقلاب رونما ہوا۔ حضرت خدیجہ کو حضورؐ کے فضائل وشمائل نے اس قدر گرویدہ کردیا تھا کہ انہوں نے اپنا دل اپنی جان اور اپنا مال ومتاع سب کچھ حضورؐ کے قدموں پر نثار کردیا اور اس سودے پر وہ صرف خوش ہی نہ تھیں بلکہ نازاں اور شکرگزار تھیں کہ اس پیکر جمال وکمال نے انہیں اپنی غلامی میں قبول فرمایا ہے۔

کعبہ کی ازسرِنو تعمیر

حضرت خدیجہؓ سے عقد کے ٹھیک دس سال بعد قریش نے خانہ کعبہ کی ازسرنو تعمیر کا پروگرام بنایا اس کی دیواروں کی تعمیر قریش نے مختلف خاندانوں میں تقسیم کردی اور لکڑی کا کام باقوم نامی ایک انجینئر جو بذات خود لکڑی کے کام کا ایک ماہر کاریگر تھا کے سپرد ہوا۔ قریش نے ابتداء ہی میں اجتماعی طور پر یہ طے کرلیا تھا کہ خدا کے اس گھر کی تعمیر میں صرف اپنی حلال کی کمائی خرچ کی جائیگی۔ کعبہ مشرفہ کی پرانی عمارت گرا دی گئی اور نئی عمارت کی بنیادیں رکھی گئیں تو قریش کو اندازہ ہوا کہ تعمیر کعبہ کے لئے جو سامان تیار کیا گیا ہے وہ ناکافی ہے۔ مزید سامان کی بہم رسانی کی طاقت قریش میں نہ تھی۔ اب اس کے بغیر اور کوئی چارہ کار نہ تھا کہ خانہ کعبہ کے اصل رقبہ میں سے کچھ رقبہ نکال دیں اور جتنے طول وعرض پر چھت ڈالنے کا سامان موجود ہے صرف اس حصہ کو تعمیر کرلیا جائے اور بقیہ رقبہ کی چھوٹی چھوٹی دیوار سے حد بندی کردی جائے تاکہ طواف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے والے کعبہ کے سارے رقبہ کا طواف کر سکیں۔ خانہ کعبہ کی تعمیر زور شور سے شروع ہو چکی تھی۔ قبائل اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ حضور بھی اپنے چچا حضرت عباسؓ کے لئے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور بڑے جوش و خلوص سے اس مقدس کام میں شامل تھے۔ کام کی رفتار تسلی بخش تھی محبت و پیار کی فضا میں ہر چیز حسن و خوبی سے انجام پا رہی تھی۔ لیکن حجر اسود کی تنصیب کے وقت قبائل میں اختلاف پیدا ہوا۔ ہر قبیلہ خواہاں تھا کہ یہ اعزاز اسے حاصل ہو۔ قبائل نے اپنے اپنے ماحول میں قسمیں کھائیں کہ وہ جان دے دینگے لیکن کسی دوسرے قبیلہ کو یہ اعزاز حاصل کرنے کی اجازت نہ دینگے۔ پانچ دنوں تک حالات نہایت کشیدہ رہے۔ پانچویں دن سب قریش حرم پاک میں اکٹھے ہوئے۔ ابو امیہ جو عمر میں سب سے بڑا تھا کھڑا ہوا اور تجویز پیش کی کہ اس نزاع کے فیصلہ کے لئے اس آدمی کو حکم چن لیا جائے جو کل صبح سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو اس پر سب متفق ہو گئے۔ دوسرے روز اس دروازہ سے سب سے پہلے داخل ہونے والے حضور تھے۔ آپ کو فیصلہ کی دعوت دی گئی آپ نے ایک چادر منگوائی اسے زمین پر بچھا کر اپنے دست مبارک سے اٹھا کر حجر اسود اس پر رکھا ہر قبیلے کے ایک ایک سردار کو بلایا اور فرمایا کہ اس چادر کو پکڑ لو اور حجر اسود اٹھا کر لے آؤ جب وہ مقررہ جگہ پر لے آئے تو اپنے دست مبارک سے پتھر اٹھا کر مقررہ مقام پر نصب فرما دیا۔ اس طرح سے قریش میں فتنہ و فساد کے بھڑکتے ہوئے شعلے اپنی موت آپ مر گئے اور ہر کوئی شاداں و فرماں تعمیر کعبہ میں مصروف ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب سوم)

بعثت مبارکہ سے ہجرت مدینہ تک

نبوت کا خدا کی طرف سے پیغام آ پہنچا
یہ منصب ہاں محمدؐ مصطفیٰ کے نام آ پہنچا
ہوا تبلیغ کا آغاز دشمن ہو گئے اپنے
بڑے ایثار کے بعد ہم تک اسلام آ پہنچا

یہ باب درج ذیل مندرجات کا احاطہ کیے ہوئے ہے:

1- بعثت مبارکہ کے مراحل

2- تبلیغ اسلام کا آغاز

3- تبلیغ کی راہ کے کٹھن مراحل

4- صحابہ کرامؓ کا بے مثال ایثار۔

5- قریش مکہ کا تشدد

6- نجاشی شاہِ حبشہ کا تعاون

7- طائف کے صبر آزما لمحات

8- معراج مصطفیٰ کی دلپذیر ساعتیں

9- اہل یثرب اسلام کی آغوش میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعثت مبارکہ

بعثت مبارکہ کی دلنواز منزل سے قبل حضورؐ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں کی صورت میں ہونے لگا تھا۔ حضورؐ جو کچھ رات کو خواب میں دیکھتے دن کے وقت اس کی تعبیر ہو بہو سامنے آ جاتی۔ ان رویائے صادقہ نے آپ کو خلوت گزینی کی طرف راغب کر دیا اور آپؐ نے اس مقصد کے لئے غار حرا کا انتخاب فرمایا آپ وہاں کئی کئی دنوں تک اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے اور رمضان شریف کا پورا مہینہ یہاں ہی گزارتے یہاں تک کہ حضرت جبریل امین غار میں تشریف لائے اور آپ کو اللہ کا کلام پڑھایا اور نبوت عظمیٰ کا مژدہ جانفزا سنایا۔ اس کے بعد آپ گھر تشریف لے آئے آپ کا جسم ہیبت وحی سے کانپ رہا تھا حضرت خدیجہؓ نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ یہاں تک کہ وہ ہراس دور ہو گیا۔ حضورؐ نے حضرت خدیجہؓ کو سارا ماجرا سنایا۔ ام المومنین نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو بے آبرو نہیں کریگا۔ حضرت خدیجہؓ آپ کو اپنے ایک چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو اس وقت کے عیسائی علماء میں بہت بڑی شہرت کا حامل تھا اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا گیا ورقہ یہ سن کر گویا ہوا یہ وہی ناموس (جبرائیل) ہے جو موسیٰؑ پر اترا۔ اے کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو مکہ مکرمہ سے نکال دیگی اپنے رب کریم سے اللہ کی بڑائی بیان کرنے کا حکم پا کر حضورؐ نے کمر ہمت باندھ لی کہ وہ ظلمت کدۂ عالم کو نور توحید سے منور کرینگے اور باطل کو ہر میدان میں شکست فاش دینگے۔ صدیوں سے گمراہی کی دلدل میں پھنسی ہوئی انسانیت کے لئے آپؐ نے جو بھی قدم اٹھایا بفضلہٖ تعالیٰ آگے ہی بڑھتا گیا۔ عداوت وحسد کے کتنے ہی آتش کدے بھڑکائے گئے۔ لیکن حضورؐ کے قدموں کی برکت سے وہ سب گلستانوں میں تبدیل ہوتے گئے اور کفر کی تیز وتند آندھیاں ان کے روشن کئے ہوئے چراغوں کو بجھا نہ سکیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خفیہ تبلیغ

بعثت مبارکہ کے بعد ابتدائی 3 سال خاموش اور خفیہ تبلیغ میں بسر ہوئے اس دوران میں آپ کی نیک بی بی حضرت خدیجہ، حضرت علیؓ، حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت زیدؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ حضرت عثمان غنیؓ جیسے افراد کے قلب نور ایمانی سے منور ہو چکے تھے۔ اسلام کو یہ ابدی شرف حاصل ہے کہ اسے سب سے پہلے ایسے افراد میں قبولیت حاصل ہوئی جنہیں اپنی قوم میں وقار حاصل تھا ان بزرگوں کے ایمان سے حضور کو بہت تقویت حاصل ہوئی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ داعی الحق بن گیا۔ خفیہ تبلیغ کے ذریعے اس تین برس کے عرصہ میں تقریباً سوا سو افراد ایمان لا چکے تھے۔

اسلام کی قبولیت کے بظاہر اسباب

1- ابتدائی تین سالوں میں جو لوگ مسلمان ہوئے ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح ایسے لوگ موجود تھے جو زمانہ کفر سے ہی بت پرستی، شراب نوشی جنسی رجحانات غرضیکہ ہر قسم کی برائی سے متنفر تھے۔ انہیں جب ان تمام برائیوں کی نفی کرنے والے دین حق کی دعوت دی گئی تو انہوں نے بصد شوق آگے بڑھ کر لبیک کہی۔

2- ظہور اسلام سے قبل عرب میں ایک ایسا گروہ موجود تھا جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی کا پیرو کار ظاہر کرتا تھا۔ اگر چہ ان کے پاس دین ابراہیمی کی تعلیمات کا کوئی قابل اعتماد ریکارڈ موجود نہ تھا لیکن وہ اتنا ضرور جانتے تھے کہ حضرت ابراہیم خدا پرست تھے بت پرست نہ تھے بلکہ بت شکن تھے جب آفتاب اسلام کی ضیا باریاں شروع ہوئیں تو ان لوگوں نے اس دین حق کے دامن عافیت میں پناہ لے لی۔

3- عرب بالخصوص مکہ مکرمہ میں نسلی، لسانی اور قبائلی امتیازات عروج پر تھے۔ امرائے قریش کی رعونت ضرب المثل تھی کم مرتبہ آدمی ان کی مجالس میں بار نہیں پا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکتا تھا۔ ان کے برابر بیٹھ نہیں سکتا تھا یہ طبقہ ان لوگوں سے سخت بیزار تھا جب ان لوگوں نے اسلام کا حیات بخش پیغام سنا کہ تمام انسان برابر ہیں، کسی عربی کو عجمی پر کسی سفید کو سیاہ پر کوئی فضلیت حاصل نہیں۔ قابل احترام صرف وہی ہے جو زیور اخلاق سے آراستہ ہے تو ان کے افسردہ دل، مایوس چہرے شاداں ہو گئے اور انہوں نے فوراً پڑھ لیا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

4- کچھ لوگ حضور کے قبل از بعثت کے کردار سے بہت متاثر تھے انہیں دل و جان سے امین اور صادق سمجھتے تھے اس لئے جب آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو دل و جان سے اسے درست تسلیم کیا اور فوراً دعوت حق قبول کر لی۔

ابتدائے اسلام میں قریش کی عدم توجہی

یہ نظریہ قرین قیاس نہیں کہ بعثت کے بعد ابتدائی سالوں میں اسلام کی خفیہ تبلیغ ہوتی رہی اور قریش مکہ اس عمل سے بے خبر رہے اور تین سال کے بعد جب اعلانیہ تبلیغ شروع ہوئی تو انہیں پتہ چلا حقیقت اس کے برعکس معلوم ہوتی ہے سرداران قریش کو تبلیغ اسلام کا علم ضرور تھا لیکن قیاس اغلب ہے کہ درج ذیل وجوہات کی بنا پر ابتدائی تین سالوں مین اس سے مزاحم نہ ہوئے۔

1- عرب میں بت پرستوں کے علاوہ کئی اور مذاہب بھی تھے مثلاً یہودی، نصاریٰ، احناف، موحدین اور مجوسی وغیرہ جو اپنے اپنے ادیان کی تبلیغ کرتے رہتے تھے لیکن قریش سمجھتے تھے کہ ان کی تبلیغ کا اثر مشرکین مکہ پر نہیں ہوگا اس لئے وہ ان کے کبھی مزاحم نہ ہوتے تھے اسی حوالے سے اسلام کی تبلیغ کو بھی انہوں نے غیر موثر اور بے ضرر سمجھ کر کوئی نوٹس نہ لیا۔

2- ابتداء میں اسلام کی قبولیت کا عمل بہت سست تھا اور جو لوگ اسلام قبول کر رہے تھے ان میں سے اکثریت کسی مجلسی وقار کی حامل نہ تھی اس لئے قریش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔

3- حضورؐ کی افتادِ طبع سے وہ لوگ بخوبی واقف تھے اور انہیں آپؐ سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ انہوں نے حضورؐ کے عمل کو بھی معاشرہ میں ایک صالح جماعت کی تشکیل سے تعبیر کیا اور ایسی صورت میں قریش کا کیا بگڑ رہا تھا۔

4- ابتداء میں حضورؐ کی سرگرمیوں کی حیثیت اصلاحی رہی اور مصروفتیں جماعت کی تنظیم تک محدود رہیں اور نومسلم اپنی اصل سے وابستہ رہے اس لئے مشرکین مکہ کو اشاعت اسلام کی راہ میں حائل ہونے کا خیال نہ آیا۔

اعلانیہ تبلیغ

اس وقت تک آفتاب رسالت بلند ہو چکا تھا ایک اچھی خاصی جماعت پیدا ہو چکی تھی جو آڑے وقت حضورؐ کے دست و بازو بن سکتی تھی اور آپؐ کے ایک اشارے پر اپنی ہر چیز قربان کر دینے کو تیار تھی۔ اب حکم رب العالمین پہنچتا ہے کہ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تبلیغ اعلانیہ طور پر کرو اور اپنے اقربا کو خدا سے ڈراؤ یہ حکم ملتے ہی آپؐ نے قریش کو جمع کیا اور خود کوہ صفا پر چڑھ کر فرمایا یا معشر قریش! اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے عقب میں سے ایک بہت بڑا لشکر تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم اسے باور کرو گے سب نے متفق اللسان ہو کر جواب دیا بے شک ہم ضرور کر لینگے کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے اپنی صداقت کا اس طرح سے اجتماعی اعتراف کرا کے آپؐ نے فرمایا اے گروہ قریش! اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچاؤ کیونکہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا میں عذاب شدید سے پہلے تمہیں واضح طور پر بروقت ڈرانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ بخدا کوئی جوان اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر اور اس سے افضل چیز لے کر نہیں آیا جیسی میں تمہارے لئے لے کر آیا ہوں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی فوز و فلاح لے کر آیا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ پیغام سن کر نہایت غصے میں بڑبڑاتے ہوئے تمام قریش چلے گئے اور آپؐ کو کوئی جواب نہ دیا۔

اقارب کو دعوت اسلام

اس کے بعد آپؐ نے اپنے تمام اقارب کو اکٹھا کیا اور انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن اقارب بھی بت پرستی کی گندگی میں اس قدر لتھڑے ہوئے تھے کہ انہیں حضور کی دعوت سخت ناگوار گزری۔ ابولہب نے سخت مخالفت کی اقارب کو بھڑکانے کی بھی کوشش کی مگر سب لوگوں نے سکوت اختیار کیا اور اٹھ کر چلے آئے۔

اب آپؐ نے صحن حرم میں اعلان توحید فرمایا تو قریش بپھر گئے اور آپؐ پر حملہ کر دیا آپ کو شدید زخم آئے۔ ام المومنین کے پہلے خاوند کا لڑکا حارثؓ آپ کی امداد کو آیا تو قریش نے اسے شہید کر دیا۔ اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا۔ اس قتل بے گناہ سے اسلام اور کفر میں پوری طرح ٹھن گئی اور آپؐ نے دیکھ لیا کہ اسلام کی دعوت کے مقابلے میں عرب کے تمام قبائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اسلام کے نام لیواؤں کو طرح طرح کی اذیتیں دے رہے ہیں۔

صحابہ پر تشدد

اگرچہ آپؐ کے رفقاء پر ہونے والے تشدد کا بہت سا حصہ کتب تواریخ میں نہیں آیا تاہم جو کچھ تاریخ میں ہے اسے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضرت خباب بن الارت کو انگارے بچھا کر ان پر لٹایا جاتا رہا۔ حضرت بلال حبشیؓ کو عرب کی تپتی ریت پر عین دوپہر کے وقت لٹا دیا جاتا اور سینے پر بھاری پتھر رکھا جاتا تاکہ کروٹ نہ بدل سکے کبھی آہنی زرہ پہنا کر دھوپ میں بٹھا دیا جاتا۔ عمار بن یاسر پر کونسا ظلم ہے جو قریش نے روا نہ رکھا۔ کوئلوں پر لٹاتے، پانی میں غوطے دیتے، مار مار کر بے ہوش کر دیتے حضرت سمیہؓ کو ابوجہل نے برچھیاں مار مار کر ہلاک کر دیا، حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صہیبؓ پر ظلم وستم کی انتہا کر دی جاتی، ابوفکیہ جہنی کو تپتی ریت پر پاؤں میں رسی ڈال کر گھسیٹا جاتا۔ لبنیہؓ، اطینہؓ، زہرہؓ، فہدیہؓ، حمامہؓ، ام عبیسؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابوذرؓ، عامر بن فہیرہؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، سعد بن زیدؓ، سعید بن وقاصؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عثمان بن مظعونؓ، حضرت ام شریک وغیرہ جب ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے تو قریش نے اپنے اپنے حلقہ میں ان پر ظلم وستم کی انتہا کر دی۔ کون تھا جسے اس بھٹی میں نہ ڈالا گیا۔ خود حضور کو تنگ کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی، لیکن اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے قریش کے تمام حربے ناکام رہے اور کسی بھی موڑ پر ان عاشقان اسلام کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی اور قریش کے مظالم کسی ایک فرد کو بھی واپس ارتداد کی راہ پر نہ ڈال سکے ان کے صبر نے کفر کے استبداد کو شکست فاش دے دی۔

صحابہ پر تشدد کا رد عمل

مشرکین مکہ مکرمہ نے نومسلم صحابہ کرامؓ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ ڈالے کوئی انداز ستم ایسا نہ تھا جو ان پر اپنایا نہ گیا لیکن صحابہ کرامؓ کے پائے استقلال میں لرزش نہ آئی۔ اس صورت حال کو قریش کے ایک سنجیدہ طبقہ نے خصوصی توجہ کے قابل سمجھا اور سوچا کہ اگر یہ مسلمان راہ راست پر نہ ہوتے۔ ان کے عقیدے میں کوئی وزن نہ ہوتا تو یہ اس قدر برداشت نہ کر سکتے اور فوری طور پر اپنے نئے عقیدہ کو خیر باد کہہ دیتے۔ ان کی یہ حیرت انگیز استقامت اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ یہ حق پر ہیں اسی تاثر کے حوالے سے قریش کے کئی سرکردہ اور مقتدر افراد ایمان سے آئے مثلاً حضرت عثمانؓ، حضرت ابودر غفاریؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ اور حضرت سعد بن زیدؓ وغیرہ۔

حضرت ابوطالب کے پاس قریش کا وفد

اسلام کا پہلا سبق بت شکنی تھا اور قریش بتوں کی خدائی کے قائل تھے۔ بتوں کی تذلیل وتحقیر انہیں بالکل گوارا نہ تھی۔ حضورؐ کے اس طرز عمل سے قریش ذہنی اذیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مبتلا تھے ان کا ایک وفد حضرت ابو طالب کے پاس گیا اور یوں گویا ہوا۔
''ابو طالب! ہم تمہارے بھتیجے کے ہاتھوں سخت نالاں ہیں وہ ہمارے بتوں کا مذاق اڑاتا ہے۔ ہمیں اور ہمارے باپ دادا کو گمراہ کہتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ تم خود بھی ہمارے ہم خیال ہونے کے باوجود اسے منع نہیں کرتے آج ہم آپ سے دوٹوک بات کرنے آئے ہیں۔ یا تو اسے اس عمل سے باز رکھو یا پھر درمیان سے ہٹ جاؤ ہم خود اس سے نپٹ لینگے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب

حضرت ابو طالبؓ نے حضور کو بلا بھیجا اور سرداران قریش کی دھمکی سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ جان غم! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ اٹھا نہ سکوں'' حضور سمجھ گئے کہ قریش کی دھمکی کام کر گئی ہے فرمانے لگے'' چچا جان! یہ حق اور باطل کی آویزش ہے اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی لا کر رکھ دیں پھر بھی میں اپنے مشن کی تبلیغ سے باز نہیں آؤنگا، میں حق پر ہوں مجھے اللہ کے در سے کامیابی کا یقین ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو میں اس راہ میں اپنی جان قربان کر دونگا۔ حضرت ابو طالب نے آپ کی استقامت دیکھ کر فرمایا'' اچھا اپنے کام میں لگے رہو یہ لوگ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

حضرت حمزہ کا قبول اسلام

حضرت حمزہ رشتہ میں حضورؐ کے چچا تھے لیکن عمر کا فرق بہت کم تھا۔ آپ میں بہت پیار تھا اختلاف مسلک کے باوجود باہمی ربط وضبط قائم تھا ان کا اکثر وقت نیزہ بازی تیر افگنی اور شمشیر زنی میں گزرتا تھا۔ ایک روز وہ شام کو گھر آئے تو کنیز نے انہیں بتایا کہ آج ابو جہل نے حرم میں محمدؐ سے نہایت حقارت آمیز سلوک کیا ہے۔ حضرت حمزہؓ نے سنا تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔ تلوار ہاتھ میں لی اور سیدھے ابو جہل کے گھر جا پہنچے۔ کہنے لگے ابو جہل! آج تم نے محمدؐ کو سخت سست کہا اگر تجھے اسلام سے چڑ ہے تو لو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں آج اسلام قبول کر رہا ہوں جو کچھ میرا یا محمد کا کرنا ہے کرلو۔ ابو جہل سخت پریشان ہو گیا۔ حضرت حمزہؓ کا شمار عمائدین قریش میں سے تھا ان کا اسلام قبول کر لینا کفار کی شکست تھی۔ آپؓ اسی وقت حضورؐ کے پاس تشریف لائے اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

خدائے پاک کی ان پر ہوئی لطف وعطا دیکھو
خدا سے مصطفیٰؐ نے مانگ کر ان کو لیا ..... دیکھو

حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے پر قریش بپھر گئے۔ خصوصاً نوجوان طبقہ سخت پیچ و تاب کھانے لگا۔ حضرت عمر اس گروہ نوجوانان کے سرخیل تھے۔ سوچا کہ اس طرح قریش کے دو، دو چار، چار آدمی مسلمان ہو جاتے رہے تو ایک دن ہمارا سلسلہ ہی ختم ہو جائیگا بالآخر فیصلہ کیا کہ میں خود جا کر اس مرکز ہی کا خاتمہ کر دوں جس سے یہ تمام خطرات جنم لے رہے ہیں۔ ننگی تلوار ہاتھ میں لی اور چل پڑے راستے میں پتہ چلا کہ میرے بہنوئی اور بہن بھی مسلمان ہو چکے ہیں ان کے گھر آئے تو ان کی بہن فاطمہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں۔ عمر کو اس حالت میں آتے ہوئے دیکھ کر قرآن کے اوراق کو چھپا دیا لیکن قرآن کی آیات کی آواز عمرؓ کے کانوں میں پہنچ چکی تھی۔ عمرؓ نے آتے ہی دریافت کیا کہ تم لوگ مسلمان ہو چکے ہو وہ دونوں عمرؓ کی آتش مزاجی سے واقف تھے۔ خاموش رہے۔ آپؓ نے بہن کو پکڑ لیا اور اس قدر مارا کہ مدہوش کر دیا بہنوئی نے چھڑانے کی کوششیں کی تو ان پر جھپٹ پڑے اور مار مار کر دونوں کو لہولہان کر دیا۔ بہن کو ہوش آئی تو بولی عمر تو اگر چاہے تو ہمارے ٹکڑے کر دے ہم ایمان لا چکے ہیں اور کوئی عمل اب ہمیں اس سے پیچھے نہیں لا سکتا۔ عمر عورت کی زبان سے یہ الفاظ سن کر سوچ میں پڑ گئے کہ یہ معاملہ کیا ہے بولے اچھا جو تم پڑھ رہی تھیں مجھے بھی دکھاؤ۔ بہن نے وہ اوراق سامنے رکھ دیئے۔ قرآن پاک کے اعجاز نے پتھر کی سل کو موم بنا دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب اس آیت پر پہنچے لا الہ الا ھو تو زبان پر کلمہ شہادت جاری ہو گیا۔ بہن اور بہنوئی سخت حیران تھے اور خود مسرت میں وہ عمرؓ سے لپٹ گئے۔ عمرؓ اٹھے اور سیدھے دار ارقم پہنچے۔ دروازہ کھولا تو خود حضورؐ آگے بڑھے حضرت عمرؓ کا ہاتھ تھام کر پوچھا عمرؓ! کس ارادے سے آئے ہو۔ نہایت انکساری سے عرض کی یا رسول اللہ ایمان لانے کو حاضر ہوا ہوں۔ حضورؐ کی زبان مبارک سے بے ساختہ نکلا اللہ اکبر، صحابہ میں بجلی کی لہر دوڑ گئی ہر شخص سراپا متعجب تھا۔ ایسا انقلاب اور اس قدر عظیم۔ سب نے مل کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا جس سے مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

ہجرت حبشہ

جب کفار کے ظلم و ستم کی روز بروز تھمنے کو نہ آئیں بلکہ آئے دن اس میں اضافہ ہی ہوتا گیا تو حضورؐ اپنے رفقاء کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھے تحریک اسلامی کے تدریجی شواہد آپ کے سامنے موجود تھے کہ ان میں بیشتر ہجرت کا باب ضرور شامل رہا ہے۔ سو آپ کو اندازہ ہو چلا تھا کہ کسی موڑ پر وطن چھوڑنا ہوگا ان حقائق کے پیش نظر حضورؐ نے اپنے جاں نثار غلاموں کو اجازت دی کہ ظلم و ستم کی اس بستی سے ہجرت کر کے حبشہ چلے جائیں چنانچہ بعثت کے پانچویں سال 12 مردوں اور 4 خواتین پر مشتمل ایک قافلہ حضرت عثمانؓ کی سرکردگی میں رات کے وقت عازم حبشہ ہوا۔ قریش کو جب ان کی روانگی کا پتہ چلا تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا مگر جدہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ وہ ان کی دسترس سے باہر نکل چکے ہیں اس قافلہ میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ آپؓ کی زوجہ محترمہ یعنی حضورؐ کی صاحبزادی رقیہ بھی تھیں۔

یہ قافلہ حبشہ پہنچے ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ انہیں مکے کے تمام قریش کے ایمان لانے کی خبریں ملیں تو ان میں سے کچھ لوگ واپس آگئے مگر یہ خبر غلط تھی ان واپس آنے والوں پر ظلم و ستم کا وہی سلسلہ شروع ہو گیا چنانچہ اب ایک دوسرا قافلہ حبشہ جانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے تیار ہوا جس میں 58 مرد اور 17 عورتیں شامل تھیں یہ لوگ جب حبشہ پہنچے تو وہاں ان کو پر امن فضا ملی اور وہ اطمینان سے اسلام کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزارنے لگے۔

قریش کا وفد حبشہ میں

قریش نے جب یہ دیکھا کہ مسلمان ہماری دسترس سے نکلتے جا رہے ہیں تو انہوں نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ ایک وفد حبشہ بھیجا جائے جو نجاشی سے مذاکرات کر کے مسلمانوں کو واپس لے آئے چنانچہ عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص کو سفارت کے لئے مامور کیا اس مقصد کے لئے نجاشی اور اس کے درباریوں کے لئے بیش قیمت تحائف تیار کئے گئے حبش پہنچ کر یہ لوگ درباریوں سے ملے انہیں تحائف پیش کئے اور حاضری کا مقصد بتایا۔ حواریوں نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔ قریش کی یہ خواہش تھی کہ مسلمانوں سے کچھ پوچھے بغیر انہیں ہمارے حوالے کر دیا جائے مگر جب صورتحال نجاشی کے نوٹس میں لائی گئی تو اس نے مسلمانوں کو صفائی کا موقع دینا ضروری قرار دیا اور انہیں دربار میں طلب کر لیا۔ نجاشی کے دریافت کرنے پر حضرت جعفرؓ نے ایک نہایت موثر تقریر کی جس کے ذریعے انہوں نے دین اسلام کی خصوصیات اور تعلیم پر نہایت خوبی سے روشنی ڈالی اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بتایا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ نہیں اللہ کے نبی ہیں۔ انجیل مقدس کتاب ان پر اتری ہے اور مسلمان ان کی رسالت اور صداقت پر ایمان رکھتے ہیں۔ حضرت جعفرؓ نے سورہ مریم کی چند آیات نجاشی کے سامنے دربار میں تلاوت فرمائیں جن سے نجاشی بہت متاثر ہوا اور عربی وفد کو کہہ دیا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں یہ لوگ حق پر نظر آتے ہیں بے قصور ہیں اور میری پناہ میں آئے ہیں میں انہیں ہرگز کسی کے حوالے نہیں کرونگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کفارِ مکہ کی انتہائی پیشکش

قریش کا وفد ناکام و نامراد واپس آیا تو یہ لوگ سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور فیصلہ کیا کہ ترہیب کی تو کوئی کمی نہیں چھوڑی لیکن مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کی بجائے بڑھتی ہی چلی جارہی ہے اب ترغیب سے کام لیا جائے اور محمد کو جس چیز کا وہ مطالبہ کریں دیکر خاموش کر دیا جائے۔ چنانچہ عتبہ بن ربیعہ کو نمائندہ مقرر کیا گیا اور اسے حضورؐ کے پاس بھیجا۔ عتبہ بن ربیعہ نے حضور کے پاس آکر کہا بھتیجے! میں اس وقت تیری پوری قوم کی طرف سے نمائندہ ہو کر آیا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تو زور جواہر کا آرزومند ہے تو ہم دولت مند ہیں سب مل کر ابھی تیرے سامنے زور جواہر کے انبار لگا دیتے ہیں۔ اگر عزت و اعزاز کی تمنا ہے تو ہم متفقہ طور پر تجھے اپنا سردار مان لیتے ہیں۔ حکومت کی خواہش ہے تو عرب کا تاج حاضر ہے۔ پری جمال نازنینوں سے وصال مطلوب ہے تو جتنی مہ جبین لڑکیاں تو چاہے ہم تیری زوجیت میں دے دیتے ہیں اور اگر یہ کچھ بھی نہیں محض دماغی خلل ہے تو ہم تیرا علاج کرانے پر آمادہ ہیں مگر تو یہ کام چھوڑ دے اور ہمارے بتوں کو برا نہ کہہ۔

مادہ پرستوں کے تخیل میں دنیا کی بڑی بڑی نعمتیں یہی ہو سکتی ہیں جن کی آرزو کوئی انسان کر سکتا ہے لیکن مسلمانوں کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ آپؐ نے ان میں سے ہر چیز کو ٹھکرا دیا اور جواب میں قرآن کریم کی چند آیات تلاوت فرمائیں جنہیں سن کر عتبہ مبہوت رہ گیا اور خاموشی سے اٹھ کر گھر چلا گیا۔ قریش اس کے انتظار میں تھے۔ عتبہ واپس نہ آئے تو قریش گھبرائے۔ ابوجہل کو بھیجا جس نے عتبہ کے گھر جا کر عتبہ سے ملاقات کی اور واپس نہ آنے کا سبب پوچھا عتبہ نے بتایا جو کلام میں نے محمدؐ سے آج سنا ہے آج تک ایسا کلام میں نے نہیں سنا تھا وہ تو دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے اور ابھی تک اس کا میرے دل پر اثر ہے یہ سن کر ابوجہل بہت مایوس ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب انہوں نے تمام قبائل کی مجلس مشاورت بلائی اور اس سنگین صورتحال کا جائزہ لیا تمام قبائل اس بات پر متفق ہو گئے کہ اب اس مسئلہ کا حل صرف اور صرف ایک ہی رہ گیا ہے کہ محمد کی زندگی کا چراغ گل کر دیا جائے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ جب تک ہم یہ اقدام نہیں کرتے ہماری مشکلات اور مصائب کا خاتمہ نہیں ہو سکتا چنانچہ یہ فیصلہ ہو گیا کہ نتائج سے بے نیاز ہو کر یہ اقدام اجتماعی طور پر کر دیا جائے۔

حضرت شعب ابی طالب میں

حضرت ابو طالب کو جب قریش کی اس گھناؤنی سازش کا علم ہوا تو آپ اپنے پورے قبیلہ کے ساتھ شعب ابی طالب میں منتقل ہو گئے اور ان سب نے یہ عہد کیا کہ جب تک ہم میں سے ایک فرد بھی زندہ رہا ہم غار کو حضورؐ پر دست درازی کی اجازت نہیں دینگے۔ حضرت ابو طالب اپنے پیارے بھتیجے کی حفاظت اور نگہداشت کے بارے میں ہر وقت محتاط اور متفکر رہتے۔

قریش کو جب یہ پتہ چلا کہ حضرت ابوطالب، بنو ہاشم اور بنی مطلب نے شعب ابی طالب میں سکونت اختیار کر لی ہے تو قریش کے تمام قبائل کے سردار ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور موجودہ صورتحال پر غور کیا اور فیصلہ کیا کہ ان قبائل سے مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے اس ضمن میں ایک معاہدہ لکھا گیا اور معاہدہ کی تحریر بڑی احتیاط سے خانہ کعبہ میں آویزاں کر دی گئی۔ غار مکہ کا یہ سنگدلانہ اور ظالمانہ بائیکاٹ پورے تین سال تک جاری رہا۔ حضورؐ اور ان کے تمام ساتھی ایک طویل مدت تک اس جانگسل اور صبر آزما مصیبت میں مبتلا رہے، بعض اوقات درخت کے پتوں اور گھاس پھوس سے پیٹ بھرنا پڑا لیکن ان تمام مصائب و آلام کے باوجود نہ حضورؐ کے عزم میں کوئی لچک پیدا ہوئی اور نہ ہی دوسرے ساتھیوں نے کسی کمزوری کا اظہار کیا تین سال کی کڑی آزمائشوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کیے کہ یہ دستاویز خود اہل مکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ہاتھوں چاک ہوئی اور حضورؐ اپنے ساتھیوں سمیت واپس مکہ میں رونق افروز ہوئے۔ یہ نبوت کا دسواں سال تھا۔

سال اندوہ

شعب ابی طالب سے نکل کر حضورؐ آزادی کی فضا میں داخل ہوئے ہی تھے کہ سنگین آزمائش کا دور شروع ہو گیا جس کی پہلی کڑی یہ تھی کہ حضرت ابو طالب خدا کو پیارے ہو گئے اس طرح سے ایک ظاہری سہارا بھی چھن گیا جو حضور کو اپنے سایہ شفقت میں لئے دشمنوں سے مزاحم تھا۔

اسی سال دوسرا سانحہ حضرت خدیجہؓ کی رحلت کا نمودار ہوا۔ حضرت خدیجہؓ نے شادی کے بعد سے وفات تک ہر قسم کے حالات میں حضور کا ساتھ دیا اور سچی رفاقت کا حق ادا کر کے دکھا دیا تھا۔ آپ کی حیثیت حضورؐ کے ایک باتدبیر وزیر سے کم نہ تھی ایک طرف سے تو حضور کو یہ دو صدمات برداشت کرنا پڑے۔ ظاہراً سہارے ختم ہوئے اور دوسری طرف سے قریش کی دشمنی اور ان کے ظلم و ستم کا طوفان اور شدت سے چڑھ گیا اور قدم قدم پر مشکلات نے آپ کو آ لیا۔ انہیں غم انگیز حالات کی بناء پر یہ سال اندوہ کا سال یا عام الحزن کہلاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں

حضورؐ نے محسوس کیا کہ مکہ مکرمہ کے ماحول میں دن بدن اسلام کے خلاف کاروائیاں شدت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ آپؐ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس شہر میں صالح فطرت لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں اور باقی رہنے والوں کے لئے شائد قدرت کاملہ نے یہ سعادت نہیں رکھی۔ آپؐ نے اس شہر کو اسکے اپنے حال پر چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے باہر کی آبادیوں میں دعوتِ اسلام دینے کی ضرورت محسوس کی چنانچہ ایک روز عازم طائف ہوئے آپؐ کے غلام حضرت زیدؓ آپ کے ہمراہ تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طائف پہنچنے تک آپؐ راستے میں رہائش پذیر قبائل کو دعوتِ حق دیتے گئے

جب طائف پہنچے تو دس روزہ وہاں کے قیام کے دوران گھر گھر پہنچ کر آپ نے لوگوں کو دعوت اسلام دی۔ لیکن کسی ایک مرد نے بھی یہ دعوت قبول نہ کی اور نہ ہی کوئی کلمہ خیر کہا بلکہ حضورؐ کا مذاق اڑایا۔ طنز کیا طعن و تشنیع سے آپ کی دل آزاری کی طائف کے قیام کے آخری دن آپ سرداران طائف کے پاس گئے یہ تینوں سردار حقیقی بھائی تھے۔ آپؐ نے بڑی ملائمت کے ساتھ ان کے سامنے اسلام پیش کیا۔ جب آپ کی بات ختم ہوئی تو ایک بولا اگر واقعی خدا نے ہی تم کو بھیجا ہے تو بس پھر وہ کعبہ کا غلاف نچوانا چاہتا ہے، دوسرا! ارے کیا خدا کو تمہارے علاوہ رسالت کے لئے کوئی اور مناسب آدمی نہ مل سکا۔ تیسرا ''خدا کی قسم میں تجھ سے بات بھی نہیں کرونگا کیونکہ اگر تو اپنے کہنے کے مطابق اللہ کا رسول ہے تو پھر تجھ جیسے آدمی کو جواب دینا خلاف ادب ہے اور اگر تو نے خدا پر افترا باندھا ہے تو تم اس قابل نہیں ہو کہ تم سے بات کی جائے''۔

ان کی یہ باتیں زہر میں بجھے ہوئے تیر تھے جو حضورؐ کے سینے میں پیوست ہوتے چلے گئے۔ اور آپؐ نے انتہائی تحمل سے یہ سارے زخم اپنے دل پر سہہ لئے۔ انہوں نے اس پر ہی اکتفا نہ کی بلکہ شہر کے گھٹیا، بازاری لونڈوں، نوکروں اور غلاموں کو بہکا کر آپ کے پیچھے لگا دیا اور کہا کہ جاؤ اس شخص کو شہر سے باہر نکال آؤ ایک غول کا غول آپؐ کے آگے پیچھے ہولیا۔ یہ لوگ آپ کو گالیاں دیتے، شور مچاتے اور ٹخنوں پر پتھر مارتے تھے۔ حضورؐ جب نڈھال ہو جاتے تو بیٹھ جاتے لیکن یہ غنڈے آپ کو بازو سے پکڑ کر اٹھا دیتے اور پتھر مارنے کا سلسلہ پھر شروع ہو جاتا۔ یہ لوگ تاک کر ٹخنوں پر پتھر مارتے تا کہ زیادہ تکلیف ہو۔ خون بے تحاشا بہہ رہا تھا۔ اور جوتیاں اندر باہر سے لتھڑ گئی تھیں۔ غنڈوں کا غول اس طریقے سے آپ کو شہر سے باہر لے آیا۔ شہر کے باہر ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کا ایک باغ تھا۔ حضرت زیدؓ آپ کو اپنے کندھوں پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھا کر اس باغ میں لے آئے اس وقت آپؐ نڈھال اور بے ہوش سے تھے آپ انگور کی ایک بیل سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ باغ کے مالک آپ کو دیکھ رہے تھے اور جو کچھ آپؐ پر بیتی اس کا مشاہدہ بھی کر چکے تھے۔ آپؐ نے یہاں دوگانہ ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور درد بھری دعا فرمائی۔ دعا سے فارغ ہوئے تو باغ کے مالک بھی آپؐ کے پاس آ پہنچے۔ ان کے دلوں میں ہمدردی کے جذبات اٹھ آئے تھے انہوں نے اپنے نصرانی غلام کو پکارا جس کا نام عداس تھا پھر ایک طشتری میں انگوروں کا ایک خوشہ رکھ کر بھجوایا۔ عداس انگور پیش کر کے حضورؐ کے سامنے بیٹھ گیا آپؐ نے ہاتھ انگور کی طرف بڑھاتے ہی بسم اللہ کہا۔

طائف میں حضورؐ پر جو کچھ گزری اسے مشکل سے ہی الفاظ کا جامہ پہنایا جا سکتا ہے ایک بار حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے دریافت کیا"یا رسول اللہ کیا آپؐ پر احد کے دن سے بھی کوئی سخت دن گزرا آپؐ نے جواب دیا۔ طائف کا دن۔

طائف سے واپسی پر نخلہ کے مقام پر جنوں کی ایک جماعت مشرف بہ اسلام ہوئی یہ آپ کی دعا کی مقبولیت کا پہلا ثمر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسولؐ کے بے قرار دل کو تسلی دینے کے لئے جنات کو اسلام قبول کرنے کا شرف بخشا۔

آپؐ نخلہ سے سیدھے غارِ حرا پہنچے وہاں ابن اریقط سے ملاقات ہوئی آپؐ نے حضرت زیدؓ کی تجویز پر اریقط کو مطعم بن عدی کے پاس بھیجا تا کہ اس کی پناہ لیکر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں۔ مطعم بن عدی نے آپ کو اپنے گھر شب بسری کی دعوت دی اور صبح آپ کے چھ سات بیٹوں کے ہمراہ آپ مسجد حرام میں تشریف لے آئے۔ حضورؐ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور وہ لوگ آپ کی حفاظت پر چوکس رہے ان کے اس عمل سے قریش کو پتہ چل گیا کہ مطعم نے حضور کو پناہ دی ہے۔ ابولہب اور ابوجہل مطعم کے پاس آئے اور اس سے پوچھا اے مطعم! تم نے ان کو صرف پناہ دی ہے یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمان ہو گئے ہو۔ مطعم نے کہا میں نے صرف پناہ دی ہے ان دونوں نے متفقہ طور پر کہا جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ وہ ایام تھے جبکہ بیرونی قبائل حج کی غرض سے مکہ مکرمہ پہنچ رہے تھے اور ہر قبیلہ کا الگ الگ خیمہ تھا۔ حضورؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ تمام قبائل میں خود تشریف لے گئے اور انہیں اسلام کی دعوت دی اگرچہ بظاہر ان قبائل نے انکار کیا لیکن ان میں سے بعض افراد پر حضورؐ کی تبلیغ کا اثر ضرور ہوا جو آگے جا کر ان کے قبیلہ کے اسلام لانے کا سبب بنا، سارے عرب میں سرداران قبائل کے باہمی مشورہ سے کئی مقامات پر میلہ منڈی کا اہتمام کیا جاتا تھا ان میں عکاذ کا میلہ ذوالمجاز اور مجنہ کی منڈیاں بہت مشہور تھیں اور یہ تینوں مقامات مکہ مکرمہ سے زیادہ دور نہ تھے۔ حضور ان منڈیوں میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے تھے اور گم کردہ راہ انسانیت کو راہ ہدایت پر لانے کے شوق میں اپنی مساعی جمیلہ اور کوششوں کی انتہا کر دیتے۔

معراج النبی ﷺ

یہ قانون قدرت ہے کہ باطل جب آخری حد تک اپنا زور دکھا چکتا ہے اور بندگان حق تمام کٹھن مراحل میں سے صبر جمیل کے ساتھ گزر جاتے ہیں تو نصرت الٰہی کی تنج نمودار ہوتی ہے۔ سفر طائف حضورؐ کا گویا آخری امتحان تھا اس میں سے کامیابی کے بعد آپ کو انعام و اکرام سے نوازنے کے لئے معراج کا اہتمام کیا گیا یہ واقعہ حضور کی مکی زندگی میں پیش آیا۔

طائف کے سفر اور ہجرت مدینہ کے درمیان حضور کو معراج سے سرفراز کیا گیا۔ قربت الٰہی کے انتہائی بلند مقام پر پہنچنا معراج کہلاتا ہے۔ آپ کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ وہ اس تحریک کے ایک دیرینہ مرکز بیت المقدس تک جا کر تمام انبیائے کرام سے ملاقی ہوں۔ ان کی امامت کے فرائض انجام دیں اور پھر عالم بالا کو پرواز کر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیبی حقائق کا مشاہدہ کریں اور قربتِ خداوندی میں پہنچ کر عنایات خاص سے بہرہ مند ہوں۔ واپسی پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنی امت کے لئے پانچ نمازوں کا تحفہ مرحمت فرمایا۔ آپؐ سے قبل بھی جلیل القدر انبیائے کرام کو کسی نہ کسی صورت میں معراج حاصل ہوتی رہی۔ البتہ حضورؐ کی معراج اپنے اندر شانِ کمال رکھتی ہے۔ آپؐ نے جب اس کی اطلاع دی تو مکہ بھر میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ آپؐ نے مجمع عام میں اپنے مشاہدات بیان فرمائے۔ بیت المقدس کا پورا نقشہ کھینچ دیا راستے کی ایسی قطعی علامات بتائیں جن کی بعد میں تصدیق ہوگئی قرآن حکیم میں حضور کے اس عظیم معجزہ معراج کو جس صراحت اور مخصوص اسلوب سے بیان کیا گیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کی صداقت میں کوئی کلام نہیں۔

یثرب

مکہ میں مٹھی بھر مسلمان قریش کے جور و ستم کا نشانہ بن رہے تھے حضورؐ کے قبیلہ کے افراد زیادہ سے زیادہ ان کو قریش کی ظالمانہ سازشوں اور جور و ستم سے بچا سکتے تھے لیکن آپ کے احباب کے بچاؤ کی صورت نہ تھی آپ پر یقین تھے کہ قدرت کاملہ اس مشکل ترین گھڑی میں اہل اسلام کی مدد فرمائیگی۔ آپؐ نہایت مستقل مزاجی سے قریش کے جور و ستم خود بھی برداشت کر رہے تھے اور اپنے احباب رفقاء کو بھی صبر و استقامت کا درس دے رہے تھے انہی حالات کی روشنی میں آپ نے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کی اجازت دی تھی مکہ کے حالات اب اس قدر دگرگوں ہو چکے تھے کہ قریش ان مٹھی بھر مسلمانوں کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا عہد کر چکے تھے۔

یثرب کی آبادی اس وقت یہود اور دو عرب قبائل اوس اور خزرج پر مشتمل تھی۔ یہودیوں کو یہاں کی سرداری حاصل تھی جبکہ دوسرے قبائل ان کے باج گزار بن کر رہتے اور محنت و مزدوری کر کے غربت میں اپنا وقت گزارتے، یہود خود کو خدا کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پسندیدہ جماعت سمجھتے اور دوسروں کو اپنے سے حقیر قرار دیتے تھے۔ شام کے عیسائی جو یہودیوں کے دشمن تھے اور سمجھتے تھے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو پھانسی کے تختہ پر لٹکایا اس جذبہ انتقام کے تحت انہوں نے یثرب کے یہودیوں پر حملہ کر دیا اور اوس وخزرج کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ یہودیوں کا بے پناہ جانی اور مالی نقصان ہوا اور یثرب کی سرداری اوس وخزرج کو حاصل ہو گئی۔ یہودیوں نے اوس وخزرج سے انتقام لینے کے لئے ان دونوں قبائل میں پھوٹ ڈال کر انہیں ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا۔ یہ دونوں قبائل ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے اس طرح سے انہوں نے اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کر لیا۔ اوس اور خزرج ایک دوسرے کی دشمنی میں خواہاں تھے کہ اہل عرب کو اپنا حلیف بنائیں۔ اسی مشن پر قبیلہ خزرج کا ایک سردار انس بن رافع (ابوالحیر) ایک وفد لیکر مکہ آیا۔ اس کی ملاقات حضورؐ سے بھی ہوئی آپؐ نے اسے اسلام پیش کیا یہ اسلامی دعوت سے متاثر ضرور ہوا لیکن اس کی پوری توجہ اہل عرب کو ساتھ ملا کر قبیلہ اوس کو شکست دینے پر تھی اس لئے یہ اسلام پر کوئی توجہ نہ دے سکا۔ جب یہ لوگ واپس یثرب پہنچے تو جنگ بعاث میں ان کا مقابلہ قبیلہ اوس سے ہوا۔ ہر دو قبائل نے ایک دوسرے کا نام ونشان مٹا دینے کے عزم سے یہ جنگ لڑی۔ ہر دو قبائل کا ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ آخر قبیلہ اوس کے سردار ابو قیس بن ارسلت نے دونوں قبائل کے درمیان میں آکر انہیں جنگ سے روکا اور شرم دلائی کہ جو طاقت انہیں دشمن کے خلاف استعمال کرنی چاہیے اپنوں کے خلاف کیوں استعمال میں لا رہے ہیں اس کی کوششوں سے دونوں قبائل میں صلح ہوئی اور یہ طے پایا کہ دونوں قبائل اپنا ایک مشترکہ سردار چن کر اس کی رہنمائی میں اپنے مستقبل کے سفر کا تعین کریں گے۔

اس دوران حج کے ایام قریب آ گئے اور قبیلہ خزرج کا ایک قافلہ زیارت بیت اللہ شریف کے لئے مکہ آیا۔ حضورؐ نے ان سے ملاقات کی اور اسلام پیش کیا۔ انہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے حضورؐ میں وہ تمام علامات جو انہوں نے نئے نبی کی آمد کے سلسلہ میں یہودیوں سے سن رکھی تھیں پائیں تو ذہنی طور پر مسلمان ہو گئے اور حضورؐ سے عرض کیا کہ ہمارے دونوں قبائل ایک دوسرے کی دشمنی میں پاگل ہو رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ آپؐ کی تعلیمات سے اللہ انہیں باہم متحد کر دے اگر ایسا ہو سکا تو ان دونوں کے نزدیک آپؐ سے زیادہ باعزت اور کوئی نہیں ہوگا۔

اہل یثرب کا قبول اسلام

لیا جانے لگا ختم الرسل کا نام یثرب میں
لگا ہر سمت پھلنے پھولنے اسلام یثرب میں

جب سالہا سال کی محنت شاقہ کے باوجود اہل مکہ نے قبول اسلام سے گریز کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک دور افتادہ علاقہ کے قبیلوں کو اسلام کی طرف مائل کر دیا یہ یثرب کے دو قبیلے بنی اوس اور بنی خزرج تھے یہ پہلے انصار نہیں کہلاتے تھے لیکن اسلام قبول کر لینے کے بعد حضور نے انہیں اس لقب سے سرفراز فرمایا۔ نبوت کے دسویں سال حج کے موقع پر حضور مختلف قبائل سے ملاقات کر رہے تھے تو وہاں آپ کی ملاقات یثرب سے آئے ہوئے قبیلہ خزرج کے چھ زائرین سے ہوئی آپؐ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور قرآن پاک کی چند آیات پڑھ کر سنائیں ان لوگوں نے یہودیوں سے سن رکھا تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے جب حضورؐ نے فرمایا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں تو وہ فوراً مسلمان ہو گئے۔

بیعت عقبہ اُولی

نبوت کے گیارہوں سال مدینہ منورہ سے 12 افراد بغرض حج مکہ مکرمہ میں آئے اور عقبہ کے مقام پر مشرف باسلام ہوئے اس بیعت کو بیعت عقبیٰ اولی کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے حضورؐ سے درخواست کی کہ ہمارے قبائل کی دینی تعلیم کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں ایک معلم عنایت فرمایا جائے جو کہ وہاں مدینہ پاک میں ہمارے درمیان رہ کر ہمیں دینی تعلیم دے۔ حضورؐ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ کر دیا۔ حضرت مصعبؓ کی کوششوں سے قبیلہ اوس نے مکمل طور پر اسلام قبول کر لیا اور مسلمانوں کی تعداد ایک سال میں سینکڑوں تک پہنچ گئی۔

بیعت عقبہ ثانی

نبوت کے تیرہویں سال حضرت مصعبؓ کے ہمراہ ستر انصار حج کے موقع پر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور عقبہ کے مقام پر ان سب لوگوں نے تنہائی میں حضورؐ کی بیعت کی اس موقع پر حضورؐ نے جبریل امین کی رہنمائی پر اس قبیلہ کے 12 نقیب منتخب فرمائے۔ انصار نے اصرار کیا کہ حضور مکہ مکرمہ کے حالات کے حوالہ سے یہاں محفوظ اور پرسکون نہیں آپؐ ہمارے پاس مدینہ منورہ تشریف لے آئیں ان لوگوں نے عہد کیا کہ انصار مدینہ آپؐ کے لئے دنیا جہاں کی لڑائی مول لینے کو تیار ہیں۔ آپؐ نے اللہ کی مشیت اور حکم کے تحت ہجرت کر جانے کا وعدہ فرمایا انصار کی اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانی کہتے ہیں۔

معاہدۂ انصار

بیعت عقبہ ثانی کے موقع پر حضورؐ نے انصار سے جن باتوں پر بیعت لی وہ یہ تھیں۔ خدا ایک ہے اور ذات وصفات میں لاشریک ہے وہی ساری دنیا کا حاجت روا ہے اور وہی سزاوار عبادت ہے، قتل و غارت اور چوری چکاری حرام اور ناجائز ہیں۔ بدکاری اور زنا بدترین افعال ہیں اس لئے ان سے اجتناب لازم ہے۔ قتل اولاد، بہتان تراشی اور افتراء پردازی سے پرہیز ضروری ہے۔ نیز ان کے علاوہ جو اچھی بات بتائی جائے اسکی تعمیل ناگزیر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہ نقیب

انصار کی خواہش کے مطابق حضورؐ نے بنی خزرج میں سے 9 اور بنی اوس میں سے تین نقیب مقرر فرمائے یہ لوگ اپنے اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ ان لوگوں کے ایمان لانے سے اسلام کو بہت تقویت نصیب ہوئی ان ہی کے ایماء پر پورا مدینہ منورہ مسلمان ہو گیا اور یہ شہر مسلمانوں کے لئے دارلسلام بن گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب چہارم)

ہجرتِ مدینہ سے جنگ بدر تک

محمد مصطفیٰ ؐ کو جب روا تھا حکم ہجرت کا
بنا یثرب مدینہ حق نے بخشا نام عزت کا
زمانہ مانتا ہے کہ مواخات مدینہ سے
نمونہ دے دیا سرکار نے باہم محبت کا

یہ باب ان مندرجات پر مشتمل ہے:۔

1- یثرب کو مدینہ منورہ کا روپ ملا
2- مساجد کی تعمیر کے سلسلہ کا آغاز ہوا
3- اسلامی یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا گیا
4- اذان کا آغاز ہوا
5- تحویل قبلہ کے احکام ملے
6- معاہدات کی صورت میں حضور کی فراست کا ثبوت ملا
7- اسلام نے بیک وقت تین دشمنوں کا سامنا کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہجرت مدینہ

ادھر مکے میں دنیا تنگ تھی ایمانداروں پر
کہ روندے جارہے تھے پھول کے سے جسم خاروں پر
نبوت نے اجازت دی کہ یثرب میں چلے جاؤ
وطن والوں کے اس ظلم وتعدی سے اماں پاؤ

بیعت عقبہ ثانی میں طے شدہ معاہدہ کے حوالے سے حضورؐ نے اپنے رفقاء کو مدینہ پاک چلے جانے کی اجازت دے دی اور یکے بعد دیگرے مختلف اصحاب جانے لگے آہستہ آہستہ بہت ساری تعداد چلی گئی اور گلی محلے خالی ہونے لگے۔ رفقاء کو مدینہ پاک بھیج دینے کے باوجود ابھی تک حضورؐ نے دعوت کو خیر باد نہیں کیا تھا اور رب ذوالجلال کے حکم کے منتظر تھے قریش نے جب یہ دیکھا کہ مسلمانوں کو ایک الگ ٹھکانہ مل گیا ہے اور مکہ پاک سے بہت سے مسلمان وہاں جا چکے ہیں اور اب کسی بھی وقت حضور یہاں سے ہجرت کر جائینگے اور ہمارے ہاتھ سے نکل جائینگے اس طرح ایک الگ تھلگ سازگار ماحول میں ان کا قوت پکڑنا یقینی ہو جائیگا اور ان کی یہ قوت ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوگی۔ یہ لوگ اپنے ایک پبلک ہال میں اکٹھے ہوئے اور بہت سی تجاویز کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک ایک مضبوط اور معزز نوجوان لیا جائے اور سب کو تلواریں دی جائیں پھر یک بارگی محمدؐ پر حملہ کر کے ان کا کام تمام کر دیا جائے اس طریقہ سے محمد کا خون تمام قبائل پر تقسیم ہو جائیگا اور عبدمناف اتنے سارے قبیلوں سے بدلہ لینے کی جرأت نہیں کر سکیں گے۔

غرض طے پا گئی آخر یہی تجویز شیطانی
قسم کھا کھا کے لوگوں نے نبی کے قتل کی ٹھانی

حضور کو ہجرت کا اذن بذریعہ وحی ملا تو آپ حضرت صدیق اکبرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں مشیت ایزدی سے مطلع فرمایا وہ پہلے سے ہی منتظر تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہوں نے ہم رکابی کی اجازت چاہی جو کہ مل گئی رات کے آخری لمحات میں عازمِ سفر ہونے کے لئے جگہ کا تعین کیا گیا اور حضورؐ واپس اپنے آستانہ عالیہ پر تشریف لے آئے۔ ارادہ کر لیا جب سرور عالم نے چلنے کا تو دیکھا راستہ مسدود ہے گھر سے نکلنے کا دراڑوں میں سے جھانکا ہر طرف گہرا اندھیرا تھا مگر پہرے پڑے تھے گھر کو جلادوں نے گھیرا تھا

کفار نے اپنے منصوبہ کی تکمیل کے لئے اسی رات کو حضور کے مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ آپؐ نے قریش کی تمام امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کیں انہیں اپنے بستر پر سلا دیا مکان سے باہر نکلے تو رب ذوالجلال نے قریش کے جوانوں پر ایک لمحہ کے لئے غنودگی طاہری کر دی اور حضور اس لمحے میں ان میں سے گزر کر باہر نکل آئے۔ مقررہ جگہ پر پہنچے تو پروانہ رسالت حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے سے ہی وہاں موجود تھے ایک تیز رفتار اونٹنی حاضر تھی آپ دونوں سوار ہو کر مکہ مکرمہ سے باہر نکلے اور غارِ ثور آ کر قیام فرمایا۔ صبح کے وقت جب قریش کو صورت حال کا علم ہوا تو بہت سٹپٹائے۔ آپ کی گرفتاری کے لئے ایک سو سرخ اونٹ کا انعام مقرر کیا گیا ہر قریش نے تلاش بسیار سے کام لیا۔ لیکن بقول کے۔

"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

حضور محفوظ رہے اور تین دن کے غار کے قیام کے بعد عازم مدینہ منورہ ہوئے راستے میں سراقہ نامی ایک قریش سے سامنا ہوا لیکن وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکا اور ناکام و نامراد واپس لوٹا آپؐ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے بخیر و عافیت مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

مدینہ والوں کے دلوں میں شوق و آرزو کا ایک ہنگامہ برپا تھا ہر شخص پیکر انتظار بنا ہوا تھا بچہ بچہ آرزوئے دید میں بے تاب تھا لوگ روزانہ دور دور تک آتے۔ دن بھر انتظار کرتے اور شام کو گھر واپس چلے جاتے آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں آپ کی سواری نظر آئی تو تمام شہر اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا اور جو شخص جہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی تھا حضور کی پیشوائی اور آپؐ کے استقبال کے لئے بھاگ کھڑا ہوا۔

قبا میں ورود

اساس دین محکم تھی نبی کی خاطر عالی ۔ قبا میں سب سے پہلے ایک مسجد کی بناڈالی

آپؐ نے سب پہلے مدینہ منورہ سے باہر چار میل کے فاصلہ پر واقع موضع قبا میں قیام فرمایا اور وہاں اسلام کی سب سے پہلی مسجد تعمیر کی۔ مسجد کی تعمیر میں تمام مجاہدین وانصار نے حصہ لیا اس کے بعد آپؐ نے مدینہ منور کی طرف پیش رفت فرمائی مدینہ پاک میں دورویہ لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ گئے۔ چھتوں پر، سڑکوں میں، پہاڑیوں پر آدمی ہی آدمی تھے۔ غرفوں اور کھڑکیوں میں عورتیں اور نوجوان لڑکیاں جھانک رہی تھیں۔ بچیوں نے خوش الحانی کے ساتھ دف پر گیت گانے شروع کردیئے تھے۔ ہر قبیلہ یکے بعد دیگرے سواری قریب پہنچنے پر آگے بڑھتا اور عرض کرتا یہ گھر یہ در اور یہ جان حاضر ہے۔ آپؐ سلام لیتے اور دعائیں دیتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔ ہر قبیلہ ہر خاندان اور ہر امیر کی یہ آرزو تھی کہ آپؐ ہمارے مہمان بنیں شوق وآرزو کا ایک سمندر ہر سمت میں موجزن تھا۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک آپ سب برابر ہیں۔ سب عزیز ہیں۔ مہمانی میں کسی کو منتخب نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اونٹنی جس کے دروازہ پر خود جاکر بیٹھ جائیگی وہی میرا میزبان ہوگا۔ چنانچہ ابوایوب انصاری کے گھر کے سامنے پہنچ کر اونٹنی بیٹھ گئی۔ دنیا نے بہت سے جلوس دیکھے مگر اتنا سادہ اتنا پرجوش اور اتنا شاندار جلوس نہ آج تک دیکھا نہ آئندہ دیکھ سکیں گے۔

مسجد اور مدرسہ کی تعمیر

مسجد نبوی کی اس تعمیر سے، اک مسلمانوں کو مرکز مل گیا
سرور کونین کا لطف وکرم، اہل حق کے دل کا غنچہ کھل گیا

اسلام کے ابتدائی دور میں آج کی طرح انفرادی طور پر نماز پڑھنے کا معمول نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا مسلمان باجماعت نماز ادا کرتے تھے اور اس ضمن میں مشکلات درپیش تھیں حضرت ابوایوب انصاری نے کسی طرح ایک قطعہ زمین خریدا اور اس پر کچھ دیواروں اور کھجور کے پتوں والی چھت سے مسجد تعمیر کی گئی جس میں باجماعت نماز باقاعدگی سے ادا ہونے لگی اس مسجد کے ایک کونے میں ایک چبوترہ بنایا گیا جس پر قرآنی تعلیمات کا سلسلہ جاری ہوا یہی وہ جگہ ہے جہاں غریب رہتے، سوتے اور تعلیم حاصل کرتے تھے جنہیں اصحاب صفہ کہا جاتا ہے یہی وہ پہلی اسلامی یونیورسٹی تھی جس نے دنیا کے بہترین مدبر، بہترین سپہ سالار، عظیم عالم اور اعلیٰ پایہ کے گورنر پیدا کئے۔

مواخات کا فقید المثال مظاہرہ

اوس اور خزرج کی عظمت کو سلام
جس طرح آقا نے فرمایا .... کیا
آنے والوں کو دیا ہر شے کا نصف
بھائی بننے کا نمونہ دے .... دیا

خدا ہی جانتا ہے کہ یہ مہاجرین اور انصار کس نورانی مٹی کے بنے ہوئے تھے اور حضور کی صحبت نے ان میں کیسی ملکوتی صفات پیدا کر دی تھیں کہ یہ لوگ اللہ کے نام پر اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار رہتے تھے بلکہ لٹا دیا تھا۔ مہاجرین نے اسلام کی خاطر اپنا عیش و آرام اپنا اقتدار، اپنی تجارت اور دولت لٹا دی اور فقیر ہو کر مدینہ منورہ پہنچے اور ایسی قربانیاں پیش کیں جن کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ ان کے دوش بدوش انصار کا ایثار بھی لاجواب تھا انہوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کی دیکھ بھال اور خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اپنے گھروں کو مہمان خانوں کی شکل دے دی اور اپنے مہاجر بھائیوں کی ہر ضرورت کا خیال رکھا مہاجروں کی غیور طبع زیادہ دیر تک اس صورت حال کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ حضور بھی اس سے بخوبی آگاہ تھے۔ آپ نے اس کا ایک ایسا مستقل حل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تلاش کیا کہ زمانہ آج تک اسے حیرت واستعجاب کی نظر سے دیکھتا ہے وہ یوں کہ ایک روز آپؐ نے مہاجرین اور انصار کو ایک جلسہ میں ایک دوسرے کے بالمقابل بٹھایا اور انصار سے فرمایا کہ یہ مہاجرین تمہارے بھائی ہیں پھر فریقین کے مزاج، مرتبہ اور معاشرتی رجحانات کا پورا پورا خیال رکھتے ہوئے ایک مہاجر اور ایک انصار کو بلاتے جاتے اور ان سے فرماتے کہ آج سے تم بھائی بھائی ہو اور ایسے بھائی جن کا رشتہ موت بھی آ کر نہ توڑ سکے پھر وہ واقعی بھائی بن گئے۔ زمانے نے دیکھا کہ انصار بھائی نے اپنے مہاجر بھائی کو اپنے گھر کا نصف اثاثہ اور جائیداد کا نصف حصہ اس کے حوالے کر دیا جن انصار بھائیوں کی دو، دو بیویاں تھیں انہوں نے ایک ایک بیوی کو طلاق دے دی اور عدت گزرنے کے بعد اس کا نکاح اپنے مہاجر بھائی سے کر دیا۔ اللہ اللہ دنیا میں اس ایثار و محبت کے مظاہرے کہاں دیکھنے میں آتے ہیں۔

حضور ﷺ کے اہل خانہ کی مدینہ منورہ میں آمد

جن حالات میں حضورؐ نے مکہ کرمہ کو الوداع کیا ان کے پیش نظر حرم محترم اور بنات الرسول کو ساتھ لا سکنا ممکن نہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے اہل خانہ بھی مکہ مکرمہ میں ہی تھے آپؐ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ اور حضرت ابو رافعؓ کو دو اونٹ اور 500 درہم دے کر مکہ مکرمہ بھیجا کہ اہل حرم کو مدینہ منورہ لے آئے حضورؐ نے ان سب کو حضرت حارثہؓ بن نعمان کے گھر میں اتارا۔

تعمیر حجرات

حضورؐ کے اہل خانہ کے حجرات کی تعمیر مسجد نبوی سے متصل تھی کچی اینٹوں کا تعمیر شدہ گھاس پھونس کی چھت والا ایک ایک کمرہ 15 فٹ لمبا اور 12 چوڑا ہر حرم کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ دروازوں میں کواڑ نہ تھے بلکہ پردہ لٹکا دیا گیا تھا ہر حجرہ کے سامنے ایک چھوٹا سا صحن تھا گھر میں سامانِ خانہ داری نہ ہونے کے برابر تھا کئی کئی ہفتے گھر میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آگ نہیں جلتی تھی حجروں میں چراغ روشن کر سکنے کا اہتمام نہ تھا۔

اصحاب صفہ

دین کے خادم تھے یہ ہر قسم کے حالات میں وقف کی تھی زندگی اسلام کی خدمات میں

جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا گیا مسجد نبوی سے متصل شمال کی جانب ایک چبوترہ تھا جسے صفہ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا یہاں صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت رہتی۔ یہ لوگ ہروقت حصول تعلیم دین اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ مسلمان ان کے نان ونفقہ کا بندوبست کیا کرتے تھے۔ جب بیرونی قبائل حضورؐ کی خدمت میں پیش ہو کر دینی تعلیم کے لئے کسی معلم کا مطالبہ کرتے تو ان میں سے ایک صحابیؓ کو ان کے ساتھ کر دیا جاتا اس جماعت کی تشکیل میں سب سے بڑی مصلحت یہ تھی کہ تربیت یافتہ اور دینی تعلیم کا حامل معلم ہروقت موجود ہوتا تاکہ تبلیغ دین کے لئے اسے بھیجا جاسکے۔

کس طرح رائج ہوئی تجویز خاص و عام میں
ابتداء اذان کی کیسے ہوئی اسلام میں

اذان کی ابتداء

صحیح بخاری میں درج ہے کہ موجودہ اذان کے کلمات حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں کسی شخص کی زبان سے سنے۔ حضورؐ کو ان خوابوں سے دونوں نے فرداً فرداً آگاہ کیا تو حضورؐ نے ان کلمات کو پسند فرمایا اور حضرت بلالؓ کو آئندہ اسی طریقے پر نماز کا اعلان کرنے کا حکم فرمایا۔

یہود مدینہ سے معاہدہ

مدینہ منورہ میں مقامی سیاست اور معیشت پر یہودیوں کا مکمل کنٹرول تھا وہ ان دونوں شعبوں پر چھائے ہوئے تھے انصار باہمی جھگڑوں اور لڑائیوں کے باعث کمزور ہو چکے تھے ان کا پیشہ زراعت تھا لیکن یہ ہمیشہ یہود کے مقروض رہتے اور وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ نہایت سستے داموں ان کی فصل سنبھال لیتے اور سود در سود کے جال میں انہیں اس طرح پھنسائے رکھتے کہ وہ اس دلدل سے نکلنے کی کبھی سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ حضورؐ نے مدینہ کے حالات کا جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ مدینہ منورہ کے ماحول کو سازگار رکھنے اور بیرونی حملوں کا دلجمعی سے مقابلہ کر سکنے کے قابل بننے کے لئے یہود سے ایک ایسا معاہدہ ضروری ہے جس کے تحت ان کے ساتھ دوستانہ سلوک کی ضمانت مل سکے اور معاہدہ کی رو سے یہ لوگ بیرونی حملہ آوروں کا ساتھ نہ دے سکیں بلکہ یہود مسلمانوں کے ساتھ مل کر بیرونی حملہ آوروں کا دفاع کریں چنانچہ ان ہی دفعات کے تحت یہود سے ایک معاہدہ طے پایا۔

آنے والے وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ معاہدہ کتنی اہمیت کا حامل تھا۔ یہود پیش بینی سے کام نہ لے سکے جبکہ حضور نے تمام حالات کا جائزہ لے لیا تھا۔ حضورؐ سمجھتے کہ دعوت اسلام کے ردعمل کے طور پر کوئی وقت ایسا بھی آ سکتا ہے کہ بیرونی قبائل مسلمانوں کے دشمن بن جائیں اور یہ امر بھی یقینی تھا کہ اسلام کی ترقی قریش مکہ کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیگی اور وہ ضرور حملہ آور ہونگے ان حالات میں یہود کی طرف سے اطمینان کامیابی کا ضامن ہو سکتا تھا کیونکہ یہود کو مار آستین کی حیثیت حاصل تھی چنانچہ حضورؐ نے جو معاہدہ کیا آنے والے وقت نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ انتہائی مفید اور برمحل تھا۔

محبوب کائنات کی خواہش کے ذیل میں

مولائے کائنات نے .... کعبہ بدل دیا

تحویل قبلہ

2ھ تک مسلمان بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ عرب میں حضورؐ کو تین مکاتیب فکر کے لوگوں سے واسطہ تھا۔ یہود، نصاریٰ اور بت پرست،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہود و نصاریٰ نسبتاً با اخلاق، مہذب اور شائستہ تھے جبکہ بت پرستوں میں کوئی ایسی برائی نہ تھی جو موجود نہ ہو اس لئے نسبتاً آپ کا میلان بت پرستوں کے مقابلہ میں یہود و نصاریٰ کی طرف زیادہ تھا۔ کعبۃ اللہ چونکہ بت پرستوں کا کعبہ تھا اس لئے بعثت کے فوراً بعد اسے قبلہ تسلیم کرنا مصلحت وقت کے خلاف سمجھا گیا۔ یہود و نصاریٰ کا کعبہ بیت المقدس تھا۔ لہٰذا ان کے تالیف قلوب کے حوالے سے بیت المقدس ہی کعبہ مقرر کیا گیا اور اس کی طرف 15 سال تک نمازیں پڑھی جاتی رہیں۔ یہ اسی فیصلہ ہی کا نتیجہ تھا کہ حضور کی مکی زندگی میں یہود و نصاریٰ حضور کے مدمقابل نہیں آئے۔ یہودی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ حضور نے مسلمانوں کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھنے کی ترغیب فرمائی۔ طعامِ اہل کتاب کو مسلمانوں کے لئے حلال قرار دیا گیا۔ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دی گئی۔ حضور اپنے دین کو انہی بنیادوں پر استوار فرمانا چاہتے تھے جن پر اس سے قبل دو مذاہب اپنی عمارتیں کھڑی کر چکے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ اس طریقہ سے اہل مذاہب کی ایک جماعت پیدا ہو جائے جو بت پرستوں کے خلاف ایک دوسرے کی معاون ہو۔ لیکن سولہ سال کی قلیل مدت نے یہود کے بارے میں آپ کے حسن ظن کو چند تلخ حقائق نے ختم کر دیا۔ اور ان میں اصلاح کی کوئی گنجائش نہ پا کر آپ نے اپنوں کو اسلام کی برکات سے سرفراز کرنے کی ایک اور کوشش کی ضرورت محسوس کی اور بعد از غور و خوض آپ نے تحویل قبلہ کے اقدام کو مناسب اور بے ضرر خیال فرمایا۔ آپ کو وحی کا انتظار تھا چنانچہ آپ شعبان 2ھ نماز ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ چکے تھے کہ وحی نازل ہوئی اور آپ نے اثنائے نماز میں ہی خانہ کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا اور باقی دو رکعتیں کعبہ کی سمت منہ کر کے ادا کیں۔ تمام صحابہ نے بھی جو جماعت کے اندر موجود تھے آپ کے پیچھے اپنا رخ بدل لیا۔

مسلمان تین دشمنوں کے گھیرے میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کا مقابلہ صرف کفار مکہ سے تھا لیکن مدینہ پاک پہنچ کر مسلمانوں کو تین دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا۔

1-مدینہ پاک کے یہودی جو نہایت دولت مند بااثر اور طاقتور تھے

2-منافقین جو مار آستین ثابت ہو سکتے تھے اور منظم تھے

3-کفار مکہ جنہوں نے ابھی تک مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑا تھا اور انہیں اپنے لئے بہت بڑا خطرہ سمجھتے تھے

یہ تینوں گروہ باہمی روابط اور ملی بھگت سے جہاں بھی اور جیسے بھی ہوتا مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہتے تھے۔ قریش مکہ نے جہاں مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کر لیں خانہ کعبہ میں مسلمانوں کا داخلہ بھی بند کر دیا تھا۔ منافقین مسلمانوں کے اندر رہ کر اپنی سازشوں سے انہیں نقصان پہنچا رہے تھے۔

مسلمانوں نے ان تینوں طاقتوں سے بیک وقت مقابلہ کیا۔ منافقین کو بہتر سلوک سے رام کرنے کی کوشش کی۔ قریش مکہ کے تجارتی راستوں پر کاوٹ ڈال کر انہیں اپنی ہٹ دھرمی سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی مگر وہ اپنی مخالفت پر اڑے رہے۔ یہودیوں سے صلح کے معاہدات کر کے اس قابل نہ چھوڑا کہ وہ کفار مکہ کی مدد کر سکیں۔

گشتی نمائش

مدینہ منورہ میں چھ ماہ کے استقرار کے بعد حضورؐ نے بعض مقتدر صحابہ کرام کی زیر سرکردگی مدینہ کے قرب و جوار میں گشتی دستے بھیجے اور بعض ایسے دستوں کی سربراہی خود فرمائی۔

آپ کا اس گشتی نمائش سے مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ قریش مکہ سے ان کی زیادتیوں کا بدلہ لیا جائے یا ان سے جنگ کی جائے جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ گشتی دستوں کا سامنا قریش سے ہوا بھی لیکن قتل و غارت سے گریز کیا گیا۔ ان گشتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمائشوں کے دوران بعض مشرک قبائل سے معاہدات کیے گئے جن کے دور رس مقاصد تھے۔ درحقیقت ان ابتدائی گشتی نمائشوں کی غائت یہ تھی کہ قریش مکہ کو باور کرا دیا جائے کہ جن مسلمانوں کو انہوں نے اپنے وطن سے نکال دیا تھا اب ان سے مفاہمت کرنا ان کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ مسلمان قریش سے یہ معاہدہ کرنا چاہتے تھے کہ دوسرے مذاہب کی طرح انہیں بھی اپنے مذاہب کی تبلیغ کرنے سے نہ روکا جائے اور مسلمانوں کو اپنے انہی عقائد کے اظہار کی پوری آزادی ہو مسلمان جب چاہیں بغیر کسی خطرہ کے مکہ معظمہ میں زیارت و حج کے لئے جا سکیں۔ دوسری طرف سے قریش کو اطمینان ہو جائے کہ ان کے قیمتی سامان کے حامل تجارتی قافلوں کو راستے میں کوئی رکاوٹ اور خطرہ نہیں ہوگا۔

قریش جو اسلام کی دشمنی میں اندھے اور پاگل ہو رہے تھے انہیں اس نوعیت کے معاہدات کی ضرورت اور اہمیت کا احساس اسی طرح دلایا جا سکتا تھا کہ مسلمان قریش کی تجارتی شاہراہوں کے قریب آباد یہودیوں سے معاہدات کر کے ان گشتی نمائشوں کے ذریعے قریش کے دل میں یہ خوف پیدا کریں کہ اگر مسلمانوں سے مفاہمت کا معاہدہ نہ کیا گیا تو ہماری تجارت اور معیشت تباہ ہو جائیگی۔

ے کافروں پر دین حق بھاری ہوا
سلسلہ غزوات کا جاری ہوا

جنگ بدر سے پہلے

غزوہ بدر سے پہلے گشتی دستوں کی صورت میں۔ غزوہ ودان، غزوہ بواط، غزوہ سفوان اور غزوہ ذی العشیر ہ پیش آئے ان غزوات میں جنگ کی نوبت نہیں آئی البتہ ان گشتی نمائشوں کے دوران بعض یہود قبائل سے حضورؐ نے معاہدات کیے تا کہ مدینہ منورہ کے قرب و جوار میں آباد یہود آبادی کی طرف سے مسلمانوں کو اطمینان رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب پنجم)

جنگ بدر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر ملال تک

یہ جنگ بدر پہلا معرکہ تھا حق و باطل کا
مسلماں کو خدا نے کامرانی کا شرف بخشا
مدینہ کو کیا پھر پاک صیہونی قبائل سے
بحمداللہ مسلمانوں پہ خوشحالی کا دور آیا

یہ باب مندرجہ ذیل مندرجات پر محیط ہے:۔

1- اسلام کی کفر کے خلاف محاذ آرائی
2- غیبی ذرائع سے اسلام کو تقویت ملی
3- اہل مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان
4- یہود کو اسلام دشمنی کی سزا
5- اہل اسلام کی معاشی خوشحالی کا دور
6- ایک باقاعدہ اسلامی ریاست کا انعقاد
7- آخری حج کے موقع پر حضورؐ کا ایک جامع خطبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنگ بدر

وادی نخلہ کی جھڑپ جنگ بدر کا سبب بنی اپنے ایک تجارتی قافلہ کی حفاظت کے لئے قریش کے بڑے بڑے سردار ایک ہزار سپاہیوں کو لیکر مکہ مکرمہ سے نکلے ادھر حضور کو ان کی آمد کا پتہ چلا تو آپ بھی 313 ساتھیوں کو لیکر بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ قریش وہاں پہلے سے موجود تھے مسلمانوں نے بھی میدان کے ایک کنارے پر پڑاؤ ڈال دیا۔ حضور نے جہاد پر ایک خطبہ دیا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ کے ذریعے مسلمانوں کی امداد فرمائی۔ قریش کے ستر آدمی جو سرداران قریش میں شمار ہوتے تھے مارے گئے اور اتنے ہی آدمی گرفتار ہوئے۔ ابوجہل اسی جنگ میں واصل جہنم ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام کی سورہ انفال میں اس جنگ کا ذکر فرمایا ہے اور تبصرہ کے طور پر درج ذیل امور بیان فرمائے گئے ہیں۔

1- جنگ کے دوران مسلمانوں سے کچھ لغزشیں ہوئیں جن سے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا۔

2- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہم پہنچائی گئی غیبی امداد کا ذکر فرمایا

3- اللہ تعالیٰ نے وہ بلند مقاصد بھی بیان فرمائے جن کے لئے یہ غزوہ ناگزیر تھا۔

4- اس سورہ مقدسہ میں اسلام کے دشمنوں مشرکین، منافقین اور یہود کو تنبیہ کی گئی کہ وہ اسلام قبول کرلیں۔

5- مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سمجھایا

6- اسلامی دعوت، کفار سے جنگ اور صلح کے قواعد پر اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ تبصرہ فرما کر اہل ایمان کی رہنمائی فرمائی۔

7- اسلامی حکومت کے قوانین کی کئی دفعات اس سورہ مقدسہ میں بیان کی گئیں۔

غزوہ سویق

ابوسفیان جو اس وقت حاکم مکہ تھا نے قسم کھائی کہ جب تک جنگ بدر کا انتقام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ لےلوں دنیا کا لطف نہیں اٹھاؤں گا چنانچہ اس قسم کو پورا کرنے کے لئے اس نے دو سو شتر سواروں کو ساتھ لیا اور مدینہ پاک کے یہودیوں سے ساز باز کر کے ایک مسلمان کو شہید کر دیا چند مکانوں اور گھاس پھونس کے ڈھیر کو آگ لگائی اور بھاگ گیا مسلمانوں کو خبر ہوئی تو وہ جا چکا تھا ابو سفیان کے ساتھیوں کے پاس خوراک کے لئے ستو تھے وہ جب بھاگے تو راستے میں ستو گراتے گئے۔ ستو کو عربی میں سویق کہتے ہیں اسی نسبت سے اس غزوہ کا نام غزوہ سویق رکھا گیا۔

حضرت فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا نکاح

ذی الحج 2ھ حضور ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کا عقد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا ایک صحابی نے اپنا ایک مکان دولہا دلہن کے رہنے کے لئے پیش کیا جسے آپ ﷺ نے قبول فرمایا جہیز میں بان کی ایک چارپائی۔ چمڑے کا ایک گدا، ایک چھاگل، ایک مشک، دو چکیاں اور مٹی کے دو گھڑے مرحمت فرمائے۔

روزہ کی فرضیت

اسی سال 2ھ میں روزہ کی عبادت فرض ہوئی اور اس کے لئے ماہ رمضان المبارک کا انتخاب ہوا۔ اس کا نصاب یہ مقرر ہوا کہ مسلمان دن کو روزہ رکھیں اور رات اللہ کی عبادت میں گزاریں۔ رمضان المبارک کے اختتام پر یکم شوال کو عید کا دن مقرر ہوا اس میں عید کی دو رکعت ادا کرنے کا حکم ملا تاکہ مسلمان رمضان المبارک کے ضمن میں عطا ہونے والی نعمت خداوندی کا شکر ادا کر سکیں۔

کعب بن اشرف کا قتل

یہودیوں کے ایک بااثر اور متمول خاندان کا فرد کعب بن اشرف تھا جو کہ عربوں اور یہودیوں میں بہت مقبول تھا اس نے بدر کا بدلہ لینے کے لئے عربوں کو اکسایا، خود شاعر تھا، شعر لکھتا اور عربوں کے مجمع میں سناتا۔ ایک دفعہ اس نے کچھ شعر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے لکھے جن میں انصار بیبیوں کے نام لکھ کر ان سے اپنے معاشقہ کا اظہار کیا۔ اس سے انصار میں ایک غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور ایک انصاری محمد بن مسلمہ نے اس کو اس پاداش میں موقع پا کر قتل کر دیا۔

حادثہ رجیع

4ھ میں قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمی حضورؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ آپ ہماری اسلامی تعلیمات کے لئے کچھ آدمی ہمارے ساتھ بھیجیں۔ حضورؐ نے دس آدمی ساتھ کر دیئے جب یہ لوگ مقام رجیع پر پہنچے تو ان ظالموں نے اپنا عہد توڑ دیا اور ان میں سے 8 آدمیوں کو شہید کر دیا باقی دو خبیب اور زید کو پکڑ کر مکہ پاک میں لا کر فروخت کر دیا۔ خبیبؓ کو حارث کے بیٹوں نے خریدا اور باپ کا انتقام لیتے ہوئے انہیں اذیتیں دے دے کر شہید کر دیا۔ حضرت زیدؓ کو مکہ کے ایک قریش نے اس لئے خریدا کہ مکہ کے لوگوں کو تماشا دکھاؤں گا اور اسے اذیتیں دے دے کر قتل کر دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

حادثہ بیرِ معونہ

4ھ میں قبیلہ کلاب کا سردار ابو براء باریاب ہوا اور عرض کیا کہ آپؐ میرے ہمراہ ایک وفد صوبہ نجد میں بھیج دیجئے جو وہاں اسلام کی تبلیغ کرے امید ہے کہ وہ لوگ مسلمان ہو جائینگے۔ حضورؐ واقعہ رجیع سے پہلے ہی بہت رنجیدہ تھے ابو براء کو کوئی جواب نہ دیا۔ ابو براء پھر عرض گزار ہوا کہ مسلمانوں کے وفد کی سلامتی کا میں ذمہ دار ہوں۔ چنانچہ حضور نے ستر منتخب روزگار مسلمانوں کا وفد ان کے ساتھ بھجوا دیا جب یہ لوگ بیر معونہ پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے دوسرے قبائل کی مدد سے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا اور چاہا کہ انہیں گرفتار کر کے سرداران قریش کے پاس مکہ بھیج دے مگر مسلمانوں نے ان کے ساتھ جنگ کر کے اپنی جان اسلام پر قربان کر دینے کو ترجیح دی چنانچہ ان ستر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں میں سے صرف دو مسلمان زندہ رہ سکے جن میں ایک حضرت عمرو بن امیہ ضمری اور کعب بن زید انہوں نے مدینہ پہنچ کر روداد غم حضورؐ کی خدمت میں پیش کی۔ اس واقعہ نے تمام مسلمانوں کو غمزدہ کر دیا۔ حضورؐ اس صدمہ کی وجہ سے مسلسل ایک ماہ تک نماز فجر کے بعد قنوت میں ان ظالموں پر بددعا کرتے رہے۔

غزوہ اُحد

بدر کا بدلہ لینے کے لئے قریش کے دلوں میں آگ اندر ہی اندر سلگ رہی تھی 3ھ میں قریش کے قبائل کو بھڑکانے کے لئے شاعروں کو استعمال کیا گیا ایک فوج تیار کی اور مدینہ پاک پر حملہ کر دیا گیا۔ مسلمان اس تمام صورتحال سے بے خبر تھے جب اطلاع ملی تو فوراً ایک ہزار کا لشکر لیکر مقابلہ کے لئے نکل آئے۔ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے اپنے 300 آدمی مسلمانوں کے لشکر میں سے نکال لئے اور اب حضورؐ کے پاس صرف 700 سپاہی رہ گئے اسلامی لشکر احد کے مقام پر پہنچا تو حضورؐ نے پچاس مجاہدین کو ایک درہ پر حفاظت کے لئے متعین فرمایا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنے کی تاکید فرمائی۔ جنگ شروع ہوئی گھمسان کا رن پڑا۔ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور مسلمان دشمن کا مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے بدقسمتی سے وہ درے والے مجاہدین بھی اپنی جگہ چھوڑ کر مال غنیمت اکٹھا کرنے لگ گئے۔ قریش نے جب درہ خالی دیکھا تو پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اس طرح سے مسلمانوں کی فتح ایک دفعہ شکست میں تبدیل ہونے لگی۔ لیکن مسلمان سنبھل گئے۔ کفار کی طرف سے آئے ہوئے ایک پتھر سے حضور کے دو دندان مبارک شہید ہو گئے۔ اس جنگ میں ستر مسلمانوں نے شہادت پائی جن میں حضور کے چچا حضرت حمزہ بھی شامل تھے۔ اس جنگ میں حضورؐ کی شہادت کی غلط افواہ کفار نے پھیلا دی جس پر مسلمانوں کی بہادر بیویاں میدان جنگ میں پہنچ گئیں مگر اس خبر کو غلط پا کر زخمیوں کی مرہم پٹی میں مصروف ہو گئیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سورۃ آل عمران کی ساٹھ آیات اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے بارے میں نازل فرمائیں۔ ان میں تبصرہ کرتے ہوئے اسلامی لشکر کو اس کی خامیوں سے آگاہ کیا گیا۔ منافقین کی چالوں سے پردہ اٹھایا گیا اور ان کی سازشیں بے نقاب کی گئیں۔ مسلمانوں کے لئے اس جنگ میں قابل تعریف حکمتوں اور عظیم تر مقاصد کی وضاحت فرمائی گئی اور آخر میں اس غزوہ کے نتائج پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ غزوہ میں پوشیدہ حکمتوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد ہوا

1- مسلمانوں کو احساس دلایا گیا کہ نبی کی نافرمانی کی سزا سنگین ہوتی ہے۔
2- انبیاء کرام ہمیشہ پہلے مصائب و مشکلات میں ڈالے گئے اور پھر کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔
3- منافقین کا نفاق کھل کر سامنے آ گیا اور مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ خود ان کے گھروں میں ان کے دشمن موجود ہیں۔
4- اہل ایمان کو شہادت کے عظیم مرتبہ سے سرفراز فرمایا گیا اور دشمنوں کو ہلاکت نصیب ہوئی۔

غزوہ بنوقینقاع

اسے غزوہ قینقاع بھی کہتے ہیں۔ قینقاع یہودیوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ تھا جنگ احد میں یہودیوں نے معاہدہ کی پابندی روا نہ رکھی اس حوالے سے یہ اب مسلمانوں کی نظر میں تھے اور مسلمان ان سے نجات پانا چاہتے تھے ان کی حیثیت مار آستین کی تھی اتفاق سے ایک ایسا واقعہ رونما ہوا کہ مسلمانوں کو یہود کے خلاف کارروائی کرنے کا موقع مل گیا واقعہ یہ تھا کہ ایک مسلمان عورت یہودیوں کی دکان پر گئی جس کی انہوں نے بے حرمتی کی یہ منظر دیکھ کر ایک مسلمان آپے سے باہر ہو گیا اور اس نے متعلقہ یہودی کو مار گرایا۔ یہودیوں نے مل کر اس مسلمان کو شہید کر دیا اس پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلان جنگ ہو گیا۔ یہودی قلعہ بند ہو گئے۔ مسلمانوں نے قلعہ کا گھیراؤ کر لیا۔

غزوۂ بنو نضیر

مدینہ منورہ میں بسنے والے یہود کا سب سے بڑا قبیلہ بنو نضیر تھا۔ اس قبیلہ کا معاہدہ بنو عامر سے تھا۔ چونکہ مسلمانوں کے ہاتھوں بنو عامر کے دو افراد قتل ہوئے تھے ان کے خون بہا اور دیت کا مرحلہ طے کرنے کے لئے حضورؐ اپنے چھ مقتدر صحابہ کرام کے ساتھ یہود کی گڑھی میں بنو نضیر کے پاس آئے، جب یہود نے حضورؐ کو اپنے درمیان دیکھا تو اپنے مقتول سرغنہ کعب بن اشرف کا قتل انہیں یاد آ گیا۔ انہوں نے اشاروں، کنایوں اور سرگوشیوں کے ذریعے حضورؐ کو شہید کر دینے کا منصوبہ بنا لیا اور طے کیا کہ حضورؐ جس مکان کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اس مکان پر سے ایک بڑا پتھر عین حضورؐ کے اوپر گرا دیا جائے اس نیت سے عمرو بن جحاش بن کعب اس گھر میں داخل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضورؐ کو اس صورت حال سے آگاہ کر دیا آپؐ فوراً اٹھ کر چل دیئے۔ صحابہ کرام نے کچھ دیر انتظار کیا پھر وہ بھی عازم مدینہ ہوئے۔ مدینہ پہنچے تو حضورؐ کو مسجد میں پایا۔ حضورؐ نے تمام صحابہ کرام کو یہود کے عزائم اور وحی کی اطلاع سے آگاہ کیا اور فیصلہ ہوا کہ یہود کو اپنے کیے کی سزا ضرور ملنی چاہیے۔ چنانچہ حضورؐ نے قبیلہ اوس کے ایک مسلمان محمد بن مسلمہ کے ذریعے بنو نضیر کو پیغام بھیجا۔

"ہمارے شہر سے نکل جاؤ تم نے باہمی معاہدہ کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا ہے ورنہ دس روز کے بعد تم میں سے جو شخص مدینہ میں دیکھا گیا اس کی گردن اڑا دی جائیگی"

یہود یہ پیغام سن کر دم بخود رہ گئے انہوں نے قلعہ بند ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے یہود کو پیغام بھیجا" گھر بار چھوڑ کر کہیں نہ جانا بلکہ اپنے قلعوں میں جمے رہنا میرے ساتھیوں میں دو ہزار شمشیر زن اور بیرونی قبائل انہی قلعوں میں تمہاری نصرت کو پہنچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے تھے۔ یہودیوں نے بہت سوچ بچار کی وہ ابن ابی سے بھی مایوس تھے اور گردو نواح کے قبائل سے بھی کوئی توقع نہ تھی کیونکہ وہ مسلمانوں سے معاہدات کے ہاتھوں مجبور تھے۔ یہود کے سردار حیی بن اخطب نے سب کو قلعہ بند رہ کر مسلمانوں کا مقابلہ کرنے پر تیار کیے رکھا اور اعلان کیا کہ ہم کسی بھی صورت میں اپنی جائیدادیں اور شہر چھوڑ کر جانے کو تیار نہیں۔ دس دن اسی صورت حال میں گزر گئے اور مسلمان حسب وعدہ میدان میں اتر آئے۔ یہود کے مکانات گرانے اور باغات کٹوانے کا عمل شروع ہو گیا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر یہود منتیں کرنے پر اتر آئے اور انجام سے خائف ہو کر حضور سے جان بخشی کی درخواست کی اور منقولہ جائیداد ساتھ لے جا کر شہر چھوڑ دینے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے اس شرط کو منظور فرمالیا۔ اس طرح سے مدینہ یہود سے خالی ہو گیا اور ان کی تمام جائیداد مسلمانوں کے ہاتھ لگی۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں اس واقعہ کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور مہاجرین و انصار کی خوب ستائش فرمائی گئی اس واقعہ کی کئی حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں جن کا تذکرہ یوں پایا جاتا ہے۔

1- وہی خدا ہے جس نے ذلت کے ساتھ کافروں (بنونضیر) کو اپنے ملک سے نکالا۔ اے مسلمانو! تم یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے کہ یہ نکل جائیں گے کیونکہ ان کی قوت وحشمت بہت زیادہ تھی وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو خدا سے بچانے والے ہیں۔ تو خدا کا عذاب ان کو اس جگہ لے گیا جس کا انہیں گمان تک نہ تھا اور ہم نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔

2- جو کھجور کے درخت (محاصرہ کے دوران) تم نے قطع کیے وہ خدا کے حکم سے قطع کیے گئے اور جن کو تم نے ان کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑ دیا وہ بھی خدا ہی کے حکم سے ایسا کیا تا کہ وہ فاسقوں کو ذلیل کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غزوہ خندق

بنو نضیر نے خیبر پہنچتے ہی مسلمانوں کے خلاف اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور 5ھ بنو قریش مکہ کے ساتھ مل کر دس ہزار سپاہ کے ساتھ مدینہ پاک پر حملہ کر دیا۔ حضور کو اطلاع ملی تو تیاری شروع کر دی گئی اس دفعہ شہر کے اندر رہ کر ہی مدافعت کرنے کا فیصلہ ہوا۔ مدینہ پاک تین اطراف سے مکانوں اور نخلستانوں سے گھرا ہوا تھا ایک سمت جو خالی تھی حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے اس طرف ایک خندق کھود کر اس میں پانی چھوڑ دیا گیا تاکہ دشمن اس سمت سے شہر میں گھسنے نہ پائے تین ہزار متبرک ہاتھوں نے بیس دن میں یہ کام پورا کیا۔ خود حضور بھی ایک عام مزدور کی طرح کئی کئی دن فاقے سے گزار کر کام کر رہے تھے۔ یہودیوں کا ایک قبیلہ بنو قریظہ مدینہ پاک کے قریب رہتا تھا جس کے عزائم درست نہ تھے ان کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھنے کے لئے 200 آدمی الگ کر دیئے گئے قریش 20 دن تک مدینہ پاک سے باہر گردا گرد گھیرا ڈالے پڑے رہے لیکن شہر پر حملہ کرنے کی کوئی راہ نہ پا سکے۔ محاصرہ طویل ہوتا گیا اور دشمن کی آپس میں پھوٹ بڑھتی گئی آخر ایک دن اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے مسلمانوں کی اس طرح امداد فرمائی کہ تیز آندھی چلی دشمن کے خیموں کی رسیاں اکھڑ گئیں ۔ جانور کھل کر بھاگ گئے سامان آندھی سے اڑ گیا اس صورت حال سے دو چار ہو کر کفار پست ہمت ہو گئے اور محاصرہ اٹھا لیا۔

بنو قریظہ کا خاتمہ

غزوہ خندق کے دوران بنو قریظہ مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے اسے توڑ ہی چکے تھے۔ اب مسلمانوں نے سب سے پہلے ان سے نمٹنا ضروری سمجھا کیونکہ یہ مار آستئیں ثابت ہو رہے تھے مسلمانوں نے ان کا گھیراؤ کر لیا یہ لوگ قلعہ بند ہو گئے 20 دن تک یہی صورتحال رہی آخر یہود نے یہ درخواست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی کہ ہمارا معاملہ قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذؓ کے سپرد کر دیا جائے جو فیصلہ وہ کریگا ہمیں منظور ہو گا۔ سعد بن معاذؓ کو بلایا گیا بنو قریظہ نے کوشش کی کہ ہمیں معاف کیا جائے مگر سعد نہ مانے اور انہیں جواب دیا کہ تمہارا جرم قابل معافی نہیں ہے پھر یہ فیصلہ دیا کہ جنگ کے قابل ان کے تمام افراد قتل کر دیئے جائیں عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جائے ان کی تمام جائیداد اور سامان مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا اور اس طرح یہ قبیلہ اپنے انجام کو پہنچا۔

صلح حدیبیہ

مسلمان سالہا سال سے بیت اللہ کی زیارت سے محروم تھے خالصتاً عمرہ کی نیت سے حضور نے 1400 مسلمانوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ کا سفر اختیار فرمایا جب آپ مکہ مکرمہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو بذریعہ سفیر قریش کے ردعمل کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ قریش کا ایک جم غفیر مقابلہ کے لئے تیار کھڑا ہے حضورؐ نے بذریعہ سفیر انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ ہم صرف بیت اللہ کی زیارت اور عمرہ کی غرض سے آئے ہیں تھوڑی سی مدت کے لئے ہم سے صلح کا معاہدہ کر لیں۔ قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا جسے کہ حضورؐ نے تمام صورتحال سمجھائی لیکن اس کے باوجود قریش نہ مانے اب حضور نے حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر بھیجا جسے کہ قریش نے قید کر دیا اور مشہور یہ ہو گیا کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ حضور نے حضرت عثمانؓ کا انتقام لینا ضروری خیال فرمایا اور ببول کے ایک درخت کے نیچے اپنے دست مبارک پر صحابہؓ سے جانثاری کی بیعت لی اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں بعد کو معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر درست نہ تھی لیکن مسلمانوں کے اس جوش وخروش کا اثر یہ ہوا کہ قریش ہمت ہار گئے اور معاہدہ کرنے پر رضا مندی کا اظہار کیا چنانچہ معاہدہ کو تحریری شکل دی گئی اگرچہ معاہدہ کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے حق میں نہیں سمجھی جاتی تھیں لیکن اس معاہدہ کی رو سے مسلمانوں کا اسلام کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تبلیغ اور ترویج کا حق تسلیم کر لیا گیا اور اسلام کو اپنی اشاعت کا حق مل گیا اور یہ بہت بڑی کامیابی تھی جسے خود خدائے قدوس نے کھلی ہوئی فتح سے ظاہر فرمایا ہے اس معاہدہ کے بعد مسلمان مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔

خالد بن ولید اور عمرو بن العاص کا قبول اسلام

قریش کے دو بڑے جرنیل خالدؓ اور عمروؓ جن کی جنگی مہارتوں کا اعتراف کیا جاتا تھا غزوہ احد میں خالد کی جنگی بصیرت کا مظاہرہ دیکھا جا چکا تھا۔ حدیبیہ کی صلح کے بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ مسلمان عظیم فتح سے ہمکنار ہو گئے ہیں مکہ مکرمہ میں اسلام گھر گھر پہنچ چکا ہے۔ خالد مکہ مکرمہ سے نکلے اور مدینہ کی طرف عازم سفر ہوئے تو راستہ میں عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے خالد بولے مسلمان ہونے جا رہا ہوں عمروؓ نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ دونوں ایک ساتھ مدینہ منورہ پہنچے اور دربار رسالت میں حاضر ہو کر ایمان لے آئے آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو عظیم فتوحات سے سرفراز کیا۔ خالد بن ولید نے شام کا ملک قیصر سے چھین لیا اور عمرو بن العاص نے مصر کی حکومت رومیوں سے لے کر اسلام کے قدموں میں ڈال دی۔

غزوہ خیبر

پورے عرب کے یہود اب سمٹ کر خیبر میں جمع ہو چکے تھے اور اپنی مدافعت کے لئے انہوں نے وہاں بڑے بڑے قلعے اور گڑھیاں بنا رکھی تھیں۔ حضور نے ان سے تحریری معاہدہ کرنے کی کوشش کی جس کی رو سے وہ اسلام کی حاکمیت تسلیم کرتیں اور اپنے تحفظ کے بدلہ میں خراج ادا کریں لیکن یہود اس بات پر نہ آئے۔ یہود کے ایک حلیف قبیلہ نے مدینہ پاک کی چراگاہ پر حملہ کر کے ایک مسلمان کو قتل کر دیا اس پر مسلمانوں کے صبر کا پیالہ لبریز ہو گیا آپ سولہ سو صحابہؓ کی جمعیت ساتھ لیکر عازم خیبر ہوئے رات کی تاریکی میں وہاں پہنچے۔ موقع تھا کہ رات کی تاریکی میں یہود پر حملہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر دیا جاتا مگر حضورؐ نے ایسا نہ کیا اور حکم دیا کہ صبح کا انتظار کیا جائے صبح کے وقت سرداران یہود سے معاہدہ کی کوشش کی گئی لیکن معاہدہ کی بجائے وہ لڑنے کو تیار پائے گئے۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان کے ایک قلعہ ناعم پر قبضہ کر لیا۔ قلعہ قموص کے گیٹ پر مرحب نام کا ایک بہادر یہودی متعین تھا۔ کئی روز تک مقابلہ کے باوجود یہ قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ ایک روز شام کے وقت حضور نے فرمایا کل میں اس شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دونگا جس کے ہاتھ پر خدا فتح دیگا چنانچہ دوسرے روز حضرت علیؓ کو جھنڈا عطا ہوا۔ آپ نے مرحب کا مقابلہ کیا اور اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے خیبر پر بھی مسلمانوں کو قبضہ عطا فرما دیا۔ اس شاندار فتح کے بعد حضورؐ نے یہودیوں سے خیبر کی تمام جائیداد سے نصف آمدن کی وصولی کا معاہدہ کیا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

عمرہ

معاہدہ حدیبیہ کی رو سے 7ھ کو مسلمانوں نے عمرہ کے لئے جانا تھا۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کیلئے بڑی شان و شوکت سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئی اور معاہدہ کے تمام تر قواعد کی پابندی کرتے ہوئے مکہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا تمام سامان حرب مکہ سے آٹھ میل باہر رکھ دے گئے تھے۔ مسلمان تین دن مکہ مکرمہ میں رہے اور بخیر و عافیت واپس مدینہ پہنچ گئے۔

جنگ موتہ

اب تک اسلام یہودی قبائل اور مشرکین مکہ سے نبرد آزما چلا آ رہا تھا اب عیسائیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ رومیوں نے مسلمانوں کا قاصد جو دعوت اسلام لیکر گیا تھا قتل کر دیا تھا جس کا انتقام لینے کے لئے تین ہزار مجاہدین کا لشکر بھیجا گیا خود قیصر روم مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے ایک لاکھ کا لشکر جرار لیکر باہر نکلا۔ تین ہزار مجاہدین ایک لاکھ کے لشکر سے ٹکرا گئے ان کے تین سپہ سالار حضرت جعفرؓ عبداللہ بن رواحہؓ اور زید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن حارثہ شہید ہو گئے تو جھنڈا خالد بن ولید نے اپنے ہاتھ میں لیا اور اس بہادری سے لڑے کہ دشمن نے راہ چھوڑ دی اور آپ اپنے لشکر کو نکال لے آنے میں کامیاب ہو گئے۔

فتح مکہ و تطہیر کعبہ

صلح حدیبیہ کی رو سے مسلمان مکہ پر حملہ آور نہیں ہو سکتے تھے لیکن قریش نے خود اس کے لئے موزوں حالات پیدا کر دیئے اور وہ اس طرح کہ انہوں نے بنو بکر کو ابھارا اور بنو خزاعہ پر اس سے حملہ کرا دیا بنو خزاعہ سے مسلمانوں کا معاہدہ ہو چکا تھا اور صلح حدیبیہ کی رو سے اس قبیلہ پر حملہ نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن قریش مکہ کی سازش تھی اور وہ مسلمانوں کے ایک حلیف کو تباہ کر کے دراصل مسلمانوں کو کمزور کر دینا چاہتے تھے۔ بنو خزاعہ نے ایک وفد مدینہ پاک بھیجا اور حضور کو صورتحال سے آگاہ کیا آپ نے اسی وقت قریش کو ایک خط لکھا کہ آپ لوگ ان شرائط میں سے کسی ایک شرط کو قبول کر لیں۔

1۔ بنو بکر کی حمایت سے الگ ہو جائیں۔

2- مقتولین کا خون بہا ادا کریں۔

3- معاہدہ حدیبیہ کی تنسیخ کا اعلان کر دیں

قریش نے معاہدہ حدیبیہ کی تنسیخ کا اعلان کر دیا اور اس طرح سے مسلمانوں کے پاس مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کا جواز موجود ہو گیا۔ قریش غرور تکبر کی رو میں بہ کر یہ فیصلہ کر تو گئے مگر فوراً بعد انہیں احساس ہوا کہ ہم نے غلطی کی ہے اور مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے فوری طور پر ابو سفیان کو مدینہ پاک بھیجا گیا کہ وہ معاہدہ کی بحالی کا اعلان کرے۔ چنانچہ ابو سفیان نے بھرپور کوشش کی لیکن معاہدہ کی بحالی نہ ہو سکی۔

حضور نے فوری تیاری کا حکم دیا اور دس ہزار جانثاروں کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے اور اس قدر عجلت کے ساتھ بڑھے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی اور آپ مکہ سے باہر پہنچ گئے جب قریش کو لشکر اسلام کی آمد کا پتہ چلا تو مکہ مکرمہ میں اضطراب پھیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا۔ ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ادھر آ نکلا اور مسلمانوں نے اسے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کرلیا اب یہ اپنے سابقہ کردار کے حوالے سے قابل گردن زدنی تھا مگر حضورؐ نے اس کے ساتھ نہایت مشفقانہ گفتگو کی اور حکم دیا کہ اسے لشکر اسلام کی ایک جھلک دکھائی جائے اسے ایک پہاڑی پر کھڑا کر دیا گیا۔ اور اس نے دیکھا کہ لشکر اسلام مسلح مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر ہے۔ حضور مکہ پاک میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے آپ کا سر جھکا ہوا تھا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہو رہی تھی۔ آپؐ نے اپنے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا۔ خانہ کعبہ کی تطہیر کی گئی۔ شہر مکہ پر ہلالی پرچم لہرا دیا گیا بیت اللہ میں اذان دی گئی اور نماز باجماعت ادا ہوئی مکہ مکرمہ کے بڑے بڑے سردار جو حضورؐ کے دشمن مسلمانوں کے قاتل اور اسلام کی راہ کے پتھر تھے آج حرم کے صحن میں سر جھکائے حضور کے سامنے تھے۔ حضورؐ نے ایک نظر اٹھا کر انہیں دیکھا اور پوچھا اے مکہ کے سردارو! آج میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں۔ سب نے کہا آپ جوانوں کے شریف بھائی، بوڑھوں کے شریف بھتیجے ہیں ارشاد ہوا جاؤ آج تم پر کوئی ملامت نہیں تم سب آزاد ہو اس موقع پر حضورؐ نے ایک پر تاثیر تقریر کی اور اسلامی مساوات کا سبق دیا۔ عورت کا احترام، شراب اور سود سے گریز کے احکام سنائے۔ نسلی عصبیت اور غرور و تکبر جاہلیت کے دور والے سب ختم کر دیئے گئے۔

ہوازن اور ثقیف سے مقابلہ

مکہ مکرمہ پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا تھا جسے کہ سارے عرب نے اسلام کی سچائی کا نشان مان لیا۔ لیکن مکہ مکرمہ کے بالکل قریب ہوازن اور ثقیف دو قبیلے ابھی اسلام دشمنی پر ادھار کھائے بیٹھے تھے ہوازن کے سرداروں نے اوروں کو بھی ابھارا اور ایک لشکر لے کر حنین کے میدان میں آ اترے ادھر مسلمان بارہ ہزار مجاہدین کے مقابلے میں آئے۔ قبیلہ ہوازن کی تیر اندازی مسلمہ تھی جنگ کے آغاز میں ان کے تیروں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بوچھاڑ سے مسلمان گھبرا گئے اور پیچھے ہٹے لیکن حضورؐ اپنی جگہ پر قائم رہے اور مسلمانوں کو بلایا حضرت عباسؓ نے بھی لشکر اسلام کو اسلام پر جان دینے کی بیعت کا احساس دلایا تو مجاہدین اسلام پلٹ پڑے اور اس جوش سے لڑے کہ ہوازن کے قبیلہ کو میدان چھوڑ کر بھاگ جانا پڑا اور ان لوگوں نے طائف میں بنو ثقیف کے ہاں جا کر پناہ لی۔ بنو ثقیف کا گھیراؤ کر لیا گیا وہ قلعہ بند تھے۔ قلعہ پر مسلمانوں نے کئی حملے کیے مگر کامیابی نہ ہو سکی لشکر اسلام نے حضور سے عرض کیا کہ ان کے حق میں بددعا فرمادیں آپؐ نے فرمایا خداوندا بنو ثقیف کو ہدایت نصیب کر اور اسلام کے آستانہ پر لا۔ محاصرہ اٹھا لیا گیا اور اس کے بعد ثقیف کے لوگ جلد ہی مکہ مکرمہ پہنچ کر ایمان لے آئے۔

غزوہ تبوک

حجاز میں اسلام کی نئی قوت کا حال سن کر شام میں کھلبلی سی مچ گئی شام اور حجاز کی حدود آپس میں ملتی تھیں اور شام اپنے آپ کو خطرے میں محسوس کرتا تھا ان دونوں کی سرحد پر ایک مقام تبوک تھا۔ رومیوں نے ایک عیسائی سردار غسائی کے ذریعے ایک لشکر جرار تیار کیا اور تبوک کے مقام پر آ کر پڑاؤ کر لیا۔ مسلمانوں کو صورت حال کا پتہ چلا تو مقابلہ کی تیاری شروع ہو گئی ان دنوں ملک میں قحط کا سا سماں تھا اور گرمی انتہا پر تھی۔ دولت مند صحابیوں نے جنگ کے لئے دل کھول کر چندے دیئے اور آلات حرب پیش کیے۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو شہر کے اندر عورتوں اور بچوں کی نگہداشت اور حفاظت کے لئے چھوڑ دیا اور تیس ہزار کا لشکر لے کر آپ تبوک پہنچ گئے لشکر اسلام میں صرف 10 ہزار سوار تھے۔ آپؐ نے 20 روز تبوک میں قیام فرمایا لیکن کفر کو حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لشکر اسلام کے اس قیام کا اثر گردونواح کے قبائل پر پڑا اور کئی ریاستوں اور قبائل کے سرداروں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر جذبہ دیگر مسلمانوں سے صلح کر لی دومتہ الجندل کے سردار نے بھی امان پائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ سفر اس حیثیت سے تاریخ اسلام کا انتہائی نازک تھا کہ عرب سے باہر دو بہت بڑی سلطنتوں سے ٹکر لینے کے لئے مسلمان نکلے تھے اس لئے حضور کی بخیریت واپسی پر بہت خوشی منائی گئی۔

اعلانِ برأت

اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عرب کا ذرہ ذرہ نورالسلام سے چمک رہا تھا غزوہ تبوک سے واپسی پر باقاعدہ حج کی ادائیگی کا منصوبہ تیار ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق کو تین سو مسلمانوں کے قافلہ کا سالار بنایا گیا۔ حضرت علیؓ اس قافلہ کے نقیب قرار پائے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت جابرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ بطور معلم ساتھ کئے گئے۔ قربانی کے لئے 20 اونٹ ہمراہ لیکر یہ قافلہ 9ھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوا یہ حج اس اعتبار سے بہت بڑی اہمیت کا حامل تھا کہ کفر کی حکومت ختم ہونے اور اسلام کے عہد کا آغاز ہونے کے بعد یہ پہلا حج تھا۔ اس لئے قرآن پاک نے اسے حج اکبر کے نام سے موسوم فرمایا۔ لوگوں کو حج کے اصل طریقے سکھائے گئے سورہ برأت کی چالیس آیات حضرت علیؓ نے پڑھ کر سنائیں جن کے تحت کفار سے ہر قسم کے معاہدات توڑ دیئے گئے تھے اور یہ منادی کردی گئی کہ آئندہ کوئی مشرک خانہ کعبہ میں نہ آنے پائیگا اور نہ ہی کوئی ننگا ہو کر حج کر سکے گا۔

آخری حج

قافلہ مکہ کی جانب چل دیا سرکار کا
آخری یہ حج تھا میرے شہِ ابرار کا

10ھ کو حضورؐ نے حج کا ارادہ فرمایا تو یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے عرب میں پھیل گئی۔ ہر شخص آپ کی ہم رکابی کا تمنائی تھا ہزاروں کے مجمع میں آپؐ 26 ذی قعد کو مدینہ پاک سے روانہ ہوئے اور مقام ذوالحلیفہ پر غسل فرما کر احرام باندھا اور تلبیہ پڑھنا شروع کردی جب آپ لبیک فرماتے تو کم از کم ایک لاکھ آدمی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زبان سے یہ کلمہ نکلتا آپ 5 ذی الحج کو مکہ پاک میں داخل ہوئے۔ کعبہ کا طواف کیا اور صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی۔ 8 ذی الحج کو آپ نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ منیٰ میں قیام فرمایا اور 9 ذی الحج کو وہاں سے روانہ ہو کر عرفات آ کر ٹھہرے دوپہر ڈھل گئی تو قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر آپؐ نے حج کا خطبہ دیا۔ جس میں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

1- جاہلیت کے سارے دستور اور رسم و رواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔

2- جاہلیت کے سارے خون کے بدلے ختم کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیع بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔

3- عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر۔

4- جاہلیت کے تمام سود مٹا دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ کا سود مٹاتا ہوں۔

5- آپس میں تمہاری جان اور مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کے دن اس پاک مہینہ میں اور اس پاک شہر میں۔

6- ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

7- کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔ تم سب ایک آدم کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنا تھا۔

8- خدا نے ہر حقدار کو وراثت کا حق دے دیا ہے اب کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔

9- لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا زنا کار کے لئے پتھر ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

10- ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینا جائز نہیں۔

11- قرض دار کو قرض ادا کیا جائے۔ عاریت لیا ہوا مال واپس کیا جائے۔ ہنگامی عطیے واپس کیے جائیں۔ جو ضامن بنے وہ تاوان کا ذمہ دار ہو۔

12- میں تم میں ایک چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو پھر کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب قرآن۔

اب آپ نے مجمع سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ ''تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائیگا تو تم کیا جواب دو گے''۔ ایک لاکھ زبانوں نے ایک ساتھ گواہی دی ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔ یہ سن کر آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا ''اے خدا تو گواہ رہ'' خطبہ ختم ہوا تو حضرت بلال نے اذان دی اور تمام مسلمانوں نے ظہر اور عصر کی نماز بیک وقت باجماعت ادا کی۔ سبحان اللہ! کیسا عجیب منظر تھا یہ نوری قافلہ مغرب کے وقت مزدلفہ پہنچا۔ یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا ہوئیں اور رات یہیں بسر کی۔ صبح قافلہ آگے بڑھا جمرہ پہنچ کر کنکریاں پھینکیں اور لوگوں سے حضورؐ نے خطاب فرمایا۔

''مذہب میں خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے آگے نہ بڑھنا تم سے پہلی قومیں اسی وجہ سے برباد ہوئیں''

آپؐ یہاں سے منیٰ میں آئے انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آپؐ کے دائیں بائیں اور پیچھے چل رہا تھا آپؐ نے یہاں رک کر خطاب فرمایا۔

''دیکھنا میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ خود ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے کاموں کے بارے پوچھے گا اگر تم پر ایک کالا نکٹا غلام بھی سردار بنا دیا جائے جو خدا کی کتاب کے مطابق تم کو لے چلے تو اس کا حکم ماننا''۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے بعد آپؐ نے تمام مسلمانوں کوالوداع کیااور حج کی دیگر مصروفیات سے فارغ ہوکر آپؐ 14 ذی الحج فجر کی نماز خانہ کعبہ میں ادا کر کے مدینہ منورہ کو روانہ ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال

حجتہ الوداع کے دو ماہ بعد آپ میدان احد میں تشریف لے گئے اور احد کے شہیدوں کے لئے دعائے خیر فرمائی پھران کو بالکل اسی طرح رخصت کیا جس طرح مرنے والا اپنے عزیزوں کو رخصت کرتا ہے پھر ایک روز آدھی رات کے وقت آپ جنت البقیع میں تشریف لے گئے اور سب کے لئے دعائے خیر فرمائی اس کے ایک ہفتہ بعد آپؐ کی طبیعت ناساز ہوگئی جب تک طاقت رہی مسجد میں نماز پڑھانے تشریف لے جاتے رہے جب نقاہت بہت بڑھ گئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کونماز پڑھانے کا حکم دیا۔

وصال کے روز یعنی پیر کے دن طبیعت ذرا ہلکی تھی آپؐ نے صبح کے وقت پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ فجر کی نماز میں مصروف تھے دیکھ کر مسکرادیئےلوگوں نے آہٹ پا کر خیال کیا کہ شاید حضورؐ باہر آنا چاہتے ہیں، لیکن آپؐ نے حجرہ کے اندر ہو کر پردہ چھوڑ دیا۔دن بھر غشی کے دورے پڑتے رہے آخر میں آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر انگلی سے اشارہ کیااور تین دفعہ فرمایا ''بَل الرفیقِ الاعلیٰ'' یہی کہتے کہتے ہاتھ لٹک گئےاور روح پاک عالم قدس میں پہنچ گئی۔

آپ کی تجہیز و تکفین کا کام منگل (سہ شنبہ) کے روز شروع ہوا حضرت فضل بن عباس حضرت علیؓ اور حضورؐ کے آزاد کئے ہوئے غلام زید کے بیٹے اسامہ نے آپ کو غسل دیا۔حضرت عباسؓ بھی موجود تھے۔حضرت عائشہؓ کے جس حجرے میں آپ نے وصال فرمایا وہیں آپ کو دفن کیا گیا یہی حجرہ مبارک آج تک روضۃ الرسول کے نام سے موسوم ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب ششم)

اُمہات المومنین و اولادِ رسول ﷺ

اُمہات المومنین ہیں قابل صد احترام
اہل بیت مصطفیٰ کا ہر مسلماں ہے غلام
آپؐ کے فرزند بچپن میں ہوئے ان سے جدا
بچیاں بس رہ گئی تھیں وارث خیر الانام

باب ہذا میں درج ذیل مندرجات ہدیہ قارئین ہیں:۔

1- حضورؐ کے بعض رشتہ ازواج اسلام کی ترویج و تشہیر کا باعث بنے
2- حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا خدمتِ اسلام کا عدیم المثال مظاہرہ
3- حضرت عائشہؓ کے ذریعے خواتین کو فہم دین میں مدد ملی
4- اولاد نرینہ سے محرومی کی آزمائش
5- بنات رسولؐ کے عقد پر انتہائی سادگی کا مظاہرہ
6- حضرت عثمانؓ کی ذی النورین کے لقب سے سرفرازی
7- امہات المومنین کی سیرت، ایثار اور سادگی مسلم خواتین کیلئے بہترین نمونہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خدیجہ سے عقد

قوم کی مائیں ہیں ازواج رسول
خوذ خدا نے یہ بتایا ہے اصول
ہم پہ لازم ہے کہ فرمان..... خدا
جزو ایماں جان کر، کرلیں قبول

حضرت خدیجہ الکبری مکہ کی ایک متمول خاتون تھیں تجارت کے لئے اپنا سامان شام اور دیگر ممالک کو بھیجتی ⑨۔ آپ بیوہ تھیں۔ دو جگہ آپ کی شادی ہوئی مگر دونوں شوہر وفات پا گئے تھے آپ اس صورت حال سے اس قدر دلبرداشتہ ہوئیں کہ آئندہ شادی نہ کرنے کا سوچنے لگیں۔ اس دوران مکہ کے بڑے بڑے روسا نے شادی کے پیغامات بھیجے مگر آپ انکار کر دیتی رہیں۔ آپ نے حضور کے اعلیٰ کردار، امانت دیانت کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ آپ کی خواہش ہوئی کہ اپنے سامان تجارت کے لئے ایسا ہی آدمی نہایت موزوں ہے آپ نے اپنے غلام کے ذریعے حضور کی رائے معلوم کرنا چاہی تو آپ نے اپنے چچا ابو طالب کی اجازت سے ہاں کر دی۔ اب قافلہ جو شام کو جانے والا تھا حضورؐ اس کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا سامان تجارت لے کر گئے آپ کی محنت و دیانت سے اسقدر نفع ہوا کہ حضرت خدیجہؓ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ آپ کے اعلیٰ کردار، امانت دیانت سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ آپ نے شادی نہ کرنے کا ارادہ بدل دیا اور حضورؐ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کی تمنا پیدا ہوئی آپ کی ہمراز ملازمہ نفیسہ نے آپ کا پیغام حضور کو پہنچایا جس پر آپ نے رضامندی کا اظہار کر دیا اس طرح سے آپ کی رسم عقد ہوئی۔ حضرت خدیجہ کی طرف سے ان کے چچا عمرو بن اسد وکیل ہوئے اور حضور کی طرف سے وکیل کے فرائض آپ کے چچا حضرت ابو طالب نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انجام دیئے۔ حضرت خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے بھی رسم نکاح میں شمولیت کی اور اس موقع پر ایک خطبہ بھی دیا جو درحقیقت حضرت ابوطالب کے خطبہ کا جواب تھا۔ ورقہ بن نوفل نے اس نکاح کو اپنے لئے باعث خیر و برکت قرار دیا۔

حضرت خدیجہ 25 سال تک حضورؐ کے ساتھ رہیں ہر قسم کے حالات میں حضور کا ساتھ دیا اور ہر مشکل وقت میں آپ کو تسلی دیتیں آپ نے اپنی تمام دولت اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے حضور کے قدموں میں پیش کر دی۔ آپ سے حضورؐ کو بے حد محبت تھی حضرت خدیجہؓ کے ایثار کا حضور اکثر ذکر فرماتے تھے۔ آپ کے بطن سے دو صاحبزادے قاسم اور عبداللہ پیدا ہوئے جن کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا۔ حضور کی چاروں صاحبزادیاں سیدات رقیہ، زنیبؓ، ام کلثوم اور فاطمۃ الزہرہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی ولادت باسعادت بھی حضرت خدیجہ ہی کے شکم سے ہوئی۔ انہوں نے عہد نبوت پایا اور بحمد اللہ اسلام لائیں حضور کی بعثت پر سب سے پہلے اسلام لانے والی بھی عظیم خاتون تھیں۔

نبوت کے دسویں سال سفر ہجرت سے 3 سال قبل حضرت ابوطالب کی وفات کے پنتیس دن بعد حضرت ام المومنین سیدہ خدیجہؓ نے پیام اجل کو لبیک کہا۔

حضرت خدیجہؓ ایک ایسی عظیم رفیقہ حیات تھیں جنہوں نے حضورؐ کے قدموں میں جان و دل کا ہی نذرانہ پیش نہیں کیا بلکہ اپنی تمام دولت و ثروت حضور کی رضا پر نچھاور کر دی آپ نے اپنا ہر لمحہ حیات حضور کے آرام و سکون اور خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپ نے ہر مشکل وقت میں نہ صرف حضورؐ کا ساتھ دیا بلکہ نہایت بلند ہمتی سے آگے بڑھ کر حضور کا سہارا بنیں۔

آپ کی وفات حسرت آیات کا سانحہ حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد حضور کے لئے ایک الم انگیز صدمہ تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت حفصہ بنتِ عمرؓ سے عقد

حضرت حفصہ حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی تھیں آپ کی شادی ایک نہایت خوش نصیب نوجوان حضرت خنیسؓ بن حذافہ سے ہوئی یہ بالکل ابتدائی زمانہ میں ایمان لائے تھے۔ انہوں نے اسلام کی خاطر دو دفعہ اپنے پیارے وطن کو چھوڑا ایک دفعہ ہجرت حبشہ کی صورت میں اور دوسری دفعہ مدینہ پاک کو ہجرت کر کے انہوں نے غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شرکت کی اور اپنے جوش ایمانی کا مظاہرہ کیا۔ احد کی جنگ میں گہرے زخم آئے جو مندمل نہ ہو سکے اور شہادت کی عظمت سے سرفراز ہوئے۔ اسی طرح سے حضرت حفصہؓ عین عالم شباب میں بیوہ ہو گئیں، کچھ عرصہ کی خاموشی کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کے رشتہ کے لئے حضرت ابوبکر صدیق سے بات کی مگر انہوں نے سکوت اختیار فرمایا پھر آپ نے حضرت عثمانؓ سے بات کی تو انہوں نے مشورہ کے لئے وقت طلب کیا آپ کو بہت دکھ ہوا کہ اس مشکل وقت میں میرے دوست میری اسقدر نیک اور عبادت گزار بیٹی سے عقد کرنے سے گریز کر رہے ہیں آپ نے اپنے اس غم کا تذکرہ حضورؐ سے کیا۔ حضور عمر فاروقؓ کی بات سن کر مسکرائے اور فرمایا عمرؓ حفصہ کے ساتھ وہ شادی کریگا جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان اس سے شادی کریگا جو حفصہ سے بہتر ہے۔ چنانچہ آپؐ کے ارشاد عالیہ کے مطابق حضرت حفصہؓ ام المومنین کے عظیم منصب پر فائز ہوئیں۔ آٹھ سال تک آپ حضور کی زوجیت میں رہ کر خدمت کا حق ادا کرتی رہیں۔ حضورؐ کے وصال پر ملال کے بعد آپ نے اپنی بقایا زندگی اسی حجرہ پاک میں عبادت اور کتاب الٰہی کی تلاوت میں گزار دی۔ ایک روایت کے مطابق وصال کے وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی۔

حضرت زنیب بنتِ خزیمہ سے عقد

آپ حضرت عبداللہ بن جحش کی رفیقہ حیات تھیں۔ حضرت عبداللہ ایک سچے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور سچے مسلمان تھے ان کے بارے میں روایت ہے کہ مقبول گھڑی میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ یا اللہ! میں نہ صرف کفار کے ہاتھوں شہادت پاؤں بلکہ کفار میری میت کا مثلہ کر دیں میرے کان، ناک کاٹ دیں میری آنکھیں نکال دیں اور اسی حالت میں قیامت کے روز میں تیرے دربار میں پیش کیا جاؤں تو جب مجھ سے پوچھے کہ عبداللہ تیرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا گیا تو میں دست بستہ عرض کروں کہ تیرے اور تیرے محبوب کے عشق کے جرم میں مجھے یہ سزا دی گئی ہے۔

حضرت زینبؓ سب سے کم مدت حضور کی زوجیت میں رہیں عقد کے صرف آٹھ ماہ کے بعد آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ حضورؐ نے خود جنازہ پڑھایا اور قبر میں اتارا۔ آپ بے حد فیاض اور مشفق تھیں محتاجوں کے ساتھ حد درجہ محبت کرتیں اسی عالی صفت کی نسبت سے آپ کو ام المساکین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ کی زوجیت میں

حضرت ام سلمہؓ بیوہ تھیں آپ کی پہلی شادی ابو سلمہ سے ہوئی جو کہ ایک نہایت ہی راسخ العقیدہ مسلمان تھے آپ نے بھی دیگر مسلمانوں کے ساتھ ہجرت حبشہ کی اور پھر واپس آ کر ہجرت مدینہ سے سرفراز ہوئے۔ آپؓ نے جنگ بدر اور جنگ احد میں بھر پور حصہ لیا اور خوب داد شجاعت دی۔ جنگ احد میں زخمی ہوئے لیکن آپ کے زخم مندمل ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد پھر زخم ہرے ہوئے اور آپ کے وصال کا سبب بن گئے اس طرح حضرت ام سلمہ ایک عظیم خاوند سے محروم ہو گئیں۔

عدت کے بعد آپ کو پہلے حضرت ابو بکر صدیق اور پھر فاروق اعظم نے شادی کا پیغام بھیجا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ پھر حضورؐ نے یہ پیشکش کی تو انہوں نے دل و جان سے قبول کر لی۔

حضرت ام سلمہ کو وہی حجرہ ملا جہاں ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہائش پذیر تھیں آپ کا سلوک امہات المومنین کے ساتھ بہنوں جیسا تھا۔ سات سال تک آپ حضور کی خدمت میں رہیں پھر حضور کا وصال ہو گیا اس کے بعد آپ 48 سال تک زندہ رہیں اور چوراسی برس کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث

آپؓ کا تعلق بنو خزاعہ کے خاندان مصطلق سے تھا۔ آپؓ کی پہلی شادی ایک شخص مسافع بن صفوان سے ہوئی جو کہ مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے اور آپ بیوہ ہو گئیں اور مال غنیمت میں ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں اور انہوں نے انہیں مکاتبہ بنا دیا اس شرط کے تحت انہیں نو اوقیہ سونا ادا کرنا تھا۔ حضرت جویریہؓ نے اس ضمن میں حضورؐ سے مدد طلب کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ میں تمہارا زر کتابت ادا کر دوں اور تم سے نکاح کر لوں" حضرت جویریہ اس پر راضی ہو گئیں۔ اس طرح حضور نے زر کتابت ادا کر دیا اور حضرت جویریہ سے نکاح کر لیا۔

آپ بہت عبادت گزار تھیں۔ علم دین سے خاصی دلچسپی تھی۔ اکثر تسبیح و تسلسل میں دیکھی جاتیں آپؓ سے چند احادیث بھی روایت کی گئیں آپ نے 56ھ میں وصال فرمایا اس وقت آپؓ کی عمر اکہتر سال تھی مروان بن حکم نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش

آپؓ کی پہلی شادی حضرت زید بن حارثہ سے ہوئی جو حضورؐ کے آزاد کردہ غلام اور متبنّیٰ تھے۔ انہیں حضرت خدیجہؓ الکبریٰ نے حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا ان کے والدان کا فدیہ ادا کر کے ساتھ لے جانا چاہتے تھے لیکن زیدؓ نے صاف انکار کر دیا اور حضورؐ ہی کے قدموں میں رہنے کو ترجیح دی ان کے اس جذبہ سے متاثر ہو کر حضورؐ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے فرمایا ''زید میرا بیٹا ہے'' حضور نے ان کی شادی زنیب سے تجویز فرمائی اور زنیب کے اہل خاندان نے اختلاف کیا تاہم نکاح ہو گیا مگر ان میاں بیوی کی آپس میں نہ بن سکی اور ایک سال بعد زید نے طلاق دے دی۔ عدت گزر چکی تو حضورؐ نے زنیب کی دلجوئی کے خیال سے زیدؓ ہی کے ہاتھ زینب کو نکاح کا پیغام بھیجا عین اس وقت وحی ہوئی (پھر جب زید اس عورت سے بے تعلقی کر چکا تو (بعد از عدت) ہم نے تمہارے ساتھ اس عورت کا نکاح کر دیا) گویا یہ نکاح آسمانی نکاح تھا جو کہ سن 5ھ میں طے پایا۔

حضرت زنیب بہت فیاض اور سخی تھیں آپؓ نے 20ھ میں حضرت فاروق اعظم کی خلافت کے دور میں 36 برس کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ

آپ ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ اصل نام رملہ تھا۔ آپ کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا۔ دونوں نے اسلام قبول فرمایا۔ دونوں نے ہجرت حبشہ کی حبشہ میں آپؓ کا شوہر مرتد ہو گیا اور عیسائی مذہب اختیار کر لیا لیکن آپؓ بدستور اسلام پر قائم رہیں اور شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی۔

جب حضور کو اس صورت حال کا علم ہوا اور حضرت ام حبیبہؓ کی بے کسی اور بے بسی کی داستان سنی تو آپؐ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ کو نجاشی فرمانروائے حبشہ کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ ام حبیبہؓ کے ساتھ آپؐ کے نکاح کی تکمیل کر دے نجاشی نے آپ کی رضامندی حاصل کی اور حبشہ میں مقیم تمام مسلمانوں کی موجودگی میں نکاح پڑھایا گیا اور سب کو کھانا کھلایا۔ نکاح کے وقت حضرت ام حبیبہؓ کی عمر 36 سال تھی نکاح کے بعد آپ کو مدینہ منورہ بھیج دیا گیا۔

آپ علم و فضل میں اچھی دستگاہ رکھتی تھیں۔ نہایت مستقل مزاج تھیں، احادیث پر نہایت شدت سے عمل کرتیں۔ 12 رکعت نفل روزانہ ادا کرنے کا معمول تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں 44ھ چوہتر سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئیں۔

پہلے شوہر سے دو بچے ہوئے عبیداللہ اور حبیبہ موخرالذکر کی تربیت آغوش نبوت میں ہوئی اور قبیلہ ثقیف میں بیاہی گئیں ان ہی کی نسبت سے آپؓ کی کنیت ام حبیبہ ہے۔

ام المومنین حضرت صفیہ بنتِ حیؓ

آپؓ کا اصل نام زنیب تھا۔ آپ غزوہ خیبر میں مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں آپ قبیلہ بنونضیر کے سردار کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کا پہلا نکاح سلام بن القرظی سے ہوا جو نبھ نہ سکا اور طلاق ہوگئی۔ اس کے بعد آپؓ کا نکاح کنانہ بن ابی الحقیق سے ہوا جو غزوہ خیبر میں مارا گیا۔ مال غنیمت کی تقسیم کے دوران حضرت صفیہؓ کی حیثیت کے حوالے سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ اسے اپنے نکاح میں لے آئیں چنانچہ انہیں آزاد کر کے نکاح میں لے لیا گیا اس وقت حضرت صفیہؓ کی عمر 17 سال تھی۔

دیگر ازواج مطہرات کی طرح آپؓ بھی مرکز علوم تھیں آپؓ کا دامن اخلاق درخشاں جواہرات سے معمور تھا آپ ایک مدبر خاتون تھیں آپ کو حضور سے بے حد محبت تھی حضور بھی آپ سے بے حد موانست رکھتے تھے۔ 35ھ میں جب مفسدین نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاضرہ کر رکھا تھا آپ مسلسل ان کی ضروریات کی فراہمی میں مصروف رہیں اور ان کے کھانے پینے کا سامان حضرت حسنؓ کے ذریعے انہیں بھجواتی رہیں۔

آپؓ نے ساٹھ برس کی عمر پائی اور 50ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں آپ کا مدفن ہے۔ حضورؐ سے آپؓ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث

آپؓ قبیلہ قریش کی چشم و چراغ تھیں حضور سے عقد سے پہلے آپؓ کا نام برہ تھا۔ نکاح سے پہلے ہی میمونہ نام رکھ دیا گیا تھا۔ آپؓ کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا جہاں سے آپؓ کو طلاق ہوگئی ازاں بعد آپؓ کا نکاح ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوا جو 7ھ میں وفات پاگئے ان کے انتقال کے بعد آپ حضور کی زوجیت میں آئیں آپؓ حضور کی آخری بیوی تھیں۔

آپؓ نہایت راسخ العقیدہ اور حضورؐ کی بے حد مطیع و فرمانبردار زوجہ تھیں۔ علمی قابلیت بھی اعلیٰ درجہ کی تھی اور امر نواہی کا سخت خیال رکھتی تھیں آپؓ کی سخاوت ضرب المثل تھی آپ غلام بھی آزاد کرتی رہتی تھیں نہایت متقی، پرہیزگار اور عبادت گزار تھیں پوری زندگی زہد و عبادت میں گزاری۔

آپ نے 51ھ اسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور آپ کا مزار مقام سرف میں ہے یہ ایک انوکھا اتفاق ہے کہ حضورؐ سے عقد کے بعد سرف ہی کے مقام پر آپ کی رسم عروسی ادا ہوئی اور اسی مقام پر مسافرت میں آپ کا وصال ہوا۔

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ

حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد آپؐ نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ آپ کی پہلی شادی سکران بن عمرو الانصاری سے ہوئی تھی جن کی وفات کے بعد آپؓ بیوہ ہوگئیں آپؓ نے بھی اپنے شوہر کے ساتھ دو دفعہ ہجرت حبشہ کی تھی اور حبشہ ہی میں ان کی وفات ہوگئی ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی ان کے خاندان والے کافر تھے وہ آپؓ کو دوبارہ اپنے آبائی مذہب پر واپس آنے کے لئے بہت تنگ کرتے مگر آپ نے ہمت نہ ہاری جب حضور کو ان حالات کا علم ہوا اور یہ بھی پتہ چلا کہ وہ بہت ثابت قدم ہیں تو اس نازک اور مشکل وقت میں حضورؐ نے ان کی کفالت فرمائی اور انہیں شادی کا پیغام بھیجا۔ حضرت سودہؓ کے والد نے نکاح پڑھا دیا اس شادی کی برکت سے حضرت سودہؓ کے خاندان کے بہت سے افراد ایمان لے آئے اور دشمنی کی شدت میں بھی بہت کمی آگئی۔ ایثار، سخاوت اور فیاضی میں آپؓ ایک ممتاز مقام رکھتی ہیں قد دراز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا مزاج میں ظرافت تھی۔ حضورؐ کا بے احترام کرتی تھیں۔ آپ کی وفات 19ھ بہتر برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

آپ حضورؐ کی سب سے زیادہ محبوب بیوی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضور اکثر پریشان رہتے آپ کی اس پریشانی کو دیکھ کر حضرت خولہ نے آپؐ کو شادی کی تجویز دی اور حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہ کے رشتہ کا تذکرہ کیا۔ حضور نے پسند فرمایا اس طرح سے یہ نکاح ہو گیا۔ ہجرت کے 9 ماہ بعد مدینہ منورہ میں حضرت عائشہ کی رخصتی عمل میں آئی۔

حضرت عائشہ دینی تعلیمات میں بہت دلچسپی لیتی اور حضورؐ بڑی وضاحت سے آپؓ کو مسائل سمجھاتے جس سے بہت مختصر سے وقت میں مسائل ضروریہ اور قرآنی آیات کے تراجم سے واقف ہو گئیں نیز آپؓ نے تاریخ ادب اور طب میں بھی مہارت پیدا کر لی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ 9 سال تک حضور کے ساتھ رہیں اس عرصہ میں غیر معمولی رنجش کا کوئی واقع پیش نہ آیا ہمدردی اور خلوص، لطف و مروت کی فضا قائم رہی۔ آپؓ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضور کی چار سوتیلی صاحبزادیاں تھیں جن میں تین صاحبزادیاں حضرت عائشہ کی رخصتی سے قبل اپنے اپنے سسرال کو جا چکی تھیں۔ حضرت فاطمہؓ سے آپؓ بہت پیار کرتی تھیں۔ آپؓ اپنی ذات کے بارے میں درج ذیل اقوال فرماتی تھیں اور یہ کوئی غرور اور تکبر کی بات نہ تھی بلکہ ان کے اعزاز کا مسئلہ تھا۔

1- خواب میں فرشتے نے حضورؐ کے سامنے میری تصویر پیش کی۔

2- جب میں چھ برس کی تھی تو حضورؐ نے مجھ سے نکاح فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

3- جب میری عمر 9 برس کی ہوئی تو میری رخصتی ہوئی۔

4- میرے سوا کوئی کنواری بیوی حضور کے پاس نہ تھی

5- میرے حجرہ میں آپ پر وحی آتی تھی۔

6- حضرت عائشہ نے 66 برس کی عمر میں 57ء میں وفات پائی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ نے پڑھائی۔

7- میں آپ کی محبوب ترین بیوی تھی۔

8- میری شان میں قرآن پاک کی آیات نازل ہوئیں۔

9- میں نے حضرت جبریلؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

10- میرے زانوں پر سر رکھے ہوئے حضور نے وفات پائی۔

حضرت خدیجہؓ الکبریٰ کے بطن سے حضور کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں جن کا مختصر سا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(1) سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خدیجہ الکبریٰ سے نکاح ہونے کے پونے تین سال بعد آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ انہیں کے واسطے سے حضور کی کنیت ابوالقاسم ہے اور اس نام کو آپ بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ 2 سال کی عمر میں آپؓ کا انتقال ہو گیا۔

(2) سیدنا عبداللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپؓ کا لقب طیب اور طاہر تھا آپ حضرت قاسم کے بعد پیدا ہوئے لیکن کم سنی میں وفات پا گئے۔

(3) سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شادی سے تقریباً 5 سال بعد آپؓ کی ولادت باسعادت ہوئی آپؓ اپنی بہنوں میں سب سے بڑی تھیں۔ سیدہ کا نکاح ابوالعاص بن ربیعہ سے ہوا جو کہ آپؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا خالہ زاد بھی تھا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کے خلاف لڑا اور گرفتار ہوا اور اس وعدہ پر رہائی پائی کہ واپس جا کر سیدہ زینبؓ کو مدینہ منورہ بھجوادونگا اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

سیدہ مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئیں تو ہبار بن اسود نے اپنے ایک ساتھی کی مدد سے سیدہ کا راستہ روکا اور مزاحمت کی اس بدبخت نے آپؓ کو نیزہ مارا جس سے سیدہ کا حمل ساقط ہو گیا اور سیدہ اس بے چارگی کے عالم میں مدنیہ منورہ پہنچی۔ حضور نے فرمایا ''وہ میری سب سے اچھی لڑکی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی 6ھ ابوالعاص اسلام لے آئے اور حضورؐ نے سیدہ زینب کو چھ سال بعد نکاح اول پر ہی ابوالعاص کے گھر رخصت فرمادیا۔ آپؓ کے بطن سے ایک لڑکا علی اور لڑکی امامہ پیدا ہوئی۔ آپؓ نے 8ھ کو تقریباً 30 سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

(4) سیدہ رقیہ بنت رسول ﷺ

سیدہ زینب سے تین سال بعد آپؓ کی ولادت ہوئی اس وقت حضورؐ کی عمر 33 سال کی تھی۔ سیدہ کا نکاح ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا مگر ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ طلاق ہو گئی بعد میں سیدہ کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا۔ ہجرت حبشہ میں سیدہ بھی اپنے شوہر نامدار کے ساتھ حبشہ گئیں۔ آپؓ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے جن کا نام عبداللہ رکھا گیا اور وہ چھ سال کی عمر میں انتقال فرماگئے۔

سیدہ کی علالت کے باعث حضرت عثمان غنیؓ جنگ بدر میں شمولیت نہ کر سکے۔

اسی دوران سیدہ کا انتقال ہوا جب آپؓ کو قبر میں اتار کر مٹی ڈالی جا رہی تھی حضرت زید بن حارثہؓ فتح کی خوش خبری لیکر مدینہ منورہ پہنچے۔

(5) سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ

آپؓ کی ولادت بعثت سے چھ سال قبل ہوئی۔ سیدہ کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوا جس نے اسلام دشمنی کے باعث طلاق دے دی 2 ہجری میں جب سیدہ رقیہؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا انتقال ہوا تو اسی حق مہر پر حضورؐ نے سیدہ کا نکاح ثانی حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔ اس وجہ سے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کا لقب دیا گیا۔ سیدہ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ شادی کے چھ سال بعد 9ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(6) سیدہ فاطمۃ الزہرہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بعض مورخین کی رائے کے مطابق آپؓ کی ولادت نبوت کے پہلے سال میں ہوئی اکثر کی رائے میں نبوت سے پانچ سال قبل آپ پیدا ہوئیں جبکہ تعمیر کعبہ ہو رہی تھی یہ روایت زیادہ معتبر ہے اور نا قابل تردید سمجھی جاتی ہے سیدہ کا نام فاطمہ اور کنیت ابو محمد ہے آپؓ کے القاب زہرا، طاہرہ، ذاکیہ، راضیہ اور مرضیہ اور تبول ہیں 2ھ میں حضرت علیؓ کی زوجیت میں آئیں اس وقت آپؓ کی عمر مبارک انیس سال تھی رخصتی کے وقت حضور نے اپنی پیاری بیٹی کو جو جہیز دیا وہ تاریخ کا از خود ایک سنہرا باب ہے۔ جہیز میں ایک تکیہ، ایک پیالہ، ایک مشکیزہ، دو چکیاں اور دو گھڑے دیئے گئے اور اس سامان کے ساتھ آپؓ کو رخصت کیا گیا۔

آپؓ کے بطن مبارک سے دو بیٹے حضرت امام حسنؓ اور سید الشہداء حضرت امام حسینؓ اور دو بیٹیاں سیدہ ام کلثومؓ اور سیدہ زینبؓ پیدا ہوئیں۔

سیدہ کے محاسن و مکارم کے اظہار کے لئے الگ ایک دفتر درکار ہے آپؓ حضورؐ کا پرتو تھیں آپؓ کا انداز گفتگو، لب ولہجہ، عادات و خصائل بالکل حضور کے مشابہ تھے۔ حضورؐ آپؓ سے بے حد پیار کرتے۔ سیدہ جب حضور کے پاس تشریف لاتیں آپ کھڑے ہو جاتے پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھا لیتے تھے۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ جنت کی عورتوں کی سردار مریم اور پھر فاطمہ الزہرا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

آپؓ نے 30 سال کی عمر میں حضورؐ کے وصال سے چھ ماہ بعد 11ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب ہفتم)

حضور ﷺ کی اصلاحات

پریشر تھا مضمل ناگفتہ بہ حالات سے
بوجھ بن کر رہ گئی تھی زندگی آفات سے
آپؐ آئے اور بدل کر رکھ دیا طرز حیات
ہو گئی تھی زندگی پر کیف اصلاحات سے

اس باب کے مندرجات یوں ہیں:۔

1- حیات انسانی کو تحفظ ملا
2- معاشی حالات پر خوشگوار اثر پڑا
3- اخلاقی ضابطے اپنائے گئے
4- انسان نے مادیت کے خول سے نکل کر روحانیت کی طرف پیش قدمی کی
5- تمدنی خاکوں میں تہذیب کا رنگ ابھرا
6- معاشرتی اصولوں میں استحکام آیا
7- عسکری ضابطے متعین ہوئے
8- انسانی زندگی میں اخلاقی ضابطوں سے خوشگواری آئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحات

زندگی معمور تھی بدعات سے، آپ تھے آگاہ ان حالات سے

کر دیا تبدیل اس...... ماحول کو اپنی تدبیروں سے اصلاحات سے

حضور نے محسوس کیا کہ پوری دنیا ایک ظلمت کدہ آلام بنی ہوئی ہے۔ بہیمیت اور بربریت کا دور دورہ ہے انسانیت سسک رہی ہے تو آپ نے ان حالات میں تبدیلی لانے کا عزم کیا اور انسانی ضابطہ حیات کو یکسر بدل کر رکھ دیا جہاں بادِ سموم کے جھکڑ چلتے تھے وہاں بادِ نسیم کے عنبر بار جھونکے مشام جان کو معطر کرنے اور تازگی بخشنے لگے اس خوشگوار تبدیلی کے لئے آپ نے تمام شعبۂ حیات میں اصلاحات فرمائیں جن کا تذکرہ نہایت مختصر طور پر کیا جاتا ہے۔

جانی اصلاحات

دنیا میں سب سے قیمتی اور محبوب چیز انسانی جان ہے اسلام سے پہلے اس کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ آقا غلاموں اور کنیزوں کی جان کے مالک سمجھے جاتے تھے۔ خاوند ذرا سی غلطی پر بیوی کو قتل کر دیتا تو کوئی پرسان حال نہ تھا۔ غرباء کی جان امراء کے ہاتھ میں تھی، غیر اقوام کی جانوں کی قیمت پر کاہ کے برابر بھی نہ تھی۔ ذرا سے ملکی، نسلی یا مذہبی اختلاف پر شہروں کے شہر اور قوموں کی قوموں کا صفایا کر دیا جاتا تھا۔ دشمن کے شیر خوار بچوں کو پکڑ کر ان پر تیر اندازی کی مشق کی جاتی۔ لاشوں کے ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں سے ہار بنائے جاتے کھالیں کھینچوائی جاتیں۔ زندہ لوگوں کو آگ میں جھونک دیا جاتا اور جلتے ہوئے تیل میں بھون دیا جاتا تھا بچیوں کو زندہ دفن کر دینا عام تھا۔ حضور نے ان وحشیانہ حرکات کی اصلاح فرمائی تمام خون بہا اور انتقام حرام قرار دے دیئے امیر اور غریب کی تمیز اڑا دی گئی۔ جان کے بدلے جان کا قانون نافذ کر دیا گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلاموں اور کنیزوں کی جانیں بھی اتنی ہی مقدس قرار پائیں جتنی کہ عام لوگوں کی تھیں۔ بیویوں کی جانوں پر شوہروں کو کوئی اختیار نہ رہا ان اصلاحات سے انسانی جان کی قدر و قیمت میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

مالی اصلاحات

اسلام سے قبل مالیات کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ دولت اور افلاس میں کوئی نسبت قائم نہ رہی تھی امیروں اور غریبوں میں بعد المشرقین تھا مالداروں کی کمائی میں ناداروں کا کوئی حصہ نہ تھا جن کے پاس روپیہ تھا وہ ضروریات کی بجائے فضولیات پر خرچ کرتے تھے۔ عیاشی شراب خوری، قمار بازی، ذاتی تزک و احتشام دشمنوں سے انتقام میں بے شمار روپیہ خرچ ہوتا تھا۔ حلال و حرام کی کوئی تمیز باقی نہ تھی۔ بیویوں اور بہنوں تک کو رہن رکھ دیا جاتا تھا۔ حضورؐ نے مالی اصلاحات کیں اور ان میں معجزانہ کامرانیاں حاصل کیں۔ آپؐ کے دیئے ہوئے نظام پر سارا زمانہ آج تک انگشت بدنداں ہے اس سلسلہ کی پہلی کڑی انصار اور مہاجرین میں رشتہ مواخات کا قیام ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی حالت فاقہ کشی کی تھی انصار بھی دولت مند نہ تھے مسلمانوں کی گزر اوقات ان کی مہمان نوازی پر تھی آپؐ نے مہاجرین کو تجارت کی ترغیب فرمائی اس طرح سے انصار کو اپنے بھائی تاجر مل گئے اور مہاجرین کو اپنے ہی خریدار، حضورؐ نے تنبیہ فرمائی کہ ہر آدمی بالکل سادہ زندگی بسر کرے اور زیادہ سے زیادہ کفایت سے کام لیا جائے اس طرح سے جو بچت ہو اسے قومی فنڈ میں جمع کرایا جائے جس سے غریبوں کی پرورش، بچوں کی تعلیم اور جنگی ضروریات پوری کی جائینگی اور اس فنڈ میں سے قرضہ دیکر دکانیں کھلوائی جائیں گی۔ اس ہدایت پر عمل کیا گیا اور مسلمانوں کی حالت دن بدن بہتر ہوتی گئی۔ قوم کی ضروریات قوم ہی سے پوری ہو جانے کے باعث سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی خوشحالی بڑھنے لگی۔ اپنی آمدنی کا اڑھائی فیصد زکوٰۃ فنڈ میں دیا جانے لگا جس سے غرباء اور امراء میں بھی رابطہ ہو گیا۔ سود حرام قرار دیا گیا، شراب خوری، قمار بازی، عیاشی، شادی اور غمی کی بے جا رسومات جو تفاخر ذاتی اور نمود و نمائش کے لئے ادا کی جاتیں اور مال و دولت کی بربادی کا باعث تھیں سختی سے بند کر دی گئیں۔ ان ضابطوں پر عمل کرنے سے دولت بڑھی اور اس سرعت سے بڑھی کہ ایک معجزہ معلوم ہونے لگا اور ایک قلیل سی مدت میں دنیا کی مفلس ترین قوم ایک متمول ترین قوم بن گئی اور زر و جواہر کے جھولوں میں جھولنے لگی۔

اخلاقی اصلاحات

اسلام سے قبل پورا عرب اخلاقی ابتذال میں مبتلا تھا، قمار بازی، شراب خوری، سود خواری، خیانت، بد دیانتی، دختر کشی، قتل و غارت، بے حیائی، طعن و تشنیع، استہزاء، نسلی تفاخر کا بازار گرم تھا غیبت و بدگوئی، حسد و کینہ، بغض و عناد، ریاد نمود، کبر و نخوت اور فتنہ و فساد کی آندھیاں چل رہی تھیں حضورؐ نے اپنی کوشش و کاوش اور اپنی تعلیم و تلقین سے ان تمام معاصی و مناہی کا استحصال کر دیا اور دلوں کو صاف کر کے ان میں خوف خدا پیدا کر دیا اور یہ حالت ہو گئی کہ اگر کوئی جذبات کی رو میں بہ کر پوشیدہ گوشوں میں گناہ کر بیٹھتا تو خوف خدا سے خود دربار رسالت میں حاضر ہو کر تین بار اقرار گناہ کرتا اور سزا کا متمنی ہوتا، دلوں میں پیدا کیا گیا یہ انقلاب صرف حسن عمل ہی کو فضیلت کا باعث قرار دیتا تھا۔ امیر و غریب ایک صف میں کھڑے تھے۔ ہر آدمی دوسروں کی خوشی کو اپنی خوشی اور دوسروں کے غم کو اپنا غم سمجھنے لگا تھا۔ اخلاق کے شعبہ میں آپؐ نے جس قدر اصلاح فرمائی دنیا اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روحانی اصلاحات

اسلام سے قبل خدا پرستی کا وجود بڑی حد تک محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ ہر طرف کفرو الحاد کا دور دورہ تھا۔ اس سے بھی عجیب صورت یہ تھی کہ لوگوں نے خودتراشیدہ بتوں کو خدا بنا لیا تھا۔ شجر پرستی، کواکب پرستی، حیوان پرستی، دریا اور آتش پرستی کی لعنت انسانیت پر مسلط ہو کر رہ گئی تھی۔ حضورؐ نے ان سب پرستیوں کی نفی کر دی اور انہیں مٹا کر خدا پرستی کی بناء قائم کی۔ عبادت کو اس قدر سادہ اور پرکشش بنا دیا کہ عبادت کرنے والے کا دل و دماغ بھی اس سے متاثر ہو جائے اور دیکھنے والے بھی مسحور ہوں۔ پوری ظاہری اور باطنی صفائی کے ساتھ روز و شب میں پانچ دفعہ اللہ کے حضور حاضری کا نظام دیا جس نے اجتماعی طور پر دلوں میں خشیت الٰہی پیدا کی آپس میں ہمدردی اور اخوت کے جذبات ابھرے۔ روزہ کا حکم ملا تو وہ بھی نہایت منظم اور موثر نہ یہ ہے کہ تین تین دن بھوکے رہو اور نہ یہ کہ غلے کے سوا ہر چیز کھالو اس حکم نے انسان کو ہر قسم کی برائی سے محفوظ کر دیا۔ زکوٰۃ کو عبادت کی ایسی صورت عطا کی کہ معاشرہ میں غریب اور نادار لوگوں کی پرورش بھی ہوتی رہے اور قلوب میں رقت اور درد بھی پیدا ہو اس سے امیروں اور غریبوں میں گہرا ربط پیدا ہوا۔ اخوت انسانی کے جذبات ابھرے ہمدردی کے جذبات نے جنم لیا اور پورا معاشرہ آپس میں ایک جان ہو کر رہ گیا۔

نسوانی اصلاح

اسلام سے قبل عورت کی حالت غلاموں سے بھی بدتر تھی یہ مخلوق انسانی استبداد کے چنگل میں پڑی کراہ رہی تھی۔ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا ترکہ و وراثت میں عورت کا کوئی حق نہ تھا۔ خاوند کے مر جانے پر عورت کو اسکی میت کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا کہیں مطلقہ سے نکاح کرنے کی اجازت نہ تھی اور کہیں سوتیلی مائیں بیٹوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نکاح کر لیتی تھیں۔

حضورؐ نے سب سے پہلے عورت کو ترکہ اور ورثہ میں حقدار قرار دیا اور یہ بھی واضح کر دیا کہ عورت اپنی دولت کی خود مالک ہے۔ مہر کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔ حصول علم اس کے لئے فرض قرار پایا عبادات اس کے لئے بھی مردوں کی طرح فرض تھیں ناموافق حالات میں عورت کو طلاق حاصل کر سکنے کا حق عطا کیا۔ نکاح میں عورت کی مرضی لازم قرار دی گئی۔ چار شادیوں سے زیادہ شادیوں پر پابندی لگا دی گئی آپؐ نے واضح کہا کہ ایک صالح عورت دین و دنیا کی بہترین نعمت ہے۔

تمدنی اصلاحات

آپؐ نے تمدنی اصلاحات کا بھی اہتمام فرمایا، جسم، لباس، مکان اور شہر کی صفائی اور نظافت پر بہت زور دیا۔ فتنہ و فساد کے تمام محرکات کا خاتمہ کر دیا۔ تعصب اور تنگدلی کو معیوب قرار دیا۔ تمام مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا اور بتایا کہ تمام بندے اللہ کا کنبہ ہیں اور سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جو اللہ کی اس عیال یعنی اس کے بندوں سے نیک سلوک رکھے۔ آپ نے کچہریوں، زراعتوں، تجارتوں، احتساب، تحریر و تقریر اور نظم و ضبط کا بندوبست فرمایا۔ لوگوں کو رہنے سہنے، کھانے، پینے اور گفتگو کے آداب سکھائے۔

معاشرتی اصلاحات

تدبیر منزل کے دو طریقے سکھائے جن سے اس وقت کی دنیا آشنا نہ تھی۔ حکم دیا کہ اللہ کے سوا جو لوگ تمہارے شکر کے سب سے زیادہ مستحق ہیں وہ تمہارے والدین ہیں۔ خواہ وہ تمہیں تمہاری اولاد، مال اور بیوی سے بھی محروم کر دیں مگر ان کے سامنے اف تک نہ کہو۔ ان کے آگے جاؤ تو مودبانہ اور عاجزانہ انداز اختیار کرو۔ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ ہمیشہ عزت واحترام کا رویہ اپناؤ۔ ان کے بعد اولاد کا درجہ ہے جس ضمن میں ارشاد فرمایا کہ اولاد کی محبت وشفقت ایمان کی علامت ہے۔ اسے علم وادب سکھانا اور انسان بنانا ثواب کا باعث ہے اور صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اپنے رشتہ داروں اور قرابت داروں سے ہر حالت میں لطف واحسان کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا۔ ہمسایوں کے حقوق پر بھی بہت زور دیا، چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کے احترام کو اسلام کی علامت بنایا۔ زن وشوہر کے لئے خوشگوار زندگی کے اصول بتائے۔ جھگڑے کی صورت میں پنچایت کا بہترین طریقہ بتایا۔ صلح کی صورت پیدا نہ ہو تو حکم دیا کہ دونوں میں قطع تعلق کرا دیا جائے۔ فرمایا انسان کی پہلی درسگاہ اس کا گھر ہے وہ جو کچھ سیکھتا ہے پہلے گھر ہی سے سیکھتا ہے تہذیب وتمدن کے ابتدائی اسباق گھر ہی سے ملتے ہیں صحبت سانچہ ہے اور انسان موم ہے جیسی صحبت ملتی ہے انسان ویسا ہی بن جاتا ہے، گھروں میں ضبط وتادیب کی روح پھونکنا پوری قوم کو منظم کر لینے کے مترادف ہے۔

عسکری اصلاحات

عرب کی یہ حالت تھی کہ وہاں آئے دن تلواریں چلتی رہتی تھیں۔ قبائلی جنگوں کا ایک لامتناعی سلسلہ ختم ہونے ہی کو نہ آتا تھا ملک کا ملک ایک شعلہ زار اضطراب بنا ہوا تھا پھر ان جنگوں میں سنگدلی اور شقاوت کا کوئی ایسا عمل نہ تھا جو دہرایا نہ جاتا ہو، گھروں کو آگ لگا دینا، زندہ انسانوں کو آگ میں جھونک دینا، لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، سرسبز کھیتیاں اجاڑ دینا، قتل عام کرنا، شیر خواروں کو مشق ستم بنانا ان کے معمولات میں شامل تھا۔ حضورؐ نے ان تمام وحشیانہ طریقوں کو ممنوع اور حرام قرار دے دیا اور حکم دیا کہ جنگ لڑنے والوں کے سوا کسی سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ بلا وجہ جنگ اور حملہ سے منع فرمایا۔ مال غنیمت کو اللہ کی ملکیت قرار دیکر اس کے حصول کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لالچ ہی دلوں سے نکال دیا، جہاد کا حکم دیکر جنگ کو عبادت قرار دیا گیا اور جنگ کا ایک ضابطہ اخلاق دیا اور ہدایت فرمائی کہ جنگ کے دوران اس پر سختی سے عمل کیا جائے۔ جنگی ضابطہ اخلاق کی چند ایک شقیں یہ تھیں۔

1- حملہ میں پہل نہ کی جائے
2- دشمن صلح پر راضی ہو تو فوراً صلح کر لی جائے
3- دشمن امان مانگے تو بلا تاخیر امان دی جائے
4- بوڑھوں بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے
5- کسی کے ساتھ دھوکہ نہ کیا جائے
6- شب خون نہ مارا جائے
7- جو وعدہ کیا جائے پورا کیا جائے
8- صرف اللہ کے لئے لڑا جائے

آپؐ نے فرمایا جو ایسی جنگ میں مارا جائے شہید ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب ہشتم)

حضور ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ

ـ آپ ؐ کی ذات اِحسانِ ربِّ العلاء
آپ ؐ کی رحمتوں کی نہیں ..... اِنتہا
اپنے بیگانے رطب اللساں آپ ؐ کے
وہ نمونہ دیا حسن اخلاق ..... کا

باب ہذا کے مندرجات درج ذیل ہیں:۔

1- ہر کسی کے ساتھ آپ کا مساوی سلوک
2- اللہ تعالیٰ پر آپ ؐ کا کامل بھروسہ
3- ہر قسم کے حالات میں صبر اور شکر کا شعار
4- امانت و دیانتداری میں بے مثال
5- مردانگی میں بے نظیر
6- خدمت خلق میں لاثانی
7- عضو و درگزر میں یکتائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے اخلاقِ عالی کا کمال مشرکوں کو آ گیا یکسر زوال
جتنا شیریں خلق تھا سرکار کا، دہر میں ملتی نہیں اس کی مثال

حضورؐ کائنات انسانی کے لئے ایک بہترین نمونہ بن کر معبوث ہوئے تھے آپؐ تعلیمات الٰہیہ کا ایک جیتا جاگتا پیکر تھے آپؐ کے اندر تمام اوصاف و محاسن بدرجہ اتم موجود تھے اور ان تمام محاسن میں انتہا درجہ کا اعتدال تھا آپ کے اخلاق عالیہ کو بہمہ جہت احاطۂ تحریر میں لانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے مشتِ از خروار کے طور پر زندگی کے چند پہلوؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اپنوں اور بیگانوں سے سلوک

آپؐ زندگی بھر دوستوں کو نوازتے اور دشمنوں کو معاف کرتے رہے۔ جنگ احد میں دوستوں کی غلطی سے کس قدر نقصان ہوا۔ کتنی قیمتی جانوں سے محروم ہونا پڑا لیکن آپؐ نے غلطی کے مرتکب افراد کو سزا دینا تو کجا ملامت تک نہیں کی اور زندگی بھر کبھی اس غلطی کا انہیں احساس نہیں دلایا کونسا جور و ستم ہے جو دشمنوں نے آپؐ پر روا نہیں رکھا۔ بلاوجہ ستایا، قتل تک کی سازشیں کیں، مگر فتح مکہ کے موقع پر جب ہر چیز آپؐ کے قدموں میں تھی ہر فیصلہ پر آپ کو دسترس حاصل تھی۔ دشمن کو تہ تیغ کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا اس کے باوجود آپؐ نے عام معافی کا اعلان فرما دیا۔

سخاوت و فیاضی

حضورؐ کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے دامن میں سخاوت و فیاضی کی داستانیں سمیٹے ہوئے ہے۔ آپ کو جو کچھ ملتا شام سے پہلے تقسیم فرما دیتے، مانگنے والوں کو بکریوں کے ریوڑ عنایت فرما دیتے۔ جنگ حنین میں چھ ہزار قیدی 24 ہزار اونٹ، 40 ہزار بکریاں اور 4 ہزار اوقیہ چاندی مال غنیمت میں آئی لیکن حضور نے کسی ایک چیز کو بھی نہ چھوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تمام سامان تقسیم کر دیا گیا۔ آپ کی جود و سخا خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے ہوتی تھی۔

عدل وانصاف

عدل و انصاف میں حضور یکتائے روزگار تھے نازک سے نازک حالات میں بھی آپؐ انصاف کے تقاضے ضرور پورے کرتے۔ صخر عرب کا ایک مقتدر اور نہایت بااثر سردار تھا اس نے فتح خیبر میں اسلامی لشکر کی بہت امداد کی تھی جب اس کے خلاف دو شکایت ملیں تو آپ نے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ ان حالات میں پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جاتے مگر حضور نے عدل کرنے میں کوئی رعایت روا نہ رکھی۔

عرب کے ایک معزز خاندان کی عورت سے چوری کی واردات سرزد ہوگئی آپؐ نے اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا دے دی۔ قریش نے ایک بزرگ کو اس عورت کی سفارش کے لئے تیار کیا۔ سفارش ہوئی تو آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم اس کی جگہ اگر فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو اسے یہی سزا ملتی۔ حجر اسود کی تنصیب کا واقعہ آپؐ کی عالی ذہانت اور کامل انصاف کا بہترین نمونہ ہے۔

توکل

حضور کی مکی زندگی کا اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ تیرہ سال کا عرصہ اس قدر صبر آزما اور حوصلہ شکن تھا کہ اس کے تصور سے ہی انسان کا کلیجہ دہل جاتا ہے لیکن حضور کو ان تمام آزمائشوں میں اللہ کی ذات پر اس قدر توکل اور بھروسہ تھا کہ کسی بھی موڑ پر آپؐ کے پائے استقلال میں لرزش نہیں آئی۔

آپؐ نے جناب علیؓ کو ہجرت کے وقت اپنے بستر پر سلا دیا اور فرمایا پوری دلجمعی سے سو جاؤ یہ لوگ تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔ غار ثور میں غار غار کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہاں پر پہنچ چکے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ گھبرا گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پریشان مت ہو خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

صبر و شکر

آپ کی حیات طیبہ مسائل و مشکلات سے اٹی پڑی ہے آپ نے کسی بھی مشکل میں صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا اپنی ہر کامیابی کو خدائے جلیل کی خصوصی شفقت سمجھ کر سر نیاز کو سجدہ شکر میں جھکا دیا۔ مشرکین مکہ، منافقین مدینہ اور یہود آپ ﷺ کے جانی دشمن تھے کونسا ستم ہے جو انہوں نے روا نہ رکھا، دنیا میں شاید ہی کسی کو آزمائش کی اسقدر سختیوں میں ڈالا گیا ہو، لیکن ہر مشکل کو آپ ﷺ نے نہایت تحمل اور استقامت سے برداشت کیا اور کسی بھی موڑ پر پست ہمت نہ ہوئے۔

حسن خلق

حسن خلق کی تو یہ حالت تھی کہ اتنا خلیق دنیا میں آج تک کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ بہت خوش مزاج اور خندہ رو تھے۔ مسکراہٹ ہر وقت لب ہائے مبارک پر کھیلتی رہتی تھی۔ بڑی گرمجوشی اور محبت سے آپ ﷺ ملتے تھے۔ مصافحہ کے لئے پہلے ہی ہاتھ بڑھا دیتے۔ سلام کہنے میں ہمیشہ پہل کرتے، کسی کی دل شکنی ہرگز گوارا نہ تھی، کبھی کسی کو مایوس نہ کرتے ہر شخص یہ سمجھتا کہ حضور کو سب سے زیادہ مجھ سے ہی محبت ہے۔

امانت و دیانت

اپنے اس خلق عظیم کے باعث قبل از بعثت ہی آپ ﷺ امین، مامون اور صادق مشہور تھے۔ رسم زمانہ ہے کہ انسان جب تک زندگی میں کوئی مقام حاصل نہیں کرتا دیانت دار، امانت دار، پاک باز، راست گفتار غرضیکہ تمام اوصاف حمیدہ سے متصف رہتا ہے، لیکن اقتدار ملا، یہ تمام خوبیاں اس کی ذات میں سے خزاں کے پتوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی طرح جھڑ جاتی ہیں مگر قربان جایئے حضورؐ کا معاملہ ہی الگ تھا جوں جوں آپؐ مرتبۂ خلائق ہوئے زیادہ عاجزی اختیار فرماتے گئے۔

مساوات

حضورؐ کی بعثت کے وقت دنیا ہر قسم کے تعصبات کا شکار تھی عرب اپنے علاوہ تمام دنیا کو عجم سمجھتے تھے قریش باقی تمام قبائل کو اپنے سے کم تصور کرتے۔ یورپ دور وحشت سے گزر رہا تھا۔ ہندوستان میں شودروں کو جینے کا حق ہی نہیں تھا اسلام نے اپنی تعلیمات میں شرف انسانی اور مساوات پر بہت زور دیا۔ حضورؐ نے ان راندۂ تعصبات کو سینے سے لگایا اور صرف اخلاق فاضلہ کو بڑائی کا معیار قرار دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابی بلال حبشی کو سیدنا بلال کہنے لگے۔ مسجد قبا کی بنیاد رکھی گئی تو حضورؐ خود تعمیر میں شریک ہوئے۔ جنگ احزاب کا موقع آیا تو حضورؐ خود خندق کھودنے والوں میں شامل تھے۔ ایک مہم میں صحابہؓ کھانا پکانے لگے تو جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام حضورؐ نے اپنے ذمے لیا بدر کے قیدیوں میں آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی شامل تھے اور دوسرے قیدیوں کی طرح رسی سے بندھے ہوئے تھے اور کراہ رہے تھے آپ کو ان کے کراہنے کی آواز سن کر دکھ ہوتا لیکن مساوات کا تقاضا تھا کہ انہیں نہ کھولا جاتا۔ صحابہ کو علم ہوا تو انہوں نے ان کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ جب آپ کو بتایا گیا تو آپؐ نے فرمایا سب کی رسیاں ڈھیلی کر دو۔

شجاعت و بسالت

حضورؐ کی شجاعت کے متعلق بیسیوں روایات اور راویوں کے عینی مشاہدات موجود ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جنگوں کے دوران جب گھمسان کا رن پڑتا اور لڑنے والوں کی آنکھوں میں خون اتر آتا تو اس وقت ہم حضورؐ کی اوٹ لیا کرتے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ہم میں سے سب سے آگے دشمن کی جانب حضور ہی ہوتے تھے، جنگ حنین میں مسلمانوں کا 12 ہزار کا لشکر بھاگ نکلا لیکن حضور خچر پر سوار میدان میں موجود رہے۔ تمام دنیا کے مقابل آکر سچے اصولوں کی اشاعت کرنا، قریش مکہ کی سفاکی، قیصرو کسریٰ جیسے حکمرانوں اور عرب کے جنگجو قبائل کے خشم وغضب کی پرواہ نہ کرنا شجاعت کا بہترین نمونہ ہے جس کی مثال تاریخ پیش نہیں کرسکتی۔

مہمان نوازی

باقی اوصاف حمیدہ کی طرح مہمان نوازی میں بھی حضور کی مثال نہیں ملتی۔ مہمان کا اعزاز و کرام اور آرام وراحت کا بطور خاص خیال فرماتے۔ مہمانوں کی از خود خدمت کرتے۔ ہر لحہ خاطر تواضع سے پیش آتے جتنی دیر مہمان قیام پذیر رہتا اس کی مدارت میں لگے رہتے۔ مہمانوں کو خدا کی رحمت سمجھتے، ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے سفارت آئی آپؐ نے اس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور بنفس نفیس میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمیں یہ خدمت انجام دے سکنے کی اجازت فرمائی جائے تو ارشاد ہوا۔ حبشہ میں ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے اس لئے میں خود ان کی مدارت کرنا چاہتا ہوں۔

استقلال

حضور کی زندگی کی تمام تر کامرانیوں کے پس پردہ آپ کی جو غیر معمولی قوت کام کر رہی تھی وہ آپ کا استقلال یعنی آپ کی مستقل مزاجی تھی۔ قریش مکہ نے ہر قسم کے دجل وفریب اور سختی کے بعد خوشامد کا کوئی انداز نہ چھوڑا اور مطالبہ صرف یہ کیا کہ اسلام کی تبلیغ سے باز آجائیں لیکن آپؐ نے ان کی ایک نہ سنی اور نہایت مستقل مزاجی سے اپنی راہ پر گامزن رہے۔ شعب ابی طالب کی نظر بندی پر غور فرمائیں غار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ناکہ بندی کے باعث کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ بچے بھوک سے بلک رہے ہیں، ماؤں کے دودھ ختم ہو گئے ہیں جوان اور بوڑھوں کو بھوک نے نڈھال کر دیا۔ یہ اندوہناک واقعات آپ صبح وشام دیکھتے ہیں لیکن آپؐ اپنے مؤقف پر چٹان کی طرح ڈٹے رہے نہ ارادہ متزلزل ہوا اور نہ پائے استقلال میں لرزش آئی۔

عفوو درگزر

انسان فطری طور پر دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو ظلم و زیادتی کا بدلہ ضرور لیا جاتا ہے لیکن حضور رحمت مجسم تھے آپ انتقام لینا تو جانتے ہی نہ تھے۔ کسی ذی روح کو تکلیف دینے سے آپ کو ملال ہوتا تھا آپ دوستوں پر مروت فرماتے اور دشمنوں کو معاف کر دیتے تھے۔

مکہ مکرمہ میں قریش نے آپ پر بے پناہ ظلم و ستم روا رکھا۔ راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ جسم اطہر پر کوڑا پھینکا گیا۔ ظالموں نے آپؐ پر پتھر برسائے، آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ آپ سے مقاطع کیا گیا لیکن ان تمام ایذاء رسانیوں کے بدلے میں آپ نہایت صبر و تحمل سے کام لیتے رہے۔ فتح مکہ اور طائف کا واقعہ آپ کے درگزر کی روشن مثالیں اور آپؐ کے اخلاق عالیہ کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب نہم)

معجزات النبی ﷺ

حق نے بخشے ہر نبی محترم کو معجزات
جن سے ثابت تھا کہ ہیں یہ ہستیاں والا صفات
ماشاء اللہ سرور کونین کا عالی مقام
معجزہ تھی آپ کی ہر ایک ادا ہر ایک بات

مندرجات باب ہذا درج ذیل ہیں:۔

1- معجزہ کا فہم وشعور
2- حضورؐ کا ہر قول و فعل معجزاتی تھا
3- حضورؐ کو عرش معلیٰ پر اپنے خالق کے حضورؐ حاضری سے سرفراز فرمایا گیا
4- حضورؐ حیوانات، نباتات اور جمادات سے بھی گفتگو فرماتے تھے
5- کائنات کی ہر چیز حضورؐ کے تابع فرمان ہے
6- اللہ کے حکم سے حضورؐ نے مردوں کو زندہ کیا
7- معجزاتِ رسالت ترویج اسلام میں معاون ثابت ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معجزہ کیا ہے

بول بالا تھا شہِ ابرار کا
ہر ادا تھی معجزہ سرکارؐ کا

مدعی نبوت ورسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کسی ایسے امر کا اظہور پذیر ہونا جو عام حالات میں عادت کے خلاف ہو معجزہ کہلاتا ہے۔

معجزات اور نبوت کا چولی دامن کا ساتھ ہے تقریباً تمام انبیاء کرام کو اپنی اپنی پہنچان کے لئے معجزات عطا ہوتے رہے مثلاً حضرت صالحؑ کی اونٹنی حضرت موسیٰ کا عصا، حضرت عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کردینا وغیرہ معجزات میں شامل ہیں۔

جب اللہ کسی عظیم انسان کو منصب نبوت کے لئے منتخب فرماتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت اور عقیدت کے جذبات پیدا کردیتا ہے پھر جب وہ عظیم ہستی اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے تو لوگ اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ اس بیان کا ثبوت دیں جسے دیکھ کر ہمیں یقین آجائے کہ واقعی آپ اللہ کے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو وہ طاقت اور استطاعت مرحمت فرماتا ہے کہ وہ اپنی قوم کا مطالبہ پورا کردے۔ افراد کی گردنیں نبی کے ان معجزات کے سامنے جھک جاتی ہیں اور وہ نبوت کے اس دعویٰ کو تسلیم کرلینے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

ذیل میں حضورؐ کے کچھ معجزات سپرد قلم کئے جارہے ہیں حضورؐ کا ہر قول وفعل معجزاتی تاثیر کا حامل رہا اس لئے آپؐ کے معجزات کی فہرست اس قدر طویل ہے کہ انہیں کسی طرح بھی صفحہ قرطاس پر نہیں لایا جاسکتا محض تقویت ایمان کے لئے مختلف نوعیت کے کچھ معجزات ہدیہ ناظرین کئے جارہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عالم بالا کے معجزات

قرآن مقدس

اہل عرب کو فصاحت و بلاغت میں ایک بلند مقام حاصل تھا قدرت کاملہ نے ان لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو اپنا فصیح و بلیغ کلام قرآن مقدس کی صورت میں عطا فرمایا اور کفار کو چیلنج کیا کہ اس مقدس کلام جیسی دس آیتیں بنا کر لائیں اور اپنی امداد کے لئے جسے چاہیں بلالیں ساتھ ہی یہ ارشاد فرمادیا کہ یقیناً تم ایسا نہیں کرسکو گے اور واقعی وہ ایسا نہ کرسکے۔ کفار کا یہ دعویٰ کہ قرآن آپ نے اپنے پاس سے پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس چیلنج سے باطل ہو گیا۔ حضور کی سوانح حیات اس حقیقت کی مظہر ہے کہ لاکھوں انسانوں نے صرف قرآن مقدس کی آیات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ قرآن مقدس کا ایک ایک لفظ فصاحت و بلاغت کا وہ سمندر ہے جس کی گہرائی اور گیرائی اسے ایک عظیم معجزہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

غروب کے بعد طلوع آفتاب

حضرت اسماءؓ بنت عمیس روایت فرماتی ہیں کہ حضورؐ اس وقت آرام فرما رہے تھے حضور کا سر حضرت علیؓ کی گود میں تھا اس حالت میں نزول وحی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ حضرت علیؓ نے ابھی عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی لیکن آپؓ نے حضور کو بیدار کرنا سوئے ادب سمجھا چنانچہ سورج غروب ہو گیا۔ اس کے بعد حضورؐ بیدار ہوئے تو علی المرتضیٰؓ سے دریافت فرمایا علی! تم نے عصر کی نماز ادا کرلی۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! نہیں رحمت عالم نے اللہ کے حضور دعا فرمائی۔ ''اے میرے اللہ! علی المرتضیٰ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔ مہربانی فرما کر سورج کو واپس لوٹا دے تاکہ تیرا یہ بندہ نماز عصر ادا کرسکے''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ غروب شدہ سورج دوبارہ طلوع ہوا اور حضرت علیؓ نے نماز ادا کی اور سورج پھر غروب ہو گیا۔

واقعہ معراج

سورہ بنی اسرائیل کے آغاز میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "پاک ہے وہ ذات جو لے گئی ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی اس مسجد تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے تاکہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے"۔

قرآن مجید میں یہاں صرف بیت اللہ سے بیت المقدس تک حضورؐ کے جانے کی تصریح ہے اور اس سفر کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کچھ نشانیاں دکھانا چاہتا تھا اس سے زیادہ تفصیل احادیث مقدسہ میں ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک رات حضور خانہ کعبہ کے پاس حطیم میں آرام فرماتے تھے کہ جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور آپ کو خواب سے بیدار کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضاء سے آگاہ کیا۔ حضورؐ بیدار ہوئے تو آپ کو چاہ زمزم کے قریب لایا گیا سینہ مبارک چاک کیا اور قلب اطہر میں ایمان وحکمت کا بھرا ہوا طشت انڈیل دیا گیا اور پھر سینہ مبارک درست کر دیا گیا۔ حرم سے باہر تشریف لائے تو سواری کے لئے ایک جانور پیش کیا گیا جو براق کے نام سے موسوم ہے اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں نگاہ پڑتی وہاں وہ قدم رکھتا تھا حضورؐ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آئے۔ وہاں آپؐ نے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نماز ادا کی پھر جبریل امین آپ کو عالم بالا کی طرف لے چلے اور وہاں مختلف طبقات سماوی میں مختلف جلیل القدر انبیاء کے ساتھ آپ کی ملاقات ہوئی آخر کار آپ انتہائی بلندیوں پر پہنچ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے اور اس حضوری کے موقع پر دوسری اہم ہدایات کے علاوہ آپ کو پانچ وقت نماز کی ادائیگی کا حکم ملا اس کے بعد آپؐ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیت المقدس کی طرف چلئے اور وہاں سے مسجد حرام واپس تشریف لے آئے۔

اگر چہ یہ مسافت بے حد طویل ہے اور اس سفر میں پیش آنے والا ہر واقعہ عجیب وغریب ہے ضعیف الایمان لوگوں کو یہ واقعہ سن کر تعجب بھی ہوا اور وہ اس کی صداقت سے بھی گریزاں نظر آئے لیکن حضورؐ سے پختہ عقیدت کے حامل افراد کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہوئی اور انہوں نے یہ واقعہ سن کر فوراً کہا کہ اگر حضورؐ نے یہ فرمایا ہے تو پھر اس میں سوچ و بچار کی کوئی گنجائش نہیں یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے۔

ولادت اور بچپن کے معجزے

1- حضرت آمنہؓ کا ارشاد گرامی ہے کہ حضور کی ولادت کے وقت میں نے ایک ایسا نور دیکھا جس کی روشنی میں مجھے شام کے محلات تک نظر آنے لگے۔

2- ولادت باسعادت کے وقت آپ کی ناف کٹی ہوئی تھی۔

3- آپؐ مختون تھے

4- حضرت حلیمہ سعدیہؓ کہتی ہیں

(ا) آپؐ نے گہوارہ میں کلام کیا۔

(ب) آپؐ چاند سے باتیں کرتے تھے

(ج) پہلے میری چھاتیوں میں دودھ برائے نام تھا مگر آپؐ کے دودھ پینے کی برکت سے میری چھاتیاں دودھ سے لبالب بھر گئیں۔

ہماری اونٹنی بوڑھی اور کمزور تھی جس کی کھیری میں دودھ کا ایک قطرہ نہ تھا لیکن جس رات ہم حضورؐ کو اپنے پاس لے آئے تو ہماری حیرت کی حد نہ رہی کہ ہماری اس لاغر اونٹنی کی کھیری دودھ سے بھری ہوئی تھی۔

(د) مکہ مکرمہ میں جانے کے لئے ہمارا قافلہ روانہ ہوا تو میری سواری کمزوری اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاغری کے باعث چلنے کا نام نہیں لیتی تھی اور اس سے سارا قافلہ پریشان تھا لیکن واپسی پر جب ہمارا کارواں اپنے مسکن کی طرف روانہ ہوا تو میری سواری کی تیز رفتاری کے باعث ساری سواریاں پیچھے رہ گئیں۔ وہ گویا چل نہیں رہی تھیں اڑ رہی تھی۔

(ر) ایک روز حضورؐ اپنی بہن شیما کے ساتھ دوپہر کے وقت باہر چلے گئے مجھے پتہ چلا تو میں آپ کی تلاش میں نکل پڑی میں نے یہ منظر دیکھا کہ حضورؐ شدید دھوپ میں بیٹھے ہیں اور بادل کا ایک ٹکڑا آپؐ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔

معجزات دست شفقت

1- ہجرت کے لئے مکہ مکرمہ سے روانہ ہونے کا وقت ہے رات کا سماں ہے۔ حضورؐ کے مکان کے چاروں طرف قریش کے مسلح دستوں نے گھیرا ڈال رکھا ہے۔ حضور باہر تشریف لائے مٹھی بھر مٹی لی۔ قریش کی جانب پھینکی۔ سب پر غنودگی طاری ہوگئی اور آپؐ بفضلہ تعالیٰ اس گھیرا میں سے باہر نکل آئے۔

2- کفار مکہ ایک روز اکٹھے ہوکر حضورؐ کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپؐ سچے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دکھایئے آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کر دوں تو کیا تم لوگ ایمان لے آؤ گے کفار نے کہا ضرور۔ حضورؐ نے اپنے رب سے اس امر کی طاقت طلب کی اور انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے کفار نے جب اس عظیم معجزہ کو دیکھا تو ایمان لانے کی بجائے اسے نظر بندی اور جادو سے تعبیر کرنے لگے۔

3- غزوہ بدر میں تیر لگنے سے حضرت قتادہؓ کی آنکھ کا ڈھیلہ ان کے رخسار پر بہہ گیا۔ حضورؐ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور دست مبارک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے اس ڈھیلے کو آنکھ کے اندر رکھا اور اس پر اپنا دست شفقت پھیرا تو آنکھ بالکل ٹھیک ہوگئی۔

4- ایک دفعہ حضور نے نماز عشاء کے بعد حضرت قتادہ بن نعمان انصاری کو مسجد میں دیکھا۔ آپؐ نے انہیں کھجور کی ایک ٹہنی مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ یہ ٹہنی اللہ کے حکم سے آپ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں روشنی کرے گی۔ جب تم گھر پہنچ جاؤ تو اس میں سے ایک سیاہ شکل کی چیز برآمد ہوگی اسے فوراً مار دینا یہ سیاہ رو شیطان ہے۔

5- ایک دفعہ حضورؐ نے پانی کا ایک مشکیزہ بھرا پھر اس پر دست شفقت پھیرا اور صحابہ کے سپرد کیا۔ صحابہ نے جب مشکیزہ کھولا تو مشکیزہ دودھ سے بھرا تھا۔

6- حضرت عبداللہ بن عتیکؓ جب ابورافع یہودی کو قتل کر کے نکلے تو زینے پر سے گر پڑے اور ان کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی آپؓ کو فوراً حضورؐ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے ان کی ٹانگ کو سیدھا کر کے رکھا اور اس پر اپنا شفقت پھیرا تو ٹانگ بالکل ٹھیک ہوگئی۔

7- حضرت مزیک بن عمروؓ کی دونوں آنکھیں سفید ہوگئیں اور بینائی جاتی رہی آپ نے ان کی آنکھوں پر دست شفقت پھیرا تو وہ ایسے بینا ہوئے کہ اسی برس کی عمر میں بھی سوئی میں دھاگہ ڈال سکتے تھے۔

معجزات لعاب دہن

1- حضرت بشیر بن عقربہ جہنی کا بیان ہے کہ میری زبان میں لکنت تھی۔ حضورؐ نے میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا تو لکنت جاتی رہی۔

2- جنگ خیبر کے موقع پر حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا تو آپؓ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنکھیں بالکل ٹھیک ہوگئیں۔ آپؓ کا ارشاد ہے کہ زندگی بھر اس کے بعد میری آنکھیں علیل نہیں ہوئیں۔

3- غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایڑی پر حضورؐ نے لعاب دہن لگایا تو سانپ کے زہر کا اثر فوراً ختم ہوگیا۔

4- حضرت حبیبؓ بن یساف سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں شریک تھا مجھے تلوار کی ایک ایسی ضرب لگی کہ میرا ہاتھ کٹ گیا اور لٹکنے لگا میں حضور کے پاس آیا آپ نے میرا ہاتھ بازو کے ساتھ لگا کر لعاب دہن لگایا میرا بازو بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میں اس بازو سے جنگ کرتا رہا اور اپنے ضارب کو قتل کر دیا۔

معجزات قبولیتِ دعا

آپ کی ہر دعا قبول ہوتی تھی بعض مخصوص دعاؤں کا ذکر معجزات میں کیا جا رہا ہے۔

1- حضورؐ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب/عمرو بن ہشام سے تقویت دے۔ دعا فوراً منظور ہوئی اور عمرؓ بن خطاب ایمان لے آئے۔

2- ہجرت فرما کر مدینہ منورہ جاتے ہوئے آپؐ نے سراقہ کے لئے بددعا فرمائی جو کہ فوراً قبول ہوئی اور اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا پھر اس کے لئے دعا فرمائی تو زمین نے اسے چھوڑ دیا۔

3- حکم بن ابی العاص نے حضورؐ کے ساتھ استہزاء کرتے ہوئے اپنا منہ ٹیڑھا کیا تو حضورؐ نے دعا فرمائی اسی طرح رہے۔ وہ تا مرگ ایسے ہی رہا اور اس کا نام ہی ٹیڑھے منہ والا پڑ گیا۔

4- آپؐ نے محلم بن جثامہ کے لئے بددعا فرمائی کہ اسے زمین قبول نہ کرے اس دعا کے ساتھ چند دن بعد وہ مر گیا، اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اس کی میت باہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھینک دی۔ سات بار ایسا ہی ہوا تو لوگوں نے تنگ آ کر اسے ایک غار میں
پھینک کر غار کا دروازہ چن دیا۔

5- غزوہ تبوک میں لشکر کے پاس پانی ختم ہو گیا۔ مجاہدین کا شدت پیاس سے برا حال تھا۔ مویشی اسی طرح ہلکان ہو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ باران رحمت نازل فرمائے آپؐ نے دعا فرمائی۔ خوب بارش ہوئی اور سب سیراب ہو گئے۔

6- حضرت ابوہریرہؓ نے حضور سے عرض کیا میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں مگر وہ قبول نہیں کرتیں۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضورؐ نے دعا فرمائی اور وہ فوراً ایمان لے آئیں۔

طعام کی قلت کثرت میں تبدیل ہو جانے کے معجزات

1- حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضور کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ پڑاؤ کیا تو حضور نے پوچھا کسی کے پاس کچھ طعام ہے ایک شخص کے پاس سے بالکل قلیل سا آٹا نکلا۔ وہ گوندھا گیا۔ اس دوران آپ نے ایک مشرک سے ایک بکری خرید فرمائی اسے ذبح کیا گیا آپؐ کے حکم کے مطابق اس کے کلیجہ کی ایک ایک بوٹی تمام لشکریوں کو دی گئی پھر کھانا تقسیم فرمایا۔ تمام لوگ کھانا کھا کر فارغ ہو گئے لیکن کھانا ابھی کافی مقدار میں باقی تھا۔

2- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سخت بھوکا تھا۔ حضور میرے پاس سے گزرے تو مجھے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ فرمایا۔ آپؐ سیدھے گھر تشریف لے گئے ایک پیالہ میں کچھ دودھ دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کیسا ہے۔ جواب ملا۔ ہدیہ ہے آپؐ نے فرمایا اہل صفہ کو بلاؤ وہ سب آ گئے تو مجھے حکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملا کہ ان کو پلاؤ میں سب کو دودھ پلاتا رہا جب سب سیر ہو گئے تو آپ ؐ نے پیالہ اپنے دست مبارک پر رکھا اور فرمایا ابو ہریرہ! اب ہم دونوں باقی ہیں آپ نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ اور دودھ پیو میں نے تعمیل کی جب پیالہ میں نے منہ سے الگ کیا تو آپ نے فرمایا اور پیو۔ آپ ؐ ہر بار اسی طرح فرماتے رہے اور میں ہر بار مزید پیتا رہا۔ آخر میں نے عرض کیا حضور ؐ اب تو پیٹ بھر گیا اور کوئی گنجائش نہیں رہی اس کے بعد باقی آپ نے پی لیا۔

3- حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے حضور ؐ کے چہرہ اطہر پر بھوک کے آثار دیکھے تو فوراً گھر آیا اور دریافت کیا کہ گھر میں کچھ ہے۔ ام سلیمہ ؓ نے بتایا کہ کچھ جو ہیں۔ حضرت انس ؓ حضور کو دعوت دینے چلے گئے اور ام سلیمہ ؓ نے روٹیاں تیار کر دیں۔ حضور نے تمام صحابہ کرام ؓ کو دعوت دے دی تو ستر اسی کے قریب صحابہ کرام حضور کے ساتھ چل پڑے گھر پہنچتے ہی فرمایا ماحضر پیش کرو چنانچہ وہ روٹیاں پیش کر دی گئیں آپ ؐ نے دس دس کی ٹولیوں میں وہ کھانا صحابہ کرام کو کھلانا شروع کر دیا۔ تمام صحابہ کرام ؓ کھا کر سیر ہو گئے لیکن کھانا ابھی گھر والوں کے لئے بھی کافی موجود تھا۔

4- حضرت نعمان ؓ بن بشیر کہتے ہیں کہ میرے والد اور ماموں جنگ خندق میں شامل تھے۔ میری امی نے مجھے کچھ کھجوریں دیں کہ صبح کے کھانے کے طور پر انہیں مقام خندق پر دے آؤں میں جب حضور ؐ کے پاس سے گزرا تو آپ ؐ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ کھجوریں ہیں تو آپ ؐ نے حکم دیا کہ مجھے دے دو۔ میں نے دے دیں۔ آپ نے وہ کھجوریں ایک کپڑے پر ڈال دیں اور انہیں ایک اور کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ ایک آدمی کو حکم دیا کہ سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو کھانے کے لئے بلاؤ تمام خندق کھودنے والے صحابہ کرامؓ اکٹھے ہو گئے اور آپ کے حکم کے مطابق ان کھجوروں کو کھانا شروع کر دیا جوں جوں صحابہ کرام کھجوریں کھاتے گئے کھجوروں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ جب تمام صحابہ کرامؓ سیر ہو کر کھجوریں کھا چکے تو کھجوریں کپڑے کے کنارے سے باہر گر رہی تھیں۔

5- حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کا بیان ہے کہ میرے والد بہت سا قرضہ چھوڑ کر مرے قرض خواہوں کے مطالبات نے مجھے سخت پریشان کر دیا۔ کھجوروں کی فصل تیار ہوئی تو تمام قرض خواہ اپنے قرضے وصول کرنے کیلئے آ پہنچے میری دانست میں قرضہ کی رقم کے مقابلہ میں کھجوریں بہت کم تھیں اقسام کے حوالے سے کھجوروں کے تین ڈھیر لگا دیئے گئے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ قدم رنجہ فرمائیں اور دعائے برکت سے نوازیں تاکہ میرے والد مرحوم کا قرض ادا ہو جائے۔ حضورؐ میرے ساتھ ہی تشریف لے آئے دعائے برکت فرمائی اور کھجوروں کے ایک ڈھیر میں سے قرض خواہوں کو ان کے قرضہ کے مطابق کھجوریں دینے کا حکم دیا حضور کی برکت سے اسی ایک ڈھیر سے تمام قرض خواہوں کا قرض اتر گیا اور دو سالم ڈھیر ہمیں گھر کی ضرورت کے لئے بچ گئے۔

6- ہجرت کے چھٹے سال حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کے ہمراہ عمرہ کا ارادہ کیا۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر ایک کنویں کے قریب قیام فرمایا۔ اس کنویں میں بہت تھوڑا پانی تھا جو جلد ہی ختم ہو گیا۔ اصحابؓ نے جب آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے اپنی کمان سے ایک تیر نکالا اور فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے کنویں میں پھینک دو، تیر پھینکنے کے بعد کنویں کا پانی جوش مارنے لگا اور تمام صحابہؓ نے سیر ہو کر پیا۔

7- بخاری شریف میں روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ پانی کی کمی ہوگئی تو آپؐ نے فرمایا کسی کے پاس کچھ پانی بچا ہوا ہو تو لے آؤ لوگ ایک برتن لے آئے جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپؐ نے برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور فرمایا چلو وضو کرو اور خدا کی برکت حاصل کرو۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹ رہا ہے۔

8- مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور کھانے کو کچھ مانگا آپ نے اس کو تھوڑے سے جو مرحمت فرمادیئے عرصہ تک وہ آدمی اور اس کی بیوی اور ان کے پاس آنے والے مہمان اس میں سے کھاتے رہے۔ ایک دن اس آدمی نے بقایا جو ناپ لئے تو وہ جو ختم ہو گئے۔ اس کے بعد وہ حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور صورت حال عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کاش! تم نے وہ جو ناپے نہ ہوتے اگر تم ایسا نہ کرتے تو ان میں سے برابر کھاتے رہتے اور وہ اسی طرح باقی رہتے۔

حیوانات سے گفتگو اور ان کی اطاعت شعاری

1- انصار کا ایک اونٹ سرکش ہو گیا۔ مالک کو قریب تک نہ آنے دیتا تھا اس نے صورتحال حضورؐ سے عرض کی آپ تشریف لے گئے جب آپ اونٹ کے سامنے گئے تو اونٹ آپ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا آپؐ نے اس کی چوٹی کے بال پکڑ لئے اور اپنا کام کرنے کی ہدایت فرمائی وہ اونٹ اس کے بعد ایسا مطیع ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ مالک کے اشارے پر کام کرتا تھا۔

2- ایک دفعہ آپ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو ایک اونٹ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا آپ رک گئے جب اونٹ قریب آیا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو اونٹ کے آنسو تھم گئے آپؐ نے پوچھا کہ یہ اونٹ کس کا ہے ایک انصاری نے عرض کیا حضور میرا ہے آپؐ نے اسے تنبیہ فرمائی کہ کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ اونٹ نے میرے پاس تیری شکایت کی ہے کہ تو اس سے کام زیادہ لیتا ہے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

3- حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں ایک بکری تھی جس نے حضور کو سجدہ کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا حضور اس بکری کی نسبت ہم آپؐ کو سجدہ کرنے کے زیادہ سزاوار ہیں آپ نے فرمایا "میری امت کو جائز نہیں کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرے اگر ایک کا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

4- حضرت سفینہ سمندر میں ایک کشتی پر جا رہے تھے۔ کشتی ٹوٹ گئی۔ آپؓ ایک تختے پر چڑھ بیٹھے۔ تختہ ایک ایسی جگہ کنارے پر لگا جہاں ایک گھنا جنگل تھا اور اس جنگل میں شیروں کی بہتات تھی۔ آپؓ کے ساحل پر اترتے ہی ایک شیر آپؓ کی طرف بڑھا۔ حضرت سفینہؓ نے اسے مخاطب کر کے کہا اے ابوالحارث میں حضورؐ کا آزاد کردہ غلام ہوں کیا تمہیں میری طرف اس انداز سے دیکھتے ہوئے شرم نہیں آتی یہ سن کر شیر دم ہلاتا ہوا آگے آگے چل پڑا اور مجھے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا یہاں تک کہ وہ مجھے جنگل سے نکال کر راستے پر چھوڑ گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نباتات سے کلام وطاعت وتسبیح

1- حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ بعثت سے کچھ عرصہ قبل جب میں رفع حاجت کے لئے مکہ مکرمہ سے باہر جاتا تو جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتا وہی کہتا
''السلام وعلیک یارسول اللہ''

2- ایک دفعہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ کہیں تشریف لے جارہے تھے ایک اعرابی سے سامنا ہوا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو اللہ کی وحدانیت اور محمدؐ کی رسالت کی شہادت دیتا ہے تو اعرابی نے پوچھا اس کی کون شہادت دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا ''یہ درخت'' آپؐ نے اس درخت کو بلایا وہ زمین چیرتا ہوا حضورؐ کے سامنے پہنچ گیا آپ نے تین بار اس سے شہادت طلب کی اور اس نے تینوں بار شہادت دی پھر حضورؐ کی اجازت سے درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

3- حافظ ابونعیمؒ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا۔ میں کس چیز سے مان لوں کہ آپ واقعی اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا اگر کھجور کا یہ درخت اپنی ٹہنی میرے پاس بھیجے اور وہ ٹہنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دے تو کیا آپ ایمان لے آئینگے۔ اعرابی نے عرض کیا ہاں۔ حضورؐ نے اس شاخ کو طلب فرمایا وہ شاخ درخت سے الگ ہوئی اور زمین پر سجدہ کرتی کرتی حضورؐ کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ حضورؐ نے اسے فرمایا اپنی جگہ پر واپس چلی جا، تو وہ واپس چلی گئی۔ اعرابی یہ دیکھ کر فوراً ایمان لے آیا۔

4- جنگل میں جب کبھی آپ کو طہارت کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ کے حکم پر گردونواح کے درخت ایک جھنڈ کی صورت اختیار کر لیتے اور ایک پردہ سا بن جاتا آپ کی فراغت کے بعد تمام درخت اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے جاتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمادات کا سلام وطاعت وتسبیح

1- حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کے ساتھ تھا ہم مکہ مکرمہ کے نواح میں گئے جو پہاڑ یا پتھر حضور کے سامنے آتا اس میں سے آواز آتی یا رسول اللہ سلام ''علیک''۔

2- حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کے در دولت پر حاضر ہوا اس دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ بھی تشریف لے آئے۔ آپ کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں جو کہ تسبیح کررہی تھیں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی سی تھی۔

3- ایک دفعہ حضورؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے کہا کہ کل آپؓ اور آپ کے بچے گھر پر رہیں مجھے آپؓ سے ایک کام ہے۔ حضورؐ چاشت کے وقت ان کے ہاں تشریف لے گئے دعاوسلام کے بعد حضورؐ نے ان سب کو اپنے قریب بلالیا اور اپنی چادر مبارک سے ان سب کو ڈھانپ کر دعا کی اے میرے اللہ! یہ میرا چچا، میرے باپ کا بھائی ہے اور یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں ڈھانپ لیا ہے۔ آپ کی اس دعا پر در و دیوار نے تین بار آمین، آمین اور ثم آمین کہی۔

4- ایک دفعہ حضورؐ احد کے پہاڑ پر تشریف لے گئے تو پہاڑ ہلا صحابہ کرامؓ آپؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے اسے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا تو ساکن رہ کہ تم پر نبی، صدیق اور شہید کھڑے ہیں۔

5- حضورؐ جب کبھی کسی پہاڑی علاقہ میں سفر فرمارہے ہوتے تو جو پتھر آپؐ کے پائے اقدس کے نیچے آتا روئی کے گالے کی طرح نرم ہوجاتا تاکہ حضور کو اس کی سختی کے باعث تکلیف نہ پہنچے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

6- مسجد نبوی میں منبر بننے سے پہلے حضورؐ ایک کھجور کے خشک ستون پر تشریف فرما ہوتے اور خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ منبر بن جانے کے بعد جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اس ستون نے زارو قطار رونا شروع کر دیا آپؐ منبر سے اترے اور ستون کو تسلی دی۔

7- فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس بت کی طرف اس لکڑی کا صرف اشارہ فرماتے وہ بت منہ کے بل گرتا اور پاش پاش ہو جاتا۔ آپؐ نے 360 بت اسی طرح گرائے۔

8- ایک دفعہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ آپ کو کس دلیل سے پیغمبر تسلیم کر لوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں اس کھجور کے درخت کو کہوں کہ ادھر چلا آئے تو کیا تم ایمان لے آؤ گے کہنے لگا ہاں۔ حضورؐ نے کھجور کو اپنے پاس بلایا۔ درخت اپنی جگہ سے چلا آیا۔ وہ شخص یہ دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

مردہ کو زندہ کر دینے کے معجزات

1- امام بیہقی دلائل نبوت میں روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؐ نے ایک شخص کو دعوت اسلام دی اس نے کہا کہ میں اس وقت تک آپؐ پر ایمان نہیں لاؤں گا جب تک آپ میری بیٹی کو زندہ نہ کر دیں۔ تب رحمت عالم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ وہ شخص حضور کو لے گیا اور اس لڑکی کی قبر پر کھڑا کر دیا۔ اللہ کے محبوب رسول اکرمؐ نے اس لڑکی کا نام لیکر اسے بلایا اور فرمایا ''یا فلاں اس نے سینکڑوں من مٹی کے نیچے سے جواب دیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ، یا رسول اللہ آپ کی خادمہ حاضر ہے۔ حضور نے فرمایا'' کیا تو یہ پسند کرتی ہے کہ تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واپس دنیا میں آ جائے'' اس نے جواب دیا یارسول اللہ! بخدا میں بالکل پسند نہیں کرتی کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے ماں باپ سے زیادہ رحمت و شفقت کرنے والا پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے کہیں بہتر پایا ہے۔

2- حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص دربار نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے اپنی بیٹی کو زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق فلاں وادی میں پھینک دیا۔ حضور اس کو زندہ فرمادیں۔ حضورؐ اس کے ساتھ اس وادی میں تشریف لے گئے اور اس کا نام لیکر بلایا۔ یا فلاں اللہ کے اذن سے مجھے جواب دے تو وہ قبر سے باہر نکل آئی اور کہا لبیک وسعدیک حضورؐ نے فرمایا تیرے ماں باپ دونوں مسلمان ہو گئے ہیں اگر تجھے پسند ہو تو تمہیں ان کے پاس بھیج دوں اس نے کہا کہ مجھے ماں باپ کی ضرورت نہیں میں نے اپنے رب کو ان سے زیادہ کریم اور شفیق پایا ہے۔

3- طبری، خطیب بغدادی، ابن عساکر، ابن شاہین ان جلیل القدر محدثین نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن نبی کریمؐ بڑے غمزدہ اور افسردہ خاطر تھے آپؐ حجون کی وادی میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں ٹھہرے رہے جب واپس تشریف لائے تو چہرہ مبارک پر فرحت وشادمانی کے آثار نمایاں تھے حضرت صدیقہؓ نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے اپنے رب سے آج یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری التجا کو شرف قبول فرمایا۔ میری والدہ کو زندہ کیا وہ قبر سے باہر آئیں اور مجھ پر ایمان لائیں پھر وہ اپنے مزار پرانوار میں واپس چلی گئیں۔

4- ایک دوسری روایت میں جو کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی سے مروی ہے اس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدہ ہی کا ذکر نہیں بلکہ والدین کریمین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو زندہ کیا وہ مجھ پر ایمان لائے اور پھر اپنے مزارات میں واپس تشریف لے گئے۔

5- حضرت جابرؓ نے ایک دن حضورؐ کے چہرہ انور پر فاقوں کے آثار دیکھے تو فوراً گھر آئے اور اپنی بیوی سے پوچھا گھر میں کچھ کھانے کے لئے ہے۔ بیوی نے عرض کیا بخدا! ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ اور بچے ہوئے جو ہیں۔ حضرت جابرؓ نے بکری کا بچہ ذبح کیا بیوی نے جو پیسے روٹی پکائی اور ثرید تیار کر کے کھانا حضورؐ کی خدمت میں لا کر پیش کیا۔ حضورؐ نے فرمایا ''جابر اپنی ساری قوم کو بلا لا قوم کے افراد آتے رہے اور کھانا کھاتے رہے کھانے کے دوران حضورؐ تاکید فرماتے رہے۔ گوشت کھاؤ مگر ہڈیوں کو نہ توڑنا، جب سب لوگ سیر ہو کر کھا چکے تو آپؐ کے حکم کے مطابق ان تمام ہڈیوں کو جمع کر کے آپ نے کچھ پڑھا تو بکری زندہ ہو کر کھڑی ہوگئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(باب دہم)

(متفرقات)

امتیازات رسالت کا کروں کیسے بیاں
آپ کی عظمت کے خود اغیار بھی ہیں ترجماں
مکہ والوں سے ہوئے جب مطمئن سرکار پھر
عرب سے باہر ہوئیں تبلیغ کی سرگرمیاں

اس باب کے مندرجات یوں ہیں:۔

1- حکومت الٰہیہ کا انعقاد
2- حضور کی ذاتی زندگی کا خاکہ
3- مقام صحابہؓ کا تعین
4- امتیازات رسالت کا ذکر
5- بیرون عرب تبلیغی سرگرمیاں
6- اسلامی سلطنت کی آمدن کے ذرائع اور اخراجات
7- اغیار کی نظر میں حضور کا مقام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلافت اور سلطنت میں فرق

زمین وآسمان کا حقیقی مالک خدائے قدوس ہے وہی اپنے بندوں کے راحت و آرام، امن وسکون اور رزق و معاش کا متکفل ہے۔ حقیقی بادشاہت اسی کی ہے۔ حقیقی قانون اسی کا قانون ہے۔ دنیا میں جو حکمران ہیں وہ اللہ کے نائب ہیں، ان کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی منشاء کے مطابق اللہ کے بندوں کی خدمت کریں اور اس کے قانون کے مطابق حکمرانی کریں۔ اگر وہ ایسا کر رہے ہیں تو ان کی حکومت خلافت کا درجہ رکھتی ہے اگر وہ ایسا نہیں کر رہے تو ان کی حکمرانی سلطنت کہلائے گی۔ خلیفہ کو ہر امر میں خدا کی اطاعت پیش نظر رکھنا پڑتی ہے لیکن سلاطین اقتدار کے نشہ میں آمر مطلق بن جایا کرتے ہیں۔ خلفاء ترقی کر کے ملائکہ سے بھی بڑھ جاتے ہیں لیکن سلاطین ترقی کرتے ہیں تو نمرود اور شداد کا روپ دھار لیتے ہیں۔

منصب رسالت، منصب خلافت سے بہت افضل ہے یہی وجہ ہے کہ حضور کو شاہانہ منصب حاصل ہونے پر بھی خلیفہ کے نام سے نہیں پکارا گیا لیکن آپؐ کے بعد جو فرمانروا ہوئے خلیفہ کہلائے۔

گورنروں اور حاکموں کا تقرر

جب تمام جزیرہ عرب پر اسلامی پرچم لہرانے لگا تو انتظامی سہولیات کے پیش نظر حضورؐ نے ملک کو ولائتوں، صوبوں اور اضلاع میں تقسیم فرمادیا اور ان پر گورنروں، والیوں اور کلکٹروں کا تقرر فرمایا۔ اس قسم کی تعیناتی پوری اہلیت کے جائزہ کے بعد کی جاتی تھی، تبحر علمی، خوش خلقی، پاکیزگی اخلاق کا ان عہدہ داروں میں بدرجہ اتم موجود ہونا ضروری تھا اس قسم کے تقرر کے ساتھ ہی حضورؐ منتظمین کو عوام کی بہبود کے لئے درج ذیل ہدایات ضرور بتاکید فرماتے۔ 1۔ لوگوں کو بشارت دینا مرعوب نہ کرنا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

2-باہم اختلافات نہ پیدا ہونے دینا،3-دشواری پیدا نہ کرنا4-اتفاق قائم رکھنا5-ہر شخص کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا6- کسی پر سختی نہ کرنا7-لوگوں کو اذیت نہ پہنچانا۔

ابتداً جن ولائتوں میں جو والی مقرر کئے گئے وہ درج ذیل تھے یہی وہ خوش نصیب گروہ ہے جن پر حضور کی نگاہِ انتخاب اس عظیم ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے پڑی۔

1-حضر موت میں	حضرت زیادؓ بن لبیدؓ
2-عدن میں	حضرت معاذؓ بن جبل
3-زبید میں	حضرت عمروؓ بن حزم
4-جند میں	" یزیدؓ بن ابوسفیان
5-نجران میں	" عقابؓ بن آسید
6-تیماء میں	" ابوموسیٰ اشعری
7-مکہ معظمہ میں	" علی کرم اللہ وجہہ
8-الحساء میں	" عمروؓ بن عاص
9-بحرین میں	" علاء بن الحضرمی
10-صنعا میں	" شیر بن ماذاق ایرانی
11-یمن میں	" باذان ایرانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(11) حضور علیہ السلام کا سراپا و پسندیدہ غذا

قسم خدا کی حضورؐ جیسا نہ کوئی بھی مہ جبیں پایا
نہ کوئی ایسا جمیل دیکھا نہ کوئی ایسا حسین پایا

آپؐ کے حسن و جمال کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔

''میں نے کوئی چیز اللہ کے رسولؐ سے خوبصورت نہیں دیکھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا سورج حضورؐ کے چہرہ تاباں میں رواں دواں ہے''

قد و قامت:- قد مبارک میانہ درجہ کا تھا نہ بہت طویل اور نہ بہت پست، سینہ مبارک چوڑا تھا، شانہ مبارک بڑے تھے اور دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت موجود تھی۔ روئے مبارک چاند کا ٹکڑا تھا، جب آپ تبسم فرماتے تو دیواریں بھی چمکنے لگتی تھیں۔ آپ کا چہرہ مبارک ہلکی سی گولائی رکھتا تھا اور رنگت سرخی مائل سفید تھی۔ سیاہ پلکیں لمبی تھیں، آپ کی چشم مبارک کی تعریف ماذاغ البصر وما طغیٰ کی صورت میں خود خدا نے فرمادی۔

بصارت:- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ'' حضور رات کی تاریکی میں اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں۔

حضورؐ کا اپنا ارشاد گرامی ہے۔

''تم نہیں دیکھتے کہ میرا قبلہ تو ادھر ہے جس طرف میرا منہ ہوتا ہے لیکن خدا کی قسم تمہارا رکوع کرنا سجدہ کرنا مجھ پر چھپا نہیں رہتا میں تم کو پیچھے کی طرف سے بھی دیکھتا ہوں''۔

دہن مبارک:- لب مبارک نہایت پتلے اور سرخ تھے ہمیشہ تازگی سے ہمکنار رہتے اور جب ذرا کھلتے تو کستوری کی لپٹیں منہ سے نکلتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دہن مبارک بہ اعتدال فراخ تھا، ابرو باریک اور کمان کی طرح طویل تھے، دانت مبارک موتیوں کی ایک لڑی تھی اگلے دانت مبارک ذرا کشادہ تھے۔ موئے مبارک نہ بہت گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان میں ہلکا سا خم پایا جاتا تھا اور کندھوں تک طویل تھے۔

ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک نورانی چمک تھی۔

ریش مبارک بھرپور اور گھنی تھی

گردن مبارک پتلی اور لمبی تھی

سماعت۔ دور رس تھی ارشاد گرامی ہے۔

1- ''میں وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے اور میں وہ چیزیں سن رہا ہوں جو تم نہیں سن رہے''

2- ''جو یہودی قبروں میں سینکڑوں من مٹی کے نیچے دفن ہیں میں ان کی آواز بھی سن رہا ہوں''۔

دست مبارک:- حضور کی ہتھیلیاں کشادہ اور انگلیاں جوانمردوں کی طرح موٹی اور مضبوط تھیں ان میں درشتی نہ تھی۔

کلائیاں۔ فربہ اور توانا تھیں۔

بغل مبارک:- دوسرے لوگوں کی طرح حضور کی بغلیں سیاہ مائل نہ تھیں بلکہ سفید تھیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے میں نے حضور کو دعا مانگتے ہوئے دیکھا تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی، حضور سجدے میں تشریف لے جاتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

رفتار:- رفتار حضور کی تیز تھی آپؐ جب چلتے یوں معلوم ہوتا کہ زمین لپٹتی چلی جا رہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سے زیادہ تیز چلنے والا نہیں دیکھا۔ حضورؐ جب چلتے تو ساتھ والے لوگ دوڑتے لیکن پھر بھی حضور سے پیچھے ہی رہتے تھے۔

آواز مبارک۔ خوش الحان اور بلند تھی

ہنسنا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کبھی قہقہہ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی

1- آپ کا بستر بوریا چمڑے کا گدا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

2- آپ کے مکان کی دیواریں اینٹوں کی چھت کھجور کے پتوں کی اور بلندی میں اتنی تھی کہ آدمی مشکل سے کھڑا ہو سکتا۔ مکان میں دروازے نہ تھے پردہ سے کام چلایا جاتا تھا۔

3- گھریلو سامان میں لکڑی کا پیالہ، مٹی کا لوٹا، ایک طشت، ایک پیتل کا گھڑا، ایک مشکیزہ شامل تھا۔

4- سادہ چمڑے کے جوتے آپؐ استعمال فرماتے جن کی شکل آج کل کی چپل سے مشابہ تھی۔

5- شلوار اور قمیض کو پسند فرماتے شلوار ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر رہتی تھی اور کندھے پر چادر استعمال فرماتے تھے۔

6- آپ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں چاندی کی ایک انگوٹھی استعمال فرماتے جس پر لفظ ''محمد'' لکھا ہوا ہوتا اور یہی انگوٹھی مہر کا کام دیتی تھی۔

7- سواری کے لئے آپ نے اونٹ، گھوڑے اور خچر استعمال کئے شب معراج کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

براق آپ کی سواری تھی۔

8- انداز گفتگو نہایت موثر اور پرکشش تھا آپ اکثر خاموش رہتے جب گفتگو کرنا ہوتی۔ٹھیر ٹھیر کر کرتے۔ایک ایک فقرہ الگ ہوتا اور بات کو کئی بار دہراتے تا کہ سننے والے کو یاد ہو جائے۔تمام گفتگو اس طرح سے ادا ہوتی کہ گویا دہن مبارک سے پھول جھڑ رہے ہیں۔

1- آپ شوربہ میں توڑی ہوئی روٹی ملا کر استعمال کرنا پسند فرماتے تھے اور اسے ثرید کیا جاتا تھا۔لحم،خرما عیس،کدو آپؐ پسند فرماتے تھے۔

2- کھجور،تربوز،انار،انجیر،خربوزہ آپؐ کے مرغوب پھل تھے۔

3- سبزیاں۔کدو،ککڑی آپ کو پسند تھیں۔

4- اونٹ،بکری،مرغ،مچھلی اور پرندوں کا گوشت آپ کو مرغوب تھا۔گوشت کی اقسام میں دستی،گردن،پٹھہ،اور شانہ ترجیحاً پسند فرماتے تھے۔

5- نمک شوق سے استعمال کرتے،سرمہ آنکھوں میں باقاعدگی سے استعمال کیا جاتا ،کانچ،مٹی،تانبے اور لکڑی کے برتن کھانے پینے میں استعمال فرماتے تھے۔

6- دودھ کبھی خالص اور کبھی اس میں پانی ملا کر استعمال فرماتے تھے۔شربت مرغوب تھا،ٹھنڈا اور میٹھا پانی پسند فرماتے تھے،کبھی شہد میں بھی پانی ڈال کر استعمال فرمایا کرتے تھے۔

7- اَن چھنے آٹے سے تیار کی ہوئی جَو یا گندم کی روٹی،ستّو آپ کو بہت پسند تھے،سرکہ بطور سالن،کدو گوشت،بنیذ،دال مسور اور کدو،ثرید (روٹی اور شوربہ ملا کر کھانا) حلوہ،سالن۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھانا کھانے کا طریقہ

1- بھنا ہوا گوشت دست مبارک سے یا چاقو سے کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔

2- گوشت کدو پکا ہوتا تو کدو کو گوشت پر ترجیح دیتے۔

3- کبھی پیٹ بھر کر نہ کھاتے۔

4- کھانے سے قبل ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں کو کسی کپڑا سے خشک کئے بغیر کھانا شروع فرماتے۔

5- بائیں ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا پکڑتے اور دائیں ہاتھ سے توڑ توڑ کر کھاتے۔

6- کھانے کی ابتداء میں حسب ضرورت پانی پی لیا کرتے۔

7- سالن والا برتن انگلیوں سے صاف فرماتے اور پھر انگلیاں چاٹ لیتے تھے۔

8- پانی ہمیشہ بیٹھ کر تین دو دفعوں میں نوش فرماتے۔

9- کسی کھانے میں نقص نہ نکالتے مرغوب ہوتا تو کھا لیتے پسند نہ ہوتا تو نہ کھاتے۔

10- ایک وقت کا کھانا دوسرے وقت کے لئے کبھی نہ اٹھا رکھتے۔

11- میز پر چن کر یا ٹیک لگا کر کھانا نہ کھاتے بلکہ دستر خوان بچھاتے یا ویسے ہی زمین پر بیٹھ کر کھاتے۔

12- مل کر کھانے کو الگ کھانے پر ترجیح دیتے۔

13- کھانا پہلے دوسروں میں تقسیم فرماتے پھر خود کھاتے تھے۔

14- کھانا نہ زیادہ گرم کھاتے اور نہ کھانے پر پھونک مارتے تھے۔

کھانا کھانے کے ضمن میں آپ کے ارشادات عالیہ

1- بیمار کے لئے جو اور چقندر کا استعمال عمل میں لایا جائے۔

2- دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کیا جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

3- بواسیر کا مریض انجیر استعمال کرے۔

4- انتڑیوں کے مریض کے لئے تیل زیتون، دلیہ، جو اور شہد کے استعمال کو ترجیح دی جائے۔

5- کلونجی ہر بیماری کے نسخہ میں شامل رکھیں کہ اس میں شفا ہے۔

6- پیچش میں شہد، ہیضہ کے لئے انار اور بہی دانہ، یرقان کے لئے انجیر، کدو، انار، تربوز اور کاسنی کا استعمال عمل میں لائیں۔

7- پیٹ کی کیڑوں کا مرض ہو تو میتھی کا استعمال فائدہ مند ہے۔

8- قبض کا مریض اَن چھنا آٹا استعمال کرے اور رنگ نکھارنے کے لئے مٹی استعمال کیا جائے۔

9- جس کو بھوک کم لگے وہ جَو کا دلیہ کھائے۔ تپ دق میں زیتون کا استعمال کرے، گھر میں لوبان کی دھونی روا رکھی جائے۔

10- جسم پر زیتون کے تیل کی مالش کی آپ تاکید فرمایا کرتے تھے۔

11- جلدی امراض خارش وغیرہ کے لئے آپ نے مہندی کا استعمال مفید فرمایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(III) خلافت الٰہیہ کے مداخل ومخارج

(الف) اسلام سے پیشتر عربوں کا سب سے بڑا ذریعہ معاش مال غنیمت تھا جسے کہ بہت پاک اور طیب سمجھا جاتا تھا، زراعت، صنعت وحرفت، باغبانی برائے نام تھی، تجارت صرف مکہ کے قریش تک محدود تھی۔ خلافتِ الٰہیہ کے قیام کے بعد آمدنی کے درج ذیل پانچ شعبے مقرر ہوئے۔

1-خراج، 2-جزیہ، 3-عشر، 4-مال غنیمت، 5-زکوٰۃ

I خراج

غیر مسلم قومیں جنہوں نے اسلام کی سیادت قبول کرلی تھی معاہدات کی رو سے مسلمانوں کو جو کچھ ادا کرتے تھے اسے خراج کہا جاتا تھا۔ تماء، فدک، خیبر، وادی القریٰ اور نجران سے خراج وصول ہوتا تھا۔ خراج سونا، چاندی یا جنس کی صورت میں ادا ہوتا تھا۔

II-جزیہ

غیر مسلم رعایا سے انکی حفاظت کے معاوضہ کے طور پر جو کچھ وصول کیا جاتا جزیہ کہلاتا تھا۔ جزیہ دینے والے لوگ فوجی اور حربی خدمات سے مستغنی ہوتے تھے اس کی شرح 5 روپے فی کس سالانہ تھی۔ اس مد میں بہت بڑی رقم آتی تھی۔

خراج اور جزیہ کی آمدنی جنگی مصارف کے لئے مخصوص تھی سپاہیوں کو تنخواہ اس سے ملتی تھی جبکہ تمام صحابہ کرام اسلامی فوج کی سپاہ سمجھے جاتے تھے۔

III-عشر

غیر مسلم تاجر جو اسلامی ملکوں میں رہائش پذیر ہوتے تھے ان کے منافع پر ان سے 10 فیصد سالانہ وصول کیا جاتا تھا چونکہ یہ لوگ زیادہ تاجر تھے اس لئے یہ مد اسلامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مملکت کی معقول آمدن کا ذریعہ تھی۔

۱۷-مال غنیمت

جنگ کے دوران دشمن سے جو کچھ حاصل ہوتا وہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اس کی تقسیم کے بھی حضورؐ نے اصول مقرر کر رکھے تھے اس کا پانچواں حصہ سب سے پہلے حضورؐ کے حصے کے طور پر الگ کر دیا جاتا تھا۔ باقی تمام تر سامان جنگ میں حصہ لینے والے مجاہدین میں اس طرح تقسیم ہوتا کہ سوار کے دو حصے اور پیادہ مجاہد کو ایک حصہ دیا جاتا۔

۷-زکوٰۃ

یہ ادائیگی صرف مسلمانوں تک محدود تھی سیم و زر پر ایک سال گزر جانے کے بعد چالیسواں حصہ، شاداب زمینوں کی پیداوار کا بیسواں حصہ، بارانی زمینوں کی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کیا جاتا تھا۔ بھیڑوں، بکریوں اور اونٹوں پر بھی زکوٰۃ کی ایک نسبت مقرر تھی۔ اس مد کی تمام آمدنی محصلین زکوٰۃ کے اخراجات نکال کر جہاں سے زکوٰۃ وصول ہوتی تھی اسی علاقہ کے مستحقین غرباء و مساکین، مقروضین اور مسافروں وغیرہ میں تقسیم کی جاتی تھی۔

(ب) توسیع تعلیم

حکومتوں کے فرائض میں یہ امر بطور خاص شامل ہے کہ وہ رعایا کو زیور تعلیم سے آراستہ کرے اور اسے مہذب بنائے عرب میں اس وقت ہر سو جہالت پھیلی ہوئی تھی۔ تعلیم عامہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا مکہ مکرمہ کے شہر میں اس وقت صرف سترہ آدمی تھے جو لکھ پڑھ سکتے تھے۔ حضورؐ نے زندگی کے اس اہم ترین پہلو کی صرف خصوصی توجہ فرمائی اور عام تعلیم کے لئے مساجد کے ساتھ ہی مدرسہ کے طور پر ایک جگہ تمیز کرائی جو بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلد دنیا کی اولین اور مقدس یونیورسٹی کی شکل اختیار کر گئی۔ آپ نے خود جامعہ صُفّہ میں تدریس کا کام شروع کر دیا۔ خاص خاص صحابہ کرامؓ پروفیسر مقرر کئے گئے اس یونیورسٹی نے دنیا کے بہترین گورنر، عظیم مدبر، بہادر سپہ سالار اور جید علماء، وفضلاء پیدا کئے۔

غزوہ بدر میں جو لوگ گرفتار ہو کر آئے تھے آپؐ نے ان کا فدیہ یہ بھی مقرر فرمایا کہ ہر قیدی دس مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دے تو وہ آزاد ہے۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حصول تعلیم مرد و زن پر فرض ہے۔ آپؐ کے اس حکم نے مسلمانوں میں حصول تعلیم کی دوڑ تیز تر کر دی۔ حدود سلطنت تک تعلیم کو عام کرنے کے لئے آپؐ نے جا بجا معلمین کا تقرر فرمایا اور داعیان اسلام اور عمال کے سپرد بھی یہ خدمت کر دی گئی کہ وہ قبائل میں پہنچ کر لوگوں کو تعلیم دیں اور مذہبی مسائل سے روشناس کرائیں اسلام کے اصول شروع ہی سے ایسے رکھے گئے ہیں کہ کوئی سچا مسلمان علم سے محروم ہی نہیں رہ سکتا۔ تلاوت قرآن ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کسی کو پڑھنا نہ آتا ہو۔ یہ آپ کا اعجاز ہے کہ صرف دس سالوں کی قلیل مدت میں آپؐ نے پورے جزیرہ عرب کو تعلیم یافتہ بنا دیا۔ دنیا میں بہت سے پیشوایان مذہب پیدا ہوئے۔ لیکن تعلیم کے سلسلہ میں کسی سے وہ نہ ہو سکا جو آپؐ نے کر دکھایا۔

(ج) زراعت، صنعت و تجارت کا رجحان

عرب کے زرخیز علاقوں پر ایرانیوں اور رومیوں کا تسلط تھا ان کے علاوہ ارض مدینہ منورہ، طائف، خیبر، فدک، اور وادی القریٰ ایسے مقامات تھے جنہیں زرخیز کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عرب کے عام باشندوں کا پیشہ لوٹ مار اور مخصوص لوگوں کا مشغلہ تجارت تھی۔ ہر طرف افلاس کا دور دورہ تھا لوگ بدویانہ اور خانہ بدوشانہ زندگی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے خوگر ہو چکے تھے۔ آپؐ کے صدقے انہیں اللہ کی تائید حاصل ہوئی اور ان کے ملک کے وہ زرخیز حصے جن پر اہل ایران اور رومیوں کا قبضہ تھا ان کے حوالے کر دیے گئے کچھ اور قطعات زمین بھی ایسے تھے جو سرسبز تھے۔ لیکن عدم توجہی کا شکار تھے۔ حضورؐ نے ان کی طرف بھی توجہ فرمائی اور موزوں صحابہ کرامؓ میں انہیں تقسیم کر دیا گیا۔ مقتدر صحابہ کو بڑی جاگیریں تقسیم فرمائیں بنو قینقاع اور بنو نضیر کے باغات بھی انصار صحابہ کو عطا ہوئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ویران بستیاں آباد ہونے لگیں اور زراعت میں غیر معمولی ترقی ہوئی اور ایک قلیل سی مدت میں ہر طرف شادابی نظر آنے لگی۔

تجارت حضورؐ کا مشغلہ رہا اس پیشہ کی طرف آپؐ کی خصوصی توجہ تھی۔ آپؐ مسلمانوں کو یہ پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہے۔ آپ کی تبلیغ کا اثر تھا کہ مہاجرین کرام نے ہجرت کے چند ماہ بعد ہی مدینہ منورہ میں اپنی دکانیں کھول لیں اور مقامی تجارت جس پر اس سے قبل یہود کی اجارہ داری تھی مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی جب تک کہ مصنوعات کی طرف توجہ دیکر اس کی تجارت اپنے ہاتھ میں نہ لے لے۔ حضورؐ کے زمانے میں مقامی صنعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور عہد رسالت ہی میں مدینہ منورہ میں کارخانے قائم ہوئے اور ان سے تیار ہونے والی مصنوعات روم اور ایران تک پھیلیں اور مسلمانوں کا سارا افلاس دور ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

4- صحابہ کرام

؎ ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

صحابی کی تعریف ۔ ہر وہ کلمہ گو مسلمان جس نے بصورت ایمان حضورؐ کی زیارت کی صحابیت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوا۔

تعداد

صحابہ کرامؓ کی تعداد قدرت کاملہ نے انبیائے کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار کے برابر ہی رکھی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

صحابہ کرامؓ کی تعظیم و تکریم

صحابہ کرامؓ کی تعظیم و تکریم حضورؐ کے واسطہ سے ہے اور اس سے انحراف حضورؐ کے اکرام کی بالواسطہ نفی کے مترادف ہے۔ حضور کی نبوت کے اقرار کے بعد کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی پر بھی زبان طعن دراز کرے۔ یہ وہ عظیم المرتبت اور مقدس ہستیاں ہیں جن کے ایمان و ایثار کی شہادت خود خدا نے اپنے مقدس کلام کے ذریعے دی ہے اور یہ کیسے زیبا ہے کہ جن کی ثناء رب العلمین خود فرما رہے ہوں ہم گناہگار اور بدکاران کی بارگاہ اقدس میں یاوہ گوئی کے مرتکب ہوں۔

قرآن مقدس میں سینکڑوں ایسی آیات مقدسہ موجود ہیں جن میں خالقِ کائنات نے اپنے پیارے حبیب کے ان جانثاروں اور وفا شعاروں کی عظمت بیان فرمائی ہے۔ احادیث اور تاریخ کے اوراق اس مقدس جماعت کے ایسے ایثار اور قربانیوں سے اٹے پڑے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ کونسی ایسی اذیت ہے جو اسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے انہوں نے برداشت نہیں کی۔ کونسا ایسا ظلم ہے جو ان پر روا نہیں رکھا گیا۔ کونسی ایسی آزمائش ہے جس میں سے یہ لوگ نہیں گزرے لیکن قربان جائیں ان مقدس ہستیوں کی قوت ایمانی پر کہ کچھ بھی ہوا۔ صدمات سہے، اذیتیں برداشت کیں جان تک دے دی لیکن ایمان کا سودا نہیں کیا۔ دامن رسول نہیں چھوڑا۔ پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی، ان کے اس ایمانی معیار کا ذکر خالق کائنات نے خود اپنے مقدس کلام میں متعدد جگہوں پر فرمایا۔ تبرکاً دو تین مقامات پر صحابہ کرامؓ کی تعریف بزبان قرآن مقدس پیش کی جاتی ہے۔

1- سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے "اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا۔ وہی کامیاب ہیں، ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لئے پائیدار عیش کے سامان ہونگے ان میں وہ ہمیشہ رہینگے۔ یقیناً اللہ کے پاس خدمات کا صلہ دینے کو بہت کچھ ہے"۔

2- مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہوکر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں باغ دیگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کی پاکیزہ قیام گاہیں ہونگی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل رہے گی یہی بڑی کامیابی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

3- وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر سبقت کی اور وہ جو راست بازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ رہینگے۔ یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

لاتعداد احادیث مقدسہ ایسی موجود ہیں جن میں حضورؐ نے اپنے ان جانثار صحابہ کرامؓ کی تعریف، دلجوئی اور عزت افزائی فرمائی ہے۔ نموتنا چھ احادیث مبارکہ سپرد قلم کی جارہی ہیں۔

1- میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں بدکلامی نہ کرو۔ اگر تم لوگ احد کے پہاڑ کے برابر سونا راہِ خدا میں خرچ کرو تو اس کا اتنا ثواب بھی نہیں پاؤ گے جتنا میرے صحابہؓ کو ''نصف مد'' سونا خرچ کرنے پر ملتا ہے۔

2- حضرت جابرؓ سے روایت ہے

''فرمایا حضورؐ نے جو شخص میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی، اللہ کے رسول کی اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی طرف سے لعنت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی فدیہ قبول کیا جاتا ہے۔

3- حضور کا ارشاد گرامی ہے

اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مرسلین کے علاوہ تمام لوگوں میں سے میرے صحابہ کرامؓ کو پسند فرمایا ہے اور میرے صحابہ کرامؓ میں سے چار کو میرے لئے پسند فرمایا ہے (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ) ان کو اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرامؓ سے افضل و برتر بنایا ہے اور میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام صحابہ میں بھلائی ہے۔

4- ارشاد نبوت ہے۔

''اے لوگو! میرے صحابہؓ کے بارے میں میرے سسرال کے بارے اور میرے دامادوں کے بارے میں میری عزت و تکریم کا خیال رکھا کرو''۔

5- ایک جنازہ حضور کی خدمت میں لایا گیا تاکہ حضورؐ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار فرمادیا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ سے بغض رکھا کرتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے مبغوض قرار دیا ہے۔

6- حضورؐ نے فرمایا۔

جو میرے صحابہؓ کا ادب ملحوظ رکھے گا روز محشر میں اس کا مددگار ہونگا وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیگا، جو میرے صحابہؓ کا احترام ملحوظ خاطر نہیں رکھے گا وہ قیامت کے روز حوض کوثر سے محروم رہے گا۔

بزرگان دین کے اس ضمن میں اقوال مبارکہ

1- حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جس شخص میں دو خصلتیں پائی جائیں وہ نجات پا جاتا ہے (1) سچائی (2) حضور کے صحابہ کرامؓ کی محبت۔

2- حضرت ابوایوب السنجانی کا ارشاد ہے جس نے حضرت ابوبکرؓ سے محبت کی اس نے اپنے دین کو قائم کرلیا۔ جس نے حضرت عمر فاروقؓ سے محبت کی اس کے لئے صراط مستقیم واضح ہوگئی، اور جس نے حضرت عثمانؓ سے محبت کی اس نے اللہ کے نور سے روشنی حاصل کی، اور جس نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے محبت کی اس نے مضبوط رسی پکڑلی اور جس نے حضورؐ سے محبت کی وہ نفاق سے بری ہوا۔ اور اگر کوئی کسی صحابہؓ کی عیب چینی کرتا ہے وہ بدعتی ہے وہ سنت کے بھی مخالف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور سلف صالحین کے بھی خلاف ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا عمل آسمان کی طرف بلند نہیں کیا جائیگا۔

3- سہل بن التستری فرماتے ہیں۔''وہ شخص جو صحابہ کرامؓ کی تعظیم نہیں کرتا وہ گویا اللہ پر ایمان نہیں لایا''۔

حضورؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں بعض صحابہ کرامؓ کو بعض ذمہ داریوں کے لئے منتخب فرما رکھا تھا۔ قارئین کرام کی معلومات کے لئے ان ذمہ داریوں کا مختصر سا خاکہ آئندہ صفحات میں پیش کیا جا رہا ہے۔

خصوصی ذمہ داریوں کے حامل غلامان محمد ﷺ

؎ جو بھی تیرے فقیر دیکھے ہیں
آدمی بے نظیر دیکھے ہیں

چند ایک صحابہ کرامؓ جو حضورؐ کے زمانہ میں بعض امور کی سرانجام دہی پر مامور رہے۔

کاتبانِ وحی

حضرت زید بن ثابت انصاریؓ

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

حضرت عثمان بن عفانؓ

حضرت ابوبکر صدیقؓ

حضرت خالد بن سعیدؓ

حضرت اُبی بن کعبؓ

حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدیؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان

خدام

حضرت قیس بن عبادہ ساعدیؓ

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ

حضرت بلال بن ریاتؓ

حضرت انسؓ بن مالک

حضرت زویبؓ بن حلحلہ خزاعی

حضرت رباحؓ بن الاسود

حضرت ام ایمن

حضرت ابوایوبؓ انصاری

حضرت ابوقتادہؓ انصاری

موذن

حضرت بلالؓ بن ریاح

حضرت عمروؓ بن ام کلثوم

شاعر

حضرت کعبؓ بن مالک اسلمی

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ

حضرت حسانؓ بن ثابت

قاصد

دحیہ بن خلیقہ الکلبی — قیصر روم کے پاس دعوت نامہ لے کر گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عمرو بن اُمیہ	نجاشی کے پاس حضورؐ کا نامہ نامی لے گئے
حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ	شاہ مصر کے پاس 〃 〃 〃
حضرت عمروؓ بن العاص	شاہ عمان کے پاس 〃 〃 〃
حضرت سلیطؓ بن عمرو انصاری	رئیس یمامہ کے پاس 〃 〃 〃
حضرت علاءؓ بن حضرمی	رئیس بحرین کے پاس 〃 〃 〃
حضرت شجاع بن وہب الاسدی	رئیس شام کے پاس 〃 〃 〃
حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ	حاکم حمیر کے پاس 〃 〃 〃
حضرت معاذؓ بن جبل	حاکم یمن کے پاس 〃 〃 〃
حضرت عبداللہ بن خذاقہ	خسرو پرویز کے پاس 〃 〃 〃
حضرت علاء بن لحضرمی	فندر بن سادی کے پاس

تیغ بردار

ضحاک بن سفیان کلابی حضورؐ کی حفاظت پر مامور رہے۔

حضورؐ کا معمول تھا کہ جو وفد بھی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتا اس کے ساتھ واپسی کے وقت ایک یا ایک سے زیادہ معلم بجھوا دیتے تا کہ اس قبیلہ کی تربیت کا اہتمام ہو سکے۔ مختلف مواقع پر اس عظیم فریضہ کو جن اصحاب عزم و ہمت نے بحسن و خوبی سرانجام دیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ یمن، بحرین، صنعا، حضرموت، ہمدان اور بخد میں اسلام کی صبح کی نموذان کی کاوشوں کی مرہون منت ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ	حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ
حضرت جعفر طیارؓ	حضرت مغیرہ بن شعبہؓ
حضرت مصعب بن عمیرؓ	حضرت عمرو بن العاصؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوذر غفاریؓ
حضرت طفیل بن عمرو دوسی
حضرت عمرو بن عتبہؓ
حضرت حماد بن ثقلبہؓ
حضرت خالد بن ولیدؓ
حضرت خالد بن سعیدؓ
حضرت زیاد بن لبیدؓ
حضرت عدی بن حاتمؓ
حضرت علاء بن حضرمیؓ

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی
حضرت منقذ بن حبانؓ
حضرت احنفؓ
حضرت عیاش بن ربیعہ مخزومیؓ
حضرت ثمامہ بن اثالؓ
حضرت عبداللہ بن حزافہؓ
حضرت وحیہ کلبیؓ

ایسے جہانبان و جہان نگر جلیل القدر صحابہ کرامؓ جنہوں نے دنیا کی دو عظیم سلطنتوں ایران اور روما کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا اور ایک عظیم اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ ان کا مقابلہ نہ تو بنی قیدار کے کمان دار کر سکے نہ ایران کے پہلوان اور نہ روما کے سخت کوش سپاہی۔

1- حضرت ابوبکر صدیقؓ 2- حضرت عمر فاروقؓ 3- حضرت عثمان غنیؓ
4- حضرت علی کرم وجہہ 5- حضرت خالد بن ولیدؓ 6- حضرت سعد بن وقاصؓ
7- حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ 8- حضرت اسامہ بن زیدؓ

ایسے جلیل القدر صحابہؓ جن کی زبان آوری، معاملہ فہمی، اجتہادی کوششوں اور ذہنی صلاحیتوں نے مفتوحہ علاقوں کو امن اور خوشحالی عطا کی۔

1- حضرت معاذ بن جبلؓ 2- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ 3- حضرت خالد بن سعیدؓ 4- حضرت زیاد بن لبیدؓ 5- حضرت ابی بن کعبؓ 6- حضرت عبادہ بن صالتؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے جلیل القدر صحابہ کرامؓ جو علمی کمالات میں لاثانی تھے اور ان کے سینے سینکڑوں علمی نکات کے مخزن رہے۔

1- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ 2- حضرت عبداللہ بن عمرؓ 3- حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ 4- حضرت انسؓ 5- حضرت ابوہریرہؓ 6- حضرت عبیدؓ 7- حضرت حسان بن ثابتؓ 8- حضرت سوید بن صالتؓ 9- حضرت کعب بن زبیرؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

5- حضور ﷺ کے سوانحی خاکے
(قرآنی حوالہ جات کے آئینہ میں)

عاشق رسولؐ علامہ اقبالؒ کا شعر ہے

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقان، وہی یٰسین وہی طٰہٰ

یوں تو قرآن مقدس ایک مکمل ضابطہ حیات کے حوالے سے انسانی زندگی کے تمام تر پہلوؤں پر محیط ہے لیکن اس مقدس کلام الٰہی کا مرکز اور اہم ترین موضوع حضور اکرمؐ کی ذات والا صفات ہے اس پاکیزہ کلام کی متعدد سورتوں کے نام حضور سرور کونینؐ کے اسم گرامی پر رکھے گئے۔ حضورؐ کے اسوہ حسنہ کے اکثر پہلوؤں کا ذکر قرآن مقدس میں آیا زیر نظر سطور میں ان کی نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ علامہ اقبالؒ کے مندرجہ بالا شعر کی وضاحت قارئین کے سامنے کھل کر آجائے۔

1- اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کی رسالت کی قسم کھائی (سورۃ یٰسین آیت 1 تا 3)

2- آپ کو مزمل کا لقب دیا گیا (سورہ مزمل)

3- آپ کو مدثر کا لقب دیا گیا (سورہ مدثر)

4- آپ کی ذات بابرکات پر درود و سلام بھیجنے کا حکم صادر فرمایا گیا (سورہ احزاب آیت 56)

5- قبل از اسلام عربوں کی سیاسی، سماجی، مذہبی اور معاشرتی حالت (سورہ التکویر آیت 8 تا 9)

6- حضورؐ کے آباؤ اجداد اور حضورؐ کی آمد کی خوشخبری (سورہ صف آیت 6)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

7-	عام الفیل حضورؐ کی ولادت باسعادت کے سال کا واقعہ	(سورہ فیل)
8-	مکہ مکرمہ کا ذکر جمیل	(سورہ آل عمران آیت 96)
9-	مقامِ ابراہیم کا تذکرہ	(سورہ آل عمران آیت 97)
10-	بشارت عیسیٰؑ کا ذکر	(سورہ صف آیت 6)
11-	حضورؐ کے بچپن اور والدہ کی وفات کا تذکرہ	(سورہ الضحیٰ آیت 6)
	شق الصدر کے واقع کا ذکر	(سورہ الم نشرح آیت)
13-	ابولہب کا واقعہ	(سورہ احزاب آیت 28 تا 33)
14-	ازواج مطہرات کا ذکر جمیل	(سورہ مزمل)
15-	قریش مکہ کی ایذاء رسانی کا ذکر	(سورہ علق آیت)
16-	وحی کا آغاز	(سورہ عنکبوت آیت 56)
17-	ہجرت حبشہ	(سورہ شعراء آیت 15)
18-	خفیہ دعوت وتبلیغ کے ابتدائی 3 سال	(سورہ النحل آیت 125)
19-	تبلیغ کے طریقوں کی رہنمائی فرمائی گئی	(سورہ قمر کی آیت 1,2)
20-	واقعہ شق القمر	(سورہ روم آیت 1 تا 5)
21-	فتح روم کی بشارت	(سورہ بنی اسرائیل آیت 1)
22-	معراج شریف کے واقعہ کا ذکر جلیل	(سورہ نجم آیت 16,14,9)
23-	مسجد قبا کا تذکرہ	(سورہ توبہ آیت 108)
24-	صحابہ کرامؓ کی عظمت کا بیان	(سورہ فتح آیت 29)
25-	حضرت جبرائیل کی زیارت کا واقعہ	(سورہ نجم آیت 5)
26-	ہجرت مدینہ منورہ کا تذکرہ	(سورہ توبہ آیت 40)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

27-	میثاق مدینہ اور مواخات کا ذکر	(سورہ آل عمران آیت 96)
28-	تحویل قبلہ کا حکم	(سورہ بقرہ آیت 144)
29-	روزہ کی فرضیت کے احکام	(سورہ بقرہ آیت 183)
30-	زکوٰۃ فرض قرار دی گئی	(سورہ توبہ آیت 60)
31-	غزوہ بدر کا تذکرہ	(سورہ انفال آیت 41)
32-	غزوہ احد کا ذکر	(سورہ آل عمران آیت 152,140)
33-	غزوہ خندق کا ذکر	(سورہ احزاب آیت 9 تا 11)
34-	غزوہ حنین کا تذکرہ	(سورہ توبہ آیت 27)
35-	صلح حدیبیہ و بیعت رضوان کا ذکر جمیل	(سورہ فتح آیت 18,10,1)
36-	فتح مکہ	(سورہ النصر آیت 1 تا 2)
37-	غزوہ تبوک کا ذکر	(سورہ توبہ آیت 38 تا 40)
38-	فتح خیبر	(سورہ فتح آیت 18)
39-	بنو نضیر کا ذکر	(سورہ حشر آیت 2 تا 4)
40-	غزوہ بنی قریظہ	(سورہ احزاب آیت 27)
41-	حضورؐ پر جادو کے اثر کا واقعہ	(سورہ فلق اور سورہ والناس)
42-	پردے کا حکم	(سورہ الحجرات آیت 2)
43-	حوض کوثر کا تذکرہ	(سورہ الکوثر مکمل)
44-	حضورؐ کا وصال پر ملال کی پیش گوئی	(سورہ فتح.....)
45-	حجۃ الوداع کے موقع پر	(سورہ مائدہ آیت 3)
46-	اسلام غالب آئیگا	(سورہ فتح آیت 28)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

6-امتیازاتِ رسول ﷺ

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر

اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

خدائے قدوس نے تمام انبیاء کرام کو متفرق خصوصیات سے نوازا ذیل میں چند ایسی خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں حضورؐ منفرد تھے اور خالق کائنات نے ان خصوصیات سے اپنے پیارے حبیب سے قبل کسی نبی کو نہیں نوازا۔

1- آپؐ کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی۔

2- آپؐ کو کوثر عطا ہوئی۔

3- آپؐ کو مقام محمود عطا فرمایا گیا۔

4- آپؐ کو شفاعت کی سرفرازی عطا کی گئی

5- آپؐ کو یٰسین، مزمل اور مدثر جیسے دل پذیر القابات سے نوازا گیا

6- آپؐ کے لئے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائیگا

7- آپؐ کے گھرانے کو مستقل شہادت عطا ہوئی

8- آپؐ سامنے اور پیٹھ کے پیچھے سے بیک وقت دیکھ سکتے تھے

9- آپؐ پر تمام انبیاء سے زیادہ مرتبہ وحی نازل ہوئی

10- آپؐ چرند، پرند، درند، شجر، حجر سب کی بولیاں جانتے تھے اور ان سے کلام فرماتے تھے

11- آپؐ پر ایک مقدس کتاب (قرآن) نازل کی گئی جس کی حفاظت خود خدا نے اپنے ذمہ لی

12- آپؐ کو مقام عبدیت سے سرفراز فرمایا گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

13- آپؐ کو ظاہر اور باطن کے تمام علوم عطا فرمائے گئے
14- آپؐ کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں
15- آپؐ کو خاتم النبیین کے اعزاز سے نوازا گیا
16- آپؐ اور آپ کی امت کے لئے ساری زمین پاک کر دی گئی
17- آپؐ کو قصر اَدنٰی کی اقامت گزینی سے سرفراز فرمایا گیا
18- آپؐ کے اعضائے مبارکہ کا قرآنِ کریم میں ذکر فرمایا گیا
19- آپؐ کے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا
20- آپؐ کا اسم گرامی اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ اپنے نام کے ساتھ لکھا
21- آپؐ کو لوائے الحمد عطا ہوا
22- آپؐ کو اولین و آخرین کا سردار بنایا گیا
23- آپؐ کو معراج شریف کی سعادت نصیب ہوئی
24- آپؐ کو رحمت اللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا گیا
25- آپؐ پر خود خدا اور تمام ملائکہ درود بھیجتے ہیں
26- آپؐ کو عطا کی گئی نماز پر دس گنا ثواب کا وعدہ فرمایا گیا
27- آپؐ پر ایک دفعہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر مرتبہ درود پڑھتے ہیں
28- آپؐ کے وجود کا سایہ نہیں تھا
29- آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے تخلیق فرمایا
30- آپؐ کی نیند اور بیداری یکساں تھی
31- آپؐ قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھیں گے
32- آپؐ جنت میں سب سے پہلے تشریف لے جائیںگے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

33- آپؐ کو معراج کے دوران سواری کے لئے براق عطا فرمایا گیا اور خدمت کے لئے جبریل امین

34- آپؐ کی امت کی تعداد تمام انبیاء کی امتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے

35- آپؐ کی غزوات میں ملائکہ سے امداد کی گئی

36- آپ جب پتھروں پر قدم مبارک رکھتے تو پتھر موم ہو جاتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

7-حیات طیبہ کے معروف واقعات سن عیسوی کے آئینے میں

معروف واقعات	سن میلاد ہجری	سن عیسوی
1-ولادت باسعادت	1 میلاد	571ء
2-والدہ ماجدہ کا انتقال	6 میلاد	576ء
3-حضورؐ کے دادا عبدالمطلب کا انتقال	8 میلاد	578ء
4-پہلا سفر شام	12 میلاد	582ء
5-دوسرا سفر شام	24 میلاد	594ء
6-حضرت خدیجہ سے عقد	25 میلاد	595ء
7-بعثت نبوت	41 میلاد	610ء
8-آغاز نزول قرآن	41 میلاد	610ء
9-ہجرت حبشہ	45 میلاد	614ء
10-واقعہ شعب ابی طالب	47 میلاد	615ء
11-حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کا ایمان لانا	46 میلاد	615ء
12-سفر طائف	50 میلاد	619ء
13-واقعہ معراج	50 میلاد	619ء
14-عام الحزن	50 میلاد	619ء
15-بیعت عقبہ اُولیٰ	52 میلاد	621ء
16-بیعت عقبہ ثانی	53 میلاد	622ء
17-بیعت عقبہ ثالث	54 میلاد	623ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

18-ہجرت مدینہ	1ھ	623ء
19-بنیاد مسجد نبوی	1ھ	623ء
20-مواخات مدینہ	1ھ	623ء
21-تحویل قبلہ	2ھ	624ء
22-فرضیت زکوٰۃ	2ھ	624ء
23-آذان کا آغاز	2ھ	624ء
24-فرضیت جہاد	2ھ	624ء
25-جنگ بدر	2ھ	624ء
26-شراب کا حرام قرار پانا	3ھ	625ء
27-حکم حجاب النساء	3ھ	626ء
28-معاہدہ حدیبیہ	6ھ	628ء
29-فتح مکہ	8ھ	630ء
30-فرضیت حج	9ھ	631ء
31-حج الوداع	10ھ	632ء
32-حضورؐ کا وصال	11ھ	632ء
33-تدفین پیکر اطہر	11ھ	632ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

8- اسلام میں اولین حیثیت کے حامل

اولیں نزول قرآن	سورہ علق
مردوں میں اولیں مسلمان	حضرت ابوبکر صدیقؓ
عورتوں میں اولیں مسلمان	حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ
نوجوانوں میں اولیں مسلمان	حضرت علیؓ
غلاموں میں اولین مسلمان	حضرت زیدؓ بن حارثہ
اولیں مرکز تحریک	دار ارقم
حضورؐ کا اولیں خطاب	کوہ صفا پر
اولیں گھرانہ جو تمام تر مسلمان ہوا	خانہ ابوبکر صدیقؓ
اولیں اسلامی جھنڈا جو لہرایا گیا	بریدہؓ بن اسلمی کے ہاتھوں ہجرت کے دوران
خانہ کعبہ میں اولیں ادائے نماز کا محرک	حضرت عمر فاروقؓ
اولیں جان جو حرم میں اسلام پر قربان ہوئی	حارثؓ بن ابی ہالہ
اولیں خاتون جو اسلام پر قربان ہوئی	حضرت سمیعہؓ
اولین مہاجر مدینہ	حضرت ابو سلمہؓ
اولیں مرتکب ارتداد	عبید بن جحش
اولیں انصاری جس کا ہجرت کے بعد انتقال ہوا	کلثومؓ بن الہدم
اولین مہاجر جس کا مدینے میں انتقال ہوا	حضرت عثمانؓ بن مظعون
اولیں مسجد مدینہ پاک	مسجد قبا
اولین اذان مسجد نبوی میں	2ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولیں اذان کعبۃ اللہ میں	8ھ
حق و باطل کی اولیں جنگ	جنگ بدر
اولیں خطاب جو حضورؐ نے عطا فرمایا	حضرت خالدؓ کو "سیف اللہ"
اولیں حکمران جس نے اسلام قبول کیا	شاہ حبش
اولین حج اسلام میں	9ھ کو بہ امارت حضرت ابوبکر صدیقؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

9 شاہان عصر کے نام دعوتی خطوط

معاہدہ حدیبیہ کے بعد آپ کی قریش سے محاذ آرائی ختم ہوگئی تو حضورؐ نے شاہان عصر کو دعوت اسلام دینے کا ارادہ فرمایا اور صحابہ کرام کو ایک خطبہ میں تاکید فرمائی کہ جس کسی کو کسی سفارت پر روانہ کیا جائے وہ پوری امانت اور ذمہ داری سے اپنا مشن پورا کرے چنانچہ درج ذیل شاہان عصر کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔

قیصر روم

یہ دعوت نامہ وحیہ بن خلیفہ الکلبی لے کر گئے ان دنوں ہرقل بیت المقدس میں تھا وہیں اسے حضورؐ کا دعوت نامہ ملا اس نے قاصد سے حضورؐ اور دین اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں وہ خود بہت متاثر ہوا اگر اس کے درباری، پادری، رہبان اور علماء قیصر کی رائے کی مخالفت نہ کرتے تو ممکن تھا قیصر دعوت اسلام قبول کر لیتا۔

خسرو پرویز

یہ دعوت نامہ عبداللہ بن حذافۃ السہمی لے کر گئے۔ خسرو پرویز دعوت پڑھ کر جھلا اٹھا۔ انتہائی رعونت سے کہنے لگا کہ اگر اداب سفارت حائل نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کرا دیتا۔ اس نے دعوت نامہ پھاڑ دیا اور قاصد کو فوری طور پر ملک سے نکل جانے کو کہا اور تنبیہ کی کہ آئندہ کبھی ادھر کا رخ نہ کرنا۔

نجاشی شاہ حبشہ

نجاشی کو دعوت نامہ لے کر جانے والے قاصد عمرو بن امیہ الضمری تھے نجاشی نے حضور کے مکتوب کا بے حد احترام کیا اور خط پڑھ کر کہنے لگا میں شہادت دیتا ہوں کہ حضور اللہ کے سچے نبی ہیں۔ نجاشی نے اپنے بیٹے کو ساٹھ آدمیوں کی جماعت کے ساتھ مدینہ منورہ بھیجا لیکن افسوس کہ جس جہاز پر سوار ہو کر یہ لوگ جا رہے تھے وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمندر میں غرق ہو گیا۔

مقوقس شاہ مصر

حضور کا دعوت نامہ موصول ہوا تو اس نے قاصد کو مخاطب کر کے کہا میں نے تمہارے پیغمبر کی تعلیمات کا مطالعہ کیا ہے مجھے اس میں کوئی چیز قابل اعتراض معلوم نہیں ہوئی میں اس معاملے میں مزید غور وخوض کر کے جلد ہی کوئی مناسب فیصلہ کرونگا اس نے جواباً ایک مراسلہ اور تحائف جن میں دو لونڈیاں شامل تھیں دربار رسالت میں پیش کرنے کے لئے سفیر کے حوالے کئے اور نیک تمناؤں کے ساتھ اسے رخصت کیا۔

منذر بن ساری

حضرت علاء بن الحضرمی نے جب حضور کا مکتوب منذر بن ساری کو پیش کیا اور ساتھ ہی مختصر سا خطاب کیا تو منذر اسلامی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے کہا کہ واقعی مجوسیوں کے دین میں دنیا کی فلاح و بہبود کا عنصر تو شامل ہے لیکن آخرت کا خانہ بالکل خالی ہے منذر نے اقرار کیا کہ اسلام فلاحِ دارین کا ضامن ہے چنانچہ وہ بہ طیب خاطر مسلمان ہو گیا۔

رئیس یمامہ

حضرت سلیط بن عمرو العامری حضور کا مکتوب لیکر رئیسانِ یمامہ کے پاس پہنچے تو ان لوگوں نے حضور کا مکتوب پڑھ کر جواب یوں لکھا۔ آپ کے خط کے مندرجات سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں۔ سفیر نے آپ کی جن تعلیمات کا ذکر کیا ہے وہ بھی نہایت پسندیدہ ہیں لیکن ایک بات دریافت طلب ہے کہ اگر ہم ایمان قبول کریں اور ہماری وجہ سے اسلام پھیلتا جائے تو اس میں ہمیں کیا ملے گا۔ حضرت سلیط بن عمرو نے آپ کو واضح طور پر بتا دیا کہ اسلام قبول کر لینے سے آپ کے لئے فلاح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دارین موجود ہے اس کے علاوہ اسلام اس قسم کی سودا بازی کی اجازت نہیں دیتا۔

الحرف بن ابی شمر

حدود شام کے رئیس کو جب دعوت نامہ ملا تو اس کے ابروئے نخوت پر گرہ پڑ گئی اور اول قول بکنے لگا۔ فوج کو تیاری کا حکم دیا تا کہ حملہ آور ہو کر اس گستاخی کا انتقام لیا جائے جب سفیر نے واپس آ کر حضورؐ سے اس صورت حال کا ذکر کیا تو مسلمان محتاط ہو گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور ﷺ غیروں کی نظر میں

عظمت انسان حضورؑ کے کارناموں کی محتاج ہے آپ نے جب توحید کا نعرہ لگایا تو آپ تن تنہا تھے اور پورا عرب آپ کے مخالف تھا تمام ابلیسی گماشتے آپؐ کے در پے ہو گئے۔ طاغوتی طاقتوں نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیا۔ دشمنی کا کوئی انداز ایسا نہ تھا جسے دشمنوں نے استعمال نہ کیا۔ عربوں کی بے پناہ مخالفت اور نہ ختم ہونے والی مزاحمت کے پیش نظر یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ آپؐ کی تبلیغی کاوشیں باور آور ہو سکیں گی لیکن زمانہ شاہد ہے کہ جب حضورؑ نے پردہ فرمایا تو سارا عرب اسلام کی ضیاء پاشیوں سے منور تھا اور قرب و جوار کے تمام ممالک اسلام کی عظمت سے لرزاں تھے یہ حضور کے عظیم کارناموں کا پھل تھا انہی کارناموں کے پیمانہ سے ناپ کر اپنوں نے ہی نہیں بلکہ غیروں اور دشمنوں نے بھی آپ کی عظمت جلیلہ کا اعتراف کیا۔ چند ایک مثالیں اس حقیقت کی دلیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

کارلائل (CARLULE) لکھتا ہے۔ اس سیاہ چشم، پاک طینت اور صاف دل انسان میں ہوس اور شہرت طلبی کی بجائے کچھ اور خیالات موجزن تھے یہ ایک ایسی پاکیزہ سیرتی کا مظاہرہ تھا خلوص اور صداقت جس کے اہم اجزاء تھے یہ انسان اعظم اپنے اوصاف عالیہ کی بناء پر تمام دنیا سے ممتاز تھا اس کی دور بین نگاہوں میں راز ہستی کا کوئی گوشہ مخفی نہ تھا۔

گل مین (GILL MAN) ۔ ایک مغربی مفکر آپؐ کے طائف کے سفر پر رقم راز ہے۔ اہل مکہ سے مایوس ہو کر آپؐ نے زید بن حارثہ کے ساتھ طائف کا سفر کیا جب آپؐ نے ان کے سامنے دین الٰہی پیش کیا تو ان بدبختوں نے شہر کے آوارہ اور اوباش لڑکوں کو ان کے پیچھے لگا دیا اور اس قدر سنگ باری کی کہ آپؐ کے جوتے خون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بھر گئے بایں ہمہ آپ ان کے لئے دعائے خیر مانگتے رہے۔ ''اے اللہ ان کو ایمان عطا کر''۔

سر ولیم میور (SIR WILLIAM MURE) رقمطراز ہیں۔

''آپ ایک بہترین سیاسی مدبر تھے عوامی آزادی اور انسانی مساوات کی بنیاد رکھی۔ ایک مہذب حکومت تشکیل دی آپ نے دنیا کو انصاف اور مساوات سے متعارف کرایا۔

سٹین لے لینڈ پول (STENLEY LANE POOL)۔ فتح مکہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ زندگی بھر کے دشمنوں کے خلاف آپ کا سب سے بڑی فتح کا دن اپنی ذات پر بھی بڑی فتح کا دن تھا ابتدائے بعثت سے اب تک جن لوگوں نے آپ کو طرح طرح کے دکھ پہنچائے وہ سب آپ کے قدموں میں تھے آپ نے سب کو معاف کر دیا واقعی ایسے ہی موقع پر انسان کے اصل روپ کو نکھار ملتا ہے۔

میجر اے لیناڈ (MAJ A. LEDNARD) لکھتا ہے۔

اگر کبھی کوئی شخص اپنے مقصد کے حصول کے لئے موت کی طرح اٹل رہا ہے تو وہ ریگستان عرب کا یہ عظیم فرزند ہی تھا اگر کسی آدمی نے عالمگیر بیداری کے لئے اپنا دل اور اپنی روح کھول کر رکھ دی ہے تو وہ بھی پیغمبر اسلام محمد ہی تھے۔

ڈاکٹر رچرڈ این فرائی (Dr RICHARD N. FRY)

آپ نے جو معاشرہ قائم کیا وہ تمام تر عدل و مساوات، کردار کی پاکیزگی اور جسمانی صفائی پر مبنی تھا۔

ڈاکٹر برنارڈ شا (Dr. BERNARD SHAW) رقمطراز ہے

حضرت محمد کے پیش کردہ دین کو ادیان عالم میں ایک بڑا بلند مقام حاصل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے اندر مختلف طریقوں کو سمونے کی صلاحیت رکھتا ہے میں محمد کو انسانیت کا نجات دہندہ خیال کرتا ہوں۔

ایڈمنڈ برک (EDMUND BURKE) کہتے ہیں

میں اسلام کی جمہوریت سے بہت متاثر ہوا ہوں یہ وہ پہلا مذہب ہے جس نے فطری اور عملی طور پر جمہوریت قائم کی۔

میجر آرتھر (MAJ. ARTHOR) کا قول ہے

حضرت محمدؐ جیسا بڑا آدمی اور ان سے بڑھ کر خدا پرست انسان دوسرا نہیں پیدا ہوا۔ واقعی آپؐ نہایت عظیم المرتبت ہستی تھے۔

شرد ہے پرکاش ویو ایک ہندو مفکر رقمطراز ہے

آنحضرت کی ذات گرامی سے اہل دنیا کو جو فیض پہنچا اس سے صرف عرب ہی کو نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کو ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

سر گوردت سنگھ بیرسٹر لکھتے ہیں۔

ایک صاحب کمال آیا جس نے جلوہ حق دکھایا جس شخص نے اسے پریم کی انکھڑیوں سے دیکھا اس کی تمنائے زندگی پوری ہوگئی جس کی نگاہ شوق اس پر پڑ گئی اس کی منہ مانگی مراد پوری ہوگئی جس بشر کو اس موہن نے اپنا درشن دیا اس کے جنم بھر کے پاپ کٹ گئے۔

لامرٹائن (LAMAR TINE) ایک فرانسیسی مفکر لکھتے ہیں

عظیم ترین مفکر، بلند پایہ خطیب، بہت بڑا پیغمبر، مقنن، سپہ سالار، تصورات اور معتقدات کا بہترین فاتح علیٰ وجہ البصیرت صحیح نظریہ حیات قائم کرنے کا ذمہ دار بیں دنیاوی سلطنتوں اور روحانی سلطنت کا بانی یہ ہیں محمد مصطفیٰؐ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

10- خفیہ تبلیغ کے دوران دولت ایمان وایقان سے سرفراز ہونے والے خوش نصیب افراد کا خاکہ :-

نام قبیلہ	تعداد افراد
قبیلہ بنی ہاشم میں سے	4
〃 بنی المطلب میں سے	1
〃 بنی عبدالشمس میں سے	2
〃 بنی امیہ میں سے	5
حلفائے بنی امیہ میں سے	3
قبیلہ بنی تیم میں سے	5
حلفائے بنی تیم میں سے	1
قبیلہ بنی اسد میں سے	4
قبیلہ بنی عبدالعزیٰ میں سے	1
قبیلہ بنی زہرہ میں سے	9
حلفائے بنی زہرہ میں سے	7
قبیلہ بنی عدی میں سے	10
حلفائے بنی عدی میں سے	5
بنی عبدالدار میں سے	4
قبیلہ بنی جمع میں سے	11
قبیلہ بنی سہم میں سے	13
حلفائے بنی سہم میں سے	2

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبیلہ بنی مخزوم میں سے	11
حلفائے بنی مخزوم میں سے	3
قبیلہ بنی عامر میں سے	10
قبیلہ بنی فہر بن مالک میں سے	6
قبیلہ بنی عبد قصّی میں سے	1
کل تعداد	118

جن غلاموں اور لونڈیوں نے تعلیمات اسلامی سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ 9

غیر قریش میں سے جن لوگوں نے خفیہ تبلیغ کے دوران اسلام قبول کیا۔ 2

ایسے افراد کی کل تعداد 129 تھی

؎ ”خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را“

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

11- کتابیات

حیات محمد	از	ابو یحییٰ امام خان
رحمتہ اللعالمین	"	قاضی محمد سلیمان
سیرۃ النبیؐ	"	ابن ہشام
سیرت طیبہ	"	ڈاکٹر نصیر احمد
پیغمبر اعظمؐ	"	
نبی اکرمؐ	"	سیدہ سعدیہ
رحمت عالم	"	سید سلمان ندوی
نقوش	"	رسول نمبر
امہات المومنین		طالب الہاشمی
اسلام کی نامور خواتین		قمر تسکین
ضیاء النبیؐ		ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب
ضیائے حرم (رسائل)		

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari